

## خوابوں کی پری

از

قلم آثرہ شاہ

سرخ گلابوں سے سچی خوبصورت تیج پر سرخ بھاری کام سے سچے شرارے میں ملبوس انیس سالہ لڑکی پر پریوں ساروپ آیا تھا۔۔۔ ماں نے کئی بار نظر اتاری غرض یہ کہ جس آنکھ نے آج اسے دیکھا اس میں اس کے لئے ستائش تھی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

اس کی سسکیوں نے بھی خوب چھیڑا کے آج تو دو لہے میاں کے ہوش اڑے ہی اڑے۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ایسا ہونا بھی تھا۔۔۔۔۔ مگر!!!! اس لڑکی کی باطنی حالت بالکل مختلف تھی اس کے دل میں نئی نویلی دو لہن والے جذبات نہ تھے بلکہ اسکا ذہن تیزی سے کچھ سوچنے میں مگن تھا۔۔۔

ایک نتیجے پر پہنچ کر وہ اپنا بھاری کام سے مزین لہنگے کو سنبھالتی ہوئی کھڑی ہوئی اور تیزی سے سنگھار میز کے سامنے آئی۔۔۔۔۔ ایک نظر خود پر ڈالنے کے بعد اپنا زیور اتار کر سنگھار میز پر

پٹخنے لگی جس کے نتیجے میں کچھ چوڑیاں زمین پر بکھر کر ٹوٹ گئی۔۔۔۔۔

آہ!!!!!! انسان کا دل بھی تو ان کانچ کی چوڑیوں جتنا نازک ہوتا ہے ذرا سی چوٹ پر یو نہی تو ٹوٹ کر بکھر جاتا ہے۔۔۔۔۔ جیسا اس وقت شیشے کے سامنے کھڑی اس نازک لڑکی کے ساتھ ہوا تھا "خود کو سارے زیور سے آزاد کروانے کے بعد ہاتھ روم کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔ کچھ وقت کے بعد وہ سادہ سے کاٹن کے گلابی لباس میں باہر آئی۔۔۔۔۔ ایک ہاتھ میں سرخ شرارہ رول کی صورت میں پکڑا ہوا تھا جسے غصے سے ایک کونے میں پھینکنے کے بعد بستر کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سائیڈ ٹیبل سے پانی کا جگ اٹھا کر بستر کی ایک سائیڈ بھگونے کے بعد اطمینان سے ہاتھ جھاڑتی ہوئی بستر کی دوسری جانب دراز ہو کر لائٹ آف کر کے کمفرٹر منہ تک لے لیا۔ جبکہ اس وسیع و عریض کمرے کے کونے میں پڑاؤیز انٹرلہنگ جسے کبھی پہننے کے وہ کبھی خواب دیکھتی تھی اپنی بے قدری پر آٹھ آنسو بہا رہا تھا

-----

"زوہا۔۔۔۔۔ زوہا کہاں ہو میں کب سے آواز دے رہی ہوں"

"جی ماماں آئی ابھی"۔۔۔

ستواں ناک، بڑی بڑی شرارتی آنکھیں، گلابی گال، بھرے بھرے لب، مناسب قد کی نازک سی لڑکی نے سیڑھیوں پر سے پھلانگنے کے سے اترتے ہوئے آواز لگائی۔

"آپ نے بلایا ماماں۔۔۔۔۔ زوہانے کیچن کے دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا

"کہاں تھی میں کب سے آواز دے رہی تھی یقیناً لگی ہوگی اس موبائل میں اب جلدی سے سلا د  
 بناؤ پتا ہے ناں تمہارے بابا سلا د کے بغیر کھانا نہیں کھاتے"۔۔۔۔

نسرین بیگم نے اسے بولنے کا موقع دیئے بغیر خود ہی سوال جواب کرتے ہوئے اسے حکم دیا

ساتھ ہی ان کے ہاتھ تیزی سے روٹی بنانے میں مصروف تھے۔

ذوہانے ان کی بات سن کر برے برے منہ بنا کر سلا دینا نا شروع کر دی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ایک مردانہ بھاری آواز گونجی۔۔

[illegible]

"بابا"۔۔!

زوہا سب کام چھوڑ چھاڑ آواز کی جانب لپکی۔۔۔

"زوہا آرام سے"۔۔ نسرین بیگم نے پیچھے سے ہانک لگائی۔۔۔۔

"بابا میری آنیسکریم لائے آپ؟؟؟"۔۔۔۔۔

اس نے خوشی سے لائونج میں موجود اپنے باپ کے گلے لگتے ہوئے پوچھا؟؟؟؟

"سوری بیٹا وہ تو میں لانا بھول گیا"۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
اظہار صاحب نے افسردہ منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
"میں آپ سے بات نہیں کروں گی"۔۔۔۔ ناراضگی سے کہتی زوہا صوفے پر بیٹھی۔۔۔۔۔

"آہ پھر تو جو آنیسکریم میں لایا وہ ساری اذان کی"۔۔



آپ بھی سوچ سوچ رہے ہونگے جان نہ پہچان کس کے گھر لے آئی۔۔۔۔ میں آپکو تو چلیں  
تعارف کے لئے تھوڑی زحمت کریں اور دوبارہ باہر چلیں۔۔۔۔۔

یہ جو دو منزلہ عمارت آپ دیکھ رہے ہیں اس پر ضیاء الدین (مرحوم) کا نام جلی حروف میں درج  
ہے۔۔۔ اس گھر میں ان کے دو بیٹے رہائش پذیر ہیں۔  
بڑے بیٹے انوار صاحب اور چھوٹے اظہار صاحب۔

انوار صاحب کی تین اولادیں ہیں۔۔۔

سب سے بڑے پچیس سالہ فائز جو اپنی میڈیکل کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد آجکل ہائوس  
جواب میں بڑی ہیں۔  
<https://www.classicurdumaterial.com/Support@classicurdumaterial.com>  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ان سے چھوٹے اکیس سالہ مائز یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔  
اور سب سے چھوٹی اٹھارہ سالہ رمشا جو کہ آجکل بارہویں کے امتحان دے کر فارغ ہونے کے  
بعد میڈیکل کالج میں داخلے کی تیاری کر رہی تھی۔

اظہار صاحب کی دو اولادیں ہیں۔۔۔۔

سب سے بڑی زوہا جو کہ رمشا ہی کی ہم عمر ہے اور اس کے ساتھ ہی داخلے کی تیاری کر رہی تھی

اور دونوں میں خوب گاڑھی چھنتی ہے۔۔۔۔۔  
اور اس سے چھوٹا اذان جو کہ میٹرک کا طالب علم ہے۔

نسرین بیگم اور عائکہ بیگم (انوار صاحب کی زوجہ) میں روائتی دیورانی جیٹھانی والہ رشتہ نہ  
تھا۔۔۔۔۔

یہ ایک خوشحال متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والہ گھرانہ تھا جہاں چھوٹی چھوٹی خوشیاں ہی ان کے  
جینے کی وجہ تھی۔

-----  
<https://www.classicurdumaterial.com/>  
نسرین رات کے دو بجے کچن میں پانی پینے جا رہی تھی۔۔۔ کہ انہوں نے دیکھا کہ زوہا کے کمرے کی  
لائٹ جل رہی تھی۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

انہوں نے اس کے کمرے میں جھانک کر دیکھا تو زوہا پڑھنے میں مصروف تھی۔  
"زوہا بیٹا سو جائو رات بہت ہو گئی اب۔"

"نہیں ماماں مجھے پڑھنا ہے آپ کو پتا ہے ناں میڈیکل کالجز میں داخلے کے لئے کو میٹیشن کتنا ٹف

ہو گیا ہے۔ اور ڈاکٹر بننا میری زندگی کا سب سے بڑا خواب ہے تو اسے پورا کرنے کے لئے میں کچھ بھی کروں گی۔"

"بیٹا آپ کی بات ٹھیک ہے پر خود کو تھکاؤ مت ورنہ بیمار پڑ جائو گی تو کام کیسے چلے گا۔"

"اچھا میری پیاری ماماں پریشان نہ ہوں بس پندرہ منٹ اور پھر سو رہی ہوں میں۔"

"چلو بس پندرہ منٹ اور پھر سو جانا"-----

نسرین بیگم اسے ہدایت کرتے ہوئے چلی گئیں-----

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ان کے جانے بعد اس نے باقی بچا ہوا کام نبھایا اور اپنی کتابیں سمیٹ کر سونے کے لئے لیٹ گئی۔  
مستقبل کے سنہرے خوابوں کو آنکھوں میں سجائے وہ نجانے کب نیند کی وادی میں اتر گئی۔

"آہ لیکن کون جانے کہ ان خوابوں کو پورا کرنے کے لئے اس نازک سی لڑکی کو کن کن راستوں سے گزرنا پڑے گا۔"

-----

ٹھاااااااااا۔۔۔۔۔ گولی کی تیز آواز اس خاموش جنگل کی خاموشی کو چیرتے ہوئے درختوں پر موجود پرندوں جو کہ اس شور سے نامانوس تھے کو ان کے گھونسلوں سے اڑا گئی تھی۔

"واہ سائیں واہ آپ سے اچھا نشانہ اس پورے گاؤں میں تو کیا آس پاس کے کسی گاؤں میں کوئی نہیں لگا سکتا۔" بخشونے ہاتھ جوڑ کر خوشامدی انداز اپنایا۔

اس سنہری آنکھوں والے شہزادے کے گہری مونچھوں تلے دبے عنابی لب مسکرائے تھے  
ایسے تعریفی جملے سننے کا وہ عادی تھا۔

چھ فٹ سے نکلتا قد، کسرتی جسم، لمبی مغرور سی ناک، عنابی لب، سنہری آنکھیں وہ ایسا تھا جو ایک بار دیکھے دوبارہ دیکھنے پر مجبور ہو جائے۔

وائٹ کاٹن کے کلف لگے سوٹ میں اس کا سراپا نمایاں تھا جس کو سندھی اجرک نے چار چاند لگا دیئے تھے

"سائیں آگے کا کیا ارادہ ہے؟؟"

بخششونے داور سے پوچھا۔

"اللہ ڈنو سے کہو گاڑی تیار کرے حویلی کے لئے"۔۔۔۔

داور نے ہاتھ میں پہنی ہوئی قیمتی گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"جو حکم سائیں"۔

بخشو ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوا پلٹ گیا۔۔۔۔

گاڑی کے حویلی میں جا کر رکتے ہی ایک ملازم بھاگتا ہوا آیا اور داور کی جانب کا دروازہ کھولا ایک

شان سے وہ شہزادہ گاڑی سے اتر کر آگے بڑھا۔۔۔۔۔

راستے میں آنے والے ملازموں کے سلام کے جواب سر کے اشارے سے دیتا ہوا حویلی میں

داخل ہوا اور سیدھا اپنی ماں کے کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

دستک دے کر اندر داخل ہوا جہاں ایک ادھیڑ عمر کی عورت بیڈ کرائون سے ٹیک لگا کر بیٹھی ہوئی

تھی۔ داور ان کو سلام کرتا ہوا ان کے دونوں ہاتھ اپنی آنکھوں سے لگا کر ان کے سامنے بیٹھ گیا

۔۔۔۔۔

ان خاتون کی آنکھوں کی چمک داور کو دیکھ کر بڑھ گئی انہوں نے اس کے سلام کا جواب دے کر

آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ چوما۔

"کیسی ہیں اماں سائیں آپ؟؟"

داور نے پوچھا۔۔۔۔

"وہ عورت کیسی ہو سکتی ہے جسکا جو ان بیٹا ہوتے ہوئے بھی وہ پوتا پوتی بھی نہیں کھلا سکتی"۔۔۔۔

گلزار بیگم نے ناراضگی سے بھرپور لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔

"او میری پیاری اماں سائیں ہو جائیگی شادی بھی اتنی بھی کیا جلدی ہے۔"

داور نے ہلکے پھلکے انداز میں بات کو ٹالتے ہوئے کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"یہ جلدی ہے تو پھر دیر کیا ہوگی۔" گلزار بیگم نے کہا۔ "بتیس کا ہو گیا اب کیا بوڑھا ہو کر شادی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کرے گا۔"

آج ایسا لگ رہا تھا گلزار بیگم اس سے ہاں کروا کے ہی مانیں گی۔

"اچھا اماں سائیں کر لوں گا بس تھوڑا سا ٹائم اور۔۔۔۔۔"

"بس اب اور کوئی ٹائم نہیں۔۔۔"

گلزار بیگم نے اس کی بات کاٹ کر بولی۔۔

"اماں سائیں بس تھوڑا سا ٹائم اور جہاں اتنا ٹائم دیا وہاں تھوڑا سا اور۔۔۔"

داور بولا۔۔

"ٹھیک ہے چھ ماہ بس چھ ماہ کا ٹائم ہے تمہارے پاس۔ اسکے بعد میں تمہاری ایک نہیں سنوں گی۔"  
"گلزار بیگم حتی انداز میں بولی۔"

داور نے ان کے ہاتھ چومے اور کہا۔۔۔۔۔!!!!!!

شکریہ اماں سائیں اب بھوک لگ رہی ہے۔ چلیں کھانا کھائیں۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"ہاں میں کھانا لگواتی ہوں تم فریش ہو کر آ جاؤ"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

-----

"مماں میں اوپر رمشا سے نوٹس لے کر آرہی ہوں"

زوہار مشابہگم کو بتا کر اوپر چلی آئی۔

اوپر پہنچ کر اس نے رمشا کو دو تین آوازیں لگائی کوئی جواب نہ پا کر وہ اس کے کمرے کی طرف



وہ دونوں ہاتھ اس کی کمر کے گرد باندھے مدہوش سا اس کے چہرے کو تک رہا تھا۔  
کہ زوہا کی آواز اسے ہوش کی دنیا میں واپس لائی۔۔۔۔۔

"فائز بھائی چھوڑیں مجھے"

"یار بھائی بولنا لازمی ہے؟؟؟؟"

جھنجھلا کر گویا ہوا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com>

Support@classicurdumaterial.com

"کیوں فائز بھائی رمشا بھی تو آپکو بھائی ہی بولتی ہے کیا آپ میں آپکے لئے رمشا جیسی نہیں ہوں

"ارے تم میرے لئے کیا ہو اور کیا نہیں اس بات کو پھر کسی وقت کے لئے اٹھار کھو فلحال یہ بتائو

آج اس چاند نے ہمارے گھر کا رخ کیسے کر لیا"

فائز نے پوچھا۔۔۔۔

"ارے ہاں وہ فائز بھائی میں وہ رمشا سے نوٹس لینے آئی تھی کہاں ہی وہ؟؟؟؟"

زوہانے پہلے سر پر ہاتھ مار کر اسکے سوال کا جواب دیا پھر اس سے سوال کیا۔۔۔۔۔

"رمشا اور ماماں تو مارکیٹ گئے ہیں۔۔۔۔"

فائز نے بتایا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"چلو پھر میں چلوں رمشا آئے گی تو پھر لے جائوں گی نوٹس"

یہ کہہ کر وہ جانے لگی ابھی وہ مڑی ہی تھی کہ فائز نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب موڑا اور تھوڑا قریب ہو کر گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

"کبھی گھڑی دو گھڑی ہم سے بھی بات کر لیا کرو۔۔"

زوہانے گھبرا کر اس سے ہاتھ چھوڑا

" وہ امی مجھے آواز دے رہی ہیں۔۔۔۔۔ "

یہ کہہ کر تقریباً بھاگتے ہوئے نیچے چلی گئی

پیچھے کھڑے فائز نے مسکرا کر بالوں میں ہاتھ پھیرا

زوہا نیچے آکر بغیر ادھر ادھر دیکھے سیدھی اپنے کمرے میں چلی آئی دروازہ بند کر کے اس سے ٹیک لگا کر لمبے لمبے سانس لینے لگی

وہ بچی نہیں تھی جو فائز کی نظروں میں مچلتے پیغام کو نہ پڑھ پائے پر وہ فلحال ان چیزوں سے دور رہنا چاہتی تھی۔۔۔

حواس تھوڑے بحال ہونے پر وہ بیڈ پر آکر بیٹھ کر اپنی بکس کھول کر پڑھنے لگی کیونکہ جو بھی تھا اس کی پہلی ترجیح اس کے خواب ہی تھے۔۔۔

"پر کون جانے آگے جا کر زندگی اس کے لئے کیا سوغات لانے والی تھی"

اچانک اپنے گلے پر دبانو محسوس کر کے اسکی آنکھ کھلی۔۔۔

خود پر جھکے خوفناک شکل کا ماسک پہنے وجود کو دیکھ کر جو ہلکے ہلکے اسکا گلابا ہاتھ اس کی فلک شکاف چیخوں کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا

کہ کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور رمشا کی آواز اس کے کانوں میں پڑی جسے سنکر اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولی۔۔۔

آنکھ کھولتے ہی سب سے پہلے اس نے رمشا کو دیکھا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

اس کے بعد نظر گھمانے پر اس کے بابا ہاتھ میں کیک لئے کھڑے ہوئے دکھائی دیئے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ان کے برابر میں اذان وہ خوفناک شکل والا ماسک لئے کھڑا تھا۔ پورے کمرے میں نظر دوڑانے پر پتہ چلا کہ اسکا پورا خاندان اسے برتھ ڈے وش کرنے کے لئے اس کے کمرے میں موجود تھا۔ وہ ایک دم سے اذان کو مارنے کے لئے لپکی کہ اظہار صاحب نے کیک ٹیبل پر رکھ کر اسے کاٹنے کے لئے بلا لیا۔۔۔

سب کی تالیوں کے شور میں اس نے کیک کاٹا اور سب سے پہلے اظہار صاحب کو کھلایا پھر نسرین بیگم کو اور پھر باری باری سب کو۔۔۔

جب فائز کو کھلانے کے باری آئی تو اس نے آنکھوں میں معنی خیز سی چمک لئے اس کا ہاتھ پکڑ کر  
کیک کھایا اور نامحسوس انداز میں اس کی انگلیوں کو اپنے لبوں سے چھوا کسی اور نے محسوس کیا ہو یا  
نہ کیا ہو زوہانے محسوس کر کے ہاتھ فوراً کھینچا۔۔

اس کی اس حرکت سے فائز کے لبوں پر مسکراہٹ ابھری۔۔

سب اس کو باری باری تحفے دے رہے تھے کہ رمشا کی بات پر سارے فائز کی طرف متوجہ ہوئے  
"ارے!!! فائز بھائی آپ زوہا کے لئے گفٹ نہیں لائے"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
فائز نے افسردہ سی شکل بناتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)  
"گفٹ تو میں لانا بھول گیا"۔۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کوئی بات تم آگئے ہماری خوشی میں شامل ہو گئے ہمارے لئے یہی بہت ہے"۔۔ جواب اظہار  
صاحب کی جانب سے آیا۔۔۔

"جی جی فائز بھائی کوئی بات نہیں اگر آپ بھول گئے تو"۔۔۔۔ زوہانے بھی باپ کی تائید کی۔

پھر ایک ایک کر کے سب اس کے کمرے سے چلے گئے سب کے جانے کے بعد وہ دروازہ بند کر کے بیڈ پر بیٹھ کر سب کی محبتوں کے بارے میں سوچ کر مسکراتے لگی۔

کہ اسے لگا کہ اس کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی ہے وہ اسے اپنا وہم جان کر نظر انداز کر گئی

پر دوبارہ دستک ہونے پر اس نے دروازے کے پاس جا کر پوچھا کون تو جواب آیا  
"دروازہ کھولو میں فائز"۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

اس نے دروازہ کھولا تو فائز نے اندر آ کر دروازہ بند کر دیا۔۔۔ "فائز بھائی آپ اتنی رات کو یہاں  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
سب ٹھیک تو ہے"۔۔۔

زوہانے پوچھا۔۔۔

"ہاں وہ تمہارا برتھ ڈے گفٹ دینے آیا تھا"

"پر وہ تو آپ لانا بھول گئے تھے ناں"

"پاگل ہو میں تمہارا بر تھ ڈے گفٹ لانا بھول سکتا ہوں بھلا"

فائز نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگاتے ہوئے کہا

"وہ تو بس میں تمہیں کچھ الگ انداز میں دینا چاہتا تھا"

پھر اپنے ٹراؤزر کی جیب میں سے ایک چھوٹی سی مخملی ڈبی نکال کر اس کے سامنے کی۔۔۔

"یہ کیا ہے"

زوہانے اس کے ہاتھ سے ڈبی لیتے ہوئے کہا

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کھول کر دیکھو"

زوہانے کھول کر دیکھا تو اس میں خوبصورت سی سونے کی انگوٹھی جگمگا رہی تھی

"یہ میرے لیے"

زوہانے اس کی طرف بے یقین نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا



"ہاں صرف تمہارے لئے"

"پر یہ تو بہت مہنگی ہے سوری فائز بھائی میں اسے نہیں رکھ سکتی"  
زوہانے انگوٹھی کی ڈبیا اسکی جانب بڑھاتے ہوئے کہا

"میرے تحفے کی کوئی حیثیت نہیں تمہاری نظر میں یعنی یہ ہے میری اوقات کہ تم میرے لائے  
ہوئے تحفے کو قبول بھی نہیں کر رہی"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
"میرا وہ مطلب نہیں تھا فائز بھائی"

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)  
زوہا جلدی سے بولی  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تو پھر یہ رکھو تم"

"پر"---

زوہا منمنائی

"پرور کچھ نہیں بلکہ لائویہ مجھے دو"

فائز نے اس کے ہاتھ سے انگوٹھی لے کر اس کے بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں پہنادی اور ایک نظر زوہایر ڈال کر کمرے سے باہر نکل گیا۔-----

"زوہا۔زوہا۔زوہا"۔۔۔۔۔

رمشا ایک ہی سانس میں اسکو آواز دیتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔۔

"ہاں کہو"

زواہ نے کتابوں میں منہ دیئے ہوئے ہی اسے جواب دیا

## "یار بات سنو میری"

رمشانے اس کی کتابیں ایک طرف کر کے خود اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

"یار ہم اتنے دن سے گھر میں رہ کر تیاری کر رہے ہیں تو میں تو بور ہو گئی تو فائز بھائی کے ایک دوست کی منگنی کا انویٹیشن آیا ہے انہوں نے ہمیں بھی چلنے کا کہا ہے تو میں تم سے پوچھنے آئی

تھی کپڑے کون سے پہن کر چلیں؟؟؟؟ " "

"نہیں رمشا میں تو نہیں جاپاؤں گی" زوہانے انکار کیا۔۔۔

"یار کچھ نہیں ہوتا ایک دن کی تو بات ہے تم ایک رات زیادہ جاگ کر پڑھ لینا، سلیپنس ہو جائے گا

رمشا سمجھی زوہا اپنی پڑھائی کی وجہ سے منع کر رہی ہے پر ایسا نہ تھا وہ اصل میں فائز کے ساتھ کہیں جانا نہیں چاہتی تھی کیونکہ فائز کی بدلتی نظریں اور انداز اسے پریشان کر رہے تھے

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"نہیں رمشا تم چلی جاؤ میرا موڈ نہیں" زوہانے پھر انکار کیا۔

"موڈ ووڈ کو چھوڑو وہ خود ہی اچھا ہو جائے گا وہاں جا کر خود ہی بن جائے گا ارے پوچھو تو سہی ممکن ہے کس کی اور کہاں ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔

"کہاں؟؟؟؟؟"

زوہانے بے دلی سے پوچھا

"ارے وہ جو فائز بھائی کے دوست ہیں نازوار بھائی ان کی منگنی کا فنکشن ہے اور یونواٹ گاؤں کا فنکشن ہے آج سے پہلے ہم نے گاؤں کا کوئی فنکشن بھی اٹینڈ نہیں کیا تو میں بہت ایکسائٹڈ ہوں فنکشن اٹینڈ کرنے کے لئے تو چلو نہ پلیز پلیز۔ چل لو میرے لئے"

وہ جو منع کرنے والی تھی رمشا کے اتنے اصرار کرنے پر ذہن سے ساری سوچوں کو جھٹک کر جانے کے لئے مان گئی۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

اب دونوں سر جوڑ کر فنکشن میں پہننے والے کپڑوں کو ڈسکس کرنے لگیں۔۔۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

-----

"داور۔۔۔۔۔"

داور جو عجلت میں اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔ گلزار بیگم کی آواز پر ان کی طرف مڑا

-----

"جی اماں سائیں بولیں۔۔۔۔۔"

"داور ساری تیاریاں مکمل ہیں ناں دیکھو کوئی کمی نہ رہ جائے۔۔۔۔۔"  
گلزار بیگم متفکر سی بولیں۔۔۔۔۔

"اماں سائیں کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔۔۔ میری لاڈلی بہن کی منگنی ہے بھلا میں کوئی کمی رہنے  
دے سکتا ہوں۔۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
"مجھے پتا ہے بیٹا پر بیٹی کی ماں ہوں نہ پریشانی ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔ گلزار بیگم نے جواب دیا۔۔۔۔۔"

"اماں سائیں آپ ٹینشن نہ لیں ان شا اللہ سب اچھا ہو جائے گا۔۔۔۔۔"  
داور نے انہیں تسلی دی۔

"ان شا اللہ اور تم جا کر جلدی سے مشعل (داور کی بہن) کو پار لڑ سے لے آؤ پہلے ہی تمہارے بابا

نے اتنی مشکل سے پار لڑ جانے کی پر میشن دی تھی۔ اگر دیر ہو گئی تو وہ غصہ کریں گے اور تم تو جانتے ہی ہو ان کے غصے کو۔۔۔۔۔"

گلزار بیگم پریشانی سے گویا ہوئیں۔۔۔۔۔

"جی اماں سائیں میں تیار ہو جائوں پھر جا رہا ہوں آکر مجھے ٹائم نہیں ملے گا ویسے بابا سائیں ہیں کہاں۔۔۔۔۔"

داور نے انہیں جواب دیتے ہوئے سوال کیا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
"وہ بھی تیار ہونے گئے ہیں اب تم بھی دیر نہ کرو"

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)  
گلزار بیگم نے جواب دیتے ہوئے اسے ہدایت کی۔۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
"جی اماں سائیں"

یہ کہہ کر داور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا  
اور گلزار بیگم بھی ملازموں سے کہہ کر بقیہ کام ختم کروانے لگیں

-----

"زوہا اگر تم تیار ہو تو چلیں فائز بھائی باہر ویٹ کر رہے ہیں"۔۔۔۔۔

رمشا زوہا کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"ہاں میں تیار ہوں"۔۔۔۔۔

زوہا کان میں جھمکا ڈالتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

"ارے ارے زوہا تھوڑا رحم۔۔۔۔۔!!!! کیوں لوگوں کو قتل کرنے پر تلی ہوئی ہو تم۔۔۔۔۔  
رمشانے اس کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے اسے چھیڑا۔۔۔۔۔

بلیک کلر کی گھٹنوں تک آتی انگر کھا فراک، بلیک پاجامہ اور بلیک ہی بڑا سادو پٹہ ایک کندھے پر  
ڈالے، لمبے بال کھلے ہوئے، دودھیا سفید پائوں میں بلیک کھسے پہنے، نفاست سے کتے میک اپ  
میں بہت حسین لگ رہی تھی۔  
<https://www.classicurdumaterial.com/>  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کم تو تم بھی نہیں لگ رہی"

زوہانے رمشا کو کہا جس نے بالکل زوہا جیسی ڈریسنگ کی ہوئی تھی بس کپڑوں کا کلر مختلف تھا۔ زوہا  
کے بلیک جبکہ رمشا کے وائٹ تھے۔ وہ دونوں بچپن ہی سے سیم ڈریسنگ کرتی آئیں تھیں۔  
رمشا بھی ان کپڑوں میں بہت بچ رہی تھی۔

ابھی وہ باتوں میں مصروف تھی کہ نسرین بیگم آئی اور بولی



"لڑکیوں جلدی کرو فائز غصہ کر رہا ہے"

"اوہ نو۔۔۔!!!!"

رمشا سر پر ہاتھ مارتی ہوئی بولی۔۔۔

"فائز بھائی نے مجھے تمہیں لانے بھیجا تھا اور میں باتوں میں لگ گئی میں جا رہی ہوں تم آ جاؤ"

کہہ کر جلدی سے باہر بھاگی۔۔۔۔۔

زوہانے بھی جلدی سے بالوں میں برش پھیرا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"امی میں جا رہی ہوں"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کہہ کر باہر کی جانب بھاگ گئی۔۔۔۔۔

"آرام سے زوہا۔۔۔ ان دونوں کا پتا نہیں کیا بنے گا۔۔۔۔"

زوہا بھاگتی ہوئی آئی اور بیک ڈور کھل کر گاڑی میں بیٹھ گئی

اور بولی۔۔۔

"چلیں فائز بھائی"

فائز نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا تو نظر جھکانا بھول گیا اور یک ٹک اسے دیکھے گیا  
کہ آگے بیٹھی ریشمانے اسکا کندھا ہلایا اور کہا  
"چلیں بھائی۔۔۔۔"

"آہ۔۔۔۔ ہاں"  
فائز ہڑبڑا کر ہوش میں آیا اور گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا۔۔۔۔  
زوبا بھی سر جھٹک کر باہر دوڑتے مناظر کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔۔۔

داور مشعل کو پر لڑ سے حویلی لے کر آگیا تھا اسے اس کے کمرے میں بٹھا کر کمرے سے جانے لگا  
کہ وہ اس سے لیٹ کر زار و قطار رو دی۔۔۔۔  
"مشعل!! میری جان کیا ہوا ایسے کیوں رو رہی ہو پاگل آج صرف منگنی ہے تمہاری رخصتی نہیں  
شباباش چپ ہو جائو۔۔۔۔۔"

وہ اسے پچکارتے ہوئے بولا۔۔۔  
"بھائی مجھے نہیں کرنی کوئی منگنی۔۔۔۔۔"  
مشعل روتے روتے بولی۔۔۔۔۔

داور نے پوچھا۔۔۔۔۔

"کیوں کہ آپ لوگ مجھے خود سے دور کر دیں گے"

"چلو تمہارے لئے گھر جمائی رکھ لیں گے تمہارے والا تو یہ بھی کر لے گا بس بابا سائیں کو راضی

کرنا تمہارا کام ہے"

وہ اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

”جہاں تھی“

مشعل چلا کر بولی۔۔۔۔۔

"اچھا اب رونا بند کرو اتنے پیسے خرچ کر کے تم کو خوبصورت بنوایا تھا رو رو کر سارا میک اپ دھو دو

گی اور واپس تمہارا چڑیل روپ باہر آجائے گا۔۔۔۔۔"

"جائیں بھائی مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی۔۔۔۔"

مشعل نروٹھے انداز میں بولی۔۔۔۔

"اچھا اچھا سوری ناراض مت ہو ہو۔۔۔۔"

دور اسے مناتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"جائیں معاف کیا۔۔۔ کیا یاد رکھیں گے۔۔۔"

مشعل احسان کرنے والے انداز میں بولی۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اچھا میں جا کر کام دیکھوں ورنہ بابا مجھے الٹا لٹکا دیں گے۔۔۔"

دور اسے ہنسانے کی خاطر بولا ورنہ صفر علی شاہ کی جان تھی اپنے بیٹے میں۔۔۔۔

بچپن میں اگر اسے چھینک بھی آجاتی تھی تو وہ ڈاکٹروں کی فوج کھڑی کر دیتے تھے۔

جس چیز پر وہ ہاتھ رکھ وہ اسے دلانا اپنا فرض سمجھتے تھے پر ان سب آسائیشوں کے باوجود بھی وہ

بگڑا نہیں تھا۔۔۔۔

اس میں روایتی جاگیر داروں والی کوئی بات نہیں تھی۔۔۔۔۔ اس نے ہمیشہ عورت ذات کی عزت کی تھی۔۔۔۔۔

"پروہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے باپ کی محبت اس کی زندگی میں کیا طوفان لانے والی تھی۔۔۔۔۔"

"زوہا یہاں سب اربنچمنٹ کتنی اچھی کی گئیں ہیں مجھے تو یقین نہیں ہو رہا کہ یہ کسی گاؤں کا فنکشن ہے۔۔۔۔۔"

ر مشاکھوئے ہوئے انداز میں بولی۔۔۔۔۔  
فنکشن حویلی کے لان میں منعقد کیا گیا تھا۔۔۔۔۔ پورا نہایت ہی خوبصورتی سے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔۔۔ جابجا لگی اسپاٹ لائٹ سے رات دن کی طرح روشن ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

کہ زوہا نے اس کے بازو پر چٹکی بھری۔۔۔۔۔

"آہ۔۔۔۔۔! زوہا کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔"

اس نے اپنا بازو سہلاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

"تمہیں یقین دلارہی ہوں کہ یہ واقعی گائوں ہی کا فنکشن ہے۔۔۔۔۔"

"کیا یار۔۔۔۔۔"

ابھی الفاظ اس کے منہ میں تھے کہ زوہا اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔۔۔

"یار فائز بھائی تو ہمیں یہاں چھوڑ کر اپنے دوست کے ساتھ مصروف ہو گئے ہیں ہم تو یہاں کسی کو

جانتے بھی نہیں۔۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو پر زوہا یہ گائوں ہے یہاں کس گید رنگ ممنوع ہے اسی لئے تو بھائی ہمیں

یہاں لائے ہیں"

ابھی وہ باتوں میں مصروف تھی کہ ایک باوقار سی خاتون ان کے نزدیک آئی اور ان سے پوچھا

۔۔۔۔۔

"آپ دونوں غالباً فائز کی بہنیں ہیں ناں؟؟؟"

"جی"

زوہانے مختصر جواب دیا۔۔۔۔

"میں زوار کی والدہ ہوں آئیں میں آپکو زوار کی ہونے والی بیوی سے ملوانوں" یہ کہہ کر وہ ان کو لے کر حویلی کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/classicurdumaterial> وہ ان کو لے کر مختلف راہدار یوں سے ہو کر اندر کی جانب بڑھ رہی تھیں۔۔۔

آگے آگے نجمہ بیگم (زوار کی والدہ) چل رہی تھیں۔۔

راستے میں ان کو بہت سی ملازمائیں کام کرتی ہوئی نظر آئیں۔۔۔

"رمشا یہ حویلی ہے یا کوئی محل؟؟؟؟؟"

زوہانے رمشا کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔



"مجھے تو لگ رہا ہے بھول بھلیا ہے کوئی مجھے تو راستہ بھی یاد نہ ہو ایک دفعہ میں۔۔۔۔"

ریشانے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔۔

اس سے پہلے زوہا جواب دیتی۔۔۔۔۔

نجمہ بیگم ایک کمرے کا دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

"یہ زوار کی منگیتر ہے مشعل اور مشعل یہ جو زوار کا شہر والا دوست ہے نانا نانا اس کی بہنیں ہیں

۔۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

نجمہ بیگم نے بیڈ پر بیٹھی خوبصورت سی لڑکی سے ان کا تعارف کرواتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

جوپستہ رنگ کی میکسی زیب تن کئے ہوئے تھی اور بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

زوہا اور ریشانے مشعل سے مصافحہ کیا۔۔۔۔۔

اور پھر وہ باتوں میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔۔

مشعل ایک زندہ دل اور خوش مزاج سی لڑکی تھی۔۔۔۔

جلد ہی ان کی دوستی ہو گئی اور وہ یوں باتیں کرنے لگی جیسے پتا نہیں کب سے ایک دوسرے کو

جانتی ہوں۔

نجمہ بیگم انہیں باتیں کرتا ہوا چھوڑ کر باہر مہمانوں کے پاس چلی گئیں۔۔۔۔۔

داور حویلی کے اندر کسی کام سے داخل ہوا کہ گلزار بیگم نے اسے آواز دی۔۔۔۔۔  
"داور"

"جی اماں سائیں کوئی کام ہے کیا"

داور نے پوچھا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com "ارے تم کام وغیرہ کو چھوڑو اور میرے ساتھ آؤ۔۔۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر حویلی کے اندر لے جانے لگی۔۔۔۔۔

"ارے اماں سائیں کہاں لے جا رہی ہیں آپ مجھے"

داور نے پوچھا۔۔۔۔۔

"نظر اتارنے کے لئے۔۔۔۔۔ آج تو مجھے لگ رہا ہے میری ہی نظر لگ جائے گی تمہیں۔۔۔۔۔ اور

باہر تو پھر بہت سے حاسد موجود ہیں۔۔۔۔۔"

گلزار بیگم نے جواب دیا۔۔۔

"ارے اماں سائیں اب ایسا بھی کوئی شہزادہ گلفام نہیں لگ رہا میں۔۔۔۔"

داور نے کہا۔۔۔۔

حالانکہ آج سیاہ شلوار قمیص یہ اسکن کلر کی مثال لئے وہ سب مردوں میں نمایاں تھا۔۔۔

"اچھا اب نظر تو اتر گئی جاؤ جا کر مشعل کو لے آؤ"

گلزار بیگم اس کی نظر اتارنے کے بعد بولی۔۔۔۔۔

"جی بہتر اماں سائیں آپ چلیں میں مشعل کو لے کر آتا ہوں"

داورا نہیں جواب دیتا ہوا مشعل کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

کمرے کے باہر پہنچ کر اس نے دستک دی اور بائیں جانب دیکھتا ہوا دروازہ کھلنے کا انتظار کرنے لگا

ابھی وہ تینوں باتوں میں مصروف تھی کہ مشعل کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی

-----

"زوہا پلیر تم دیکھ لو کہ دروازے پر کون ہے"

مشعل زوہا سے بولی۔۔۔۔۔

"تو اس میں پلیر کی کیا بات ہے تم ویسے ہی بول دو میں کھول دوں گی دروازہ۔۔۔۔۔"

زوہا آٹھ کر دروازے کی جانب جاتی ہوئی بولی اور دروازہ کھول دیا۔۔۔۔۔

-----

دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے دروازے کی طرف دیکھا اور اسے لگا اس کے آس پاس کے

سارے مناظر رک سے گئے ہیں۔۔۔۔۔

اس کی برسوں کی تلاش اس کے سامنے کھڑی اس چھوٹی سی لڑکی پر آکر ختم ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

اسے خود کو اس طرح تکتا پا کر زوہا نے اسے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ

پیچھے سے مشعل کی آواز آئی۔۔۔۔۔

"ارے داور بھائی آپ۔۔۔ وہاں کیوں کھڑے ہیں اندر آئیں ناں"

مشعل کی آواز سے وہ حوش کی دنیا میں واپس لوٹا۔۔۔۔۔

"آں! ہاں! آیا۔۔۔۔"

زوہانے ایک طرف ہو کر اسے راستہ دیا۔۔۔۔

اس نے اپنے قدم اندر کی جانب بڑھائے۔۔۔

زوہا بھی کمرے میں ایک جانب رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

داور مشعل کے قریب پہنچ کر بولا

"اماں سائیں تمہیں باہر بلا رہی ہیں"

"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> آپ چلیں ہم مشعل کو لے کر آتے ہیں"

جواب رمشا کی جانب سے آیا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے"

وہ رمشا کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اور ایک بھر پور نظر زوہا پر ڈال کر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

"ٹھہر کی، چھچھورا، نظر باز"

زوہا اس کو دل ہی دل میں مختلف القابات سے نوازتی ہوئی بیڈ پر بیٹھی رمشا اور مشعل کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

"چلو باہر چلنے سے پہلے سیلفی ہو جائے"  
زوہا ان کے قریب پہنچ کر بولی۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
"ہاں کیوں نہیں" رمشانے جواب دیا۔۔۔۔۔  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)  
اور تینوں سیلفی کے لئے پوز کرنے لگی۔۔۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

-----  
مشعل کو بائیں جانب سے رمشا اور دائیں جانب سے زوہا تھام کر باہر لائیں۔۔۔۔  
ابھی انہوں نے لان میں قدم رکھا ہی تھا کہ ان پر پھولوں کی بارش ہونے لگی۔۔۔۔  
سارے کیمروں کا رخ ان کی جانب ہو گیا۔۔۔۔۔

داور نے آگے بڑھ کر دائیں جانب سے مشعل کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس کا ہاتھ تھام کر اسے اسٹیج پر کے پاس لے گیا اور اس کا ہاتھ اسٹیج پر موجود زوار کے ہاتھ میں دے دیا۔۔۔

زوار نے اسے اوپر اسٹیج پر لے جا کر بیٹھا دیا اور خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

پھر اس کے بعد دو ملازمین پھولوں سے سجے تھال میں انگوٹھیاں رکھ کر اوپر اسٹیج پر لے کر گئیں

ایک نے زوار کو انگوٹھی دی اور دوسری نے مشعل کو۔۔۔

اس کے بعد سب کی تالیوں کے شور میں انہوں نے ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنائی۔۔۔۔۔

سب گھر والوں نے دونوں کو باری باری پیار دیا اور اسکے بعد زوار اٹھ کر مردوں والی سائیڈ چلا گیا

اس کے جانے کے بعد وہ دونوں اسٹیج پر بیٹھی مشعل کے پاس جا کر بیٹھ گئیں اور اسے مبارک باد دینے لگی

"نجمہ یہ مشعل کے ساتھ دو بچیاں کون ہیں۔؟؟؟ پہلے تو کبھی نہیں دیکھا انہیں۔۔۔۔"

گلزار بیگم نے پوچھا۔۔۔۔۔

"ارے وہ اپنے زوار کا شہر والا دوست ہے نافر اس کی بہنیں ہیں۔۔۔ آئیں ملو انہیں آپکو  
۔۔۔"

نجمہ بیگم ان کی بات کا جواب دے کر انہیں لے کر اسٹیج کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔۔۔  
"داور بھائی کہاں ہیں نظر نہیں آرہے۔"

فاتر نے زوار سے پوچھا۔

"یار آج سارے انتظامات انہیں ہی دیکھنے پڑ رہے ہیں تو مصروف ہونگے کہیں۔ وہ دیکھو وہ آرہے  
سامنے سے۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

زوار سامنے کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔

"داور بھائی۔"

زوار نے آواز لگائی۔

"ہاں بولو کیا کام ہے۔ ارے فاطر کیسے ہو تم۔"



داوران کی طرف آتا ہوا بولا۔

"میں ٹھیک ہوں ابھی زوار سے آپ ہی کا پوچھ رہا تھا۔"

فائز نے جواب دیا۔

"ہاں بس آج کچھ زیادہ مصروف ہوں میں۔"

داور نے کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

زوار کا یہ پولائٹ سا کزن فائز کو بہت پسند تھا۔ جس میں غرور نام کو نہیں تھا۔ وہ بھی زوار کی طرح

[اسکی دل سے عزت کرتا تھا۔](https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial)

-----

"زوہاء، رمشان سے ملو یہ ہیں مشعل کی اماں اور زوار کی تائی۔"

نجمہ بیگم نے اسٹیج پر پہنچ کر ان کا تعارف گلزار بیگم سے کروایا۔۔۔۔۔

دونوں نے کھڑے ہو کر انہیں سلام کیا۔۔۔  
گلزار بیگم نے دونوں کو باری باری گلے لگا کر پیار دیا۔۔۔

اسی اثناء میں رمشا کا موبائل بجا اس نے دیکھا تو فائز کا میسج تھا وہ انہیں باہر بلا رہا تھا۔۔۔  
"اچھا آئی اب ہم چلتے ہیں فائز بھائی بلا رہے ہیں۔۔۔۔۔" رمشا بولی۔۔۔۔۔

تو گلزار بیگم نے کہا۔۔۔۔۔  
"بیٹا تھوڑی دیر اور رک جاتی ہمیں اچھا لگتا۔۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)  
"آئی پھر کبھی۔۔۔ ابھی دیر ہو رہی ہے۔۔۔ ویسے ہمیں بہت اچھا لگا یہاں آکر۔۔۔۔۔"  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
زوہانے متانت سے جواب دیا۔۔۔۔۔

"بیٹا ہمیں بھی بہت اچھا لگا آپ یہاں آئے"  
گلزار بیگم بولیں۔۔۔۔۔

"اچھا اب ہم چلتے ہیں۔۔۔ آپ بھی آئیے گا ہمارے گھر"

زوہانے انہیں دعوت دی

"جی ضرور بیٹا"

پھر وہ سب سے مل کر باہر گاڑی میں آکر بیٹھ گئیں جہاں فائز انکا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔

-----  
"کتنی اچھی بچیاں تھی۔۔۔! گھلنے ملنے والی۔ لگتا ہے بہت اچھے ہاتھوں میں تربیت ہوئی ہے ورنہ  
آج کل کے شہری بچوں کو تو جیسے بھول ہی گیا ہے بڑوں کا ادب و احترام۔۔۔۔۔"

گلزار بیگم ان کے جانے کے بعد بولیں۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"کہہ تو آپ سہی رہی ہیں"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

نجمہ بیگم نے بھی ان کی تائید کی۔۔۔۔۔

"بس اللہ نصیب اچھے کرے"

گلزار بیگم دعا دیتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔

"آمین"

جواباً نجمہ بیگم نے بھی قبولیت کی دعا بخشی۔۔۔۔۔

-----  
"یار کتنے اچھے لوگ تھے لگ ہی نہیں رہا تھا ہم پہلی بار ملے ہیں۔۔۔۔۔ اسپیشلی گلزار آنٹی کتنی پولائٹ خاتون تھی"

گاڑی میں رمشا کی آواز گونجی۔۔۔۔۔

گلزار آنٹی کے نام پر اس کے ذہن کے پردے پر داور کی تصویر لہرائی۔۔۔۔۔  
(ہنہ یہ جاگیر دار ہوتے ہی ٹھکر کی ہیں۔۔۔۔۔ اپنے پیسے کا کچھ زیادہ ہی گھمنڈ ہوتا ہے)

وہ اپنی سوچوں میں مصروف تھی کہ پیچھے مڑ کر رمشانے اسکا ہاتھ ہلایا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "کہاں کھوئی ہو زوہا تم سے بات کر رہی ہوں میں"

"آں ہاں"

وہ ہڑبڑا کر اپنی سوچوں سے باہر نکلی اور بولی۔۔۔۔۔

"ہاں مجھے بھی گلزار آنٹی بہت پسند آئی"

"ہاں اور انہیں تم جس طرح سے تمہیں دیکھ رہی تھیں! لگتا ہے تمہیں اپنی بہو بنا کر ہی چھوڑیں گی"

رمشانے اسے چھیڑا۔۔۔۔

اس سے پہلے زوہا کوئی جواب دیتی فائز نے اسے ڈانٹ کر چپ کرادیا۔۔۔۔  
"رمشا!! اب مجھے تمہاری آواز نہ آئے"

فائز نے اتنے غصے سے رمشا کو ڈانٹا تھا کہ وہ آگے سے کچھ بول ہی نہ پائی۔۔۔۔  
رمشا کی بات نے فائز کا موڈ بہت بری طرح آف کر دیا۔۔۔۔ باقی کا سارا راستہ تینوں نے اپنی سوچوں میں مگن گزارا۔۔۔۔

فائز اس بات پہ کڑھتا رہا کہ وہ اسے وہاں لے کر ہی کیوں گیا۔۔۔۔  
رمشا یہی سوچتی رہی کہ اس نے ایسا بھی کیا کہہ دیا جو فائز اتنا غصے میں آ گیا۔۔۔۔  
جبکہ زوہا کی سوچوں کا محور "داور علی شاہ" کی ذات تھی۔۔۔۔

-----

داور رات گئے سارے مہمانوں کو فارغ کر کے اپنے کمرے میں آیا۔  
 شال اتار کر صوفے پر رکھی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر وایچ اتارنے لگا کہ کسی کا  
 چہرہ اس کے تصور میں آیا اور اس کے لب خود بخود مسکرا دیئے۔۔۔  
 جس کے دل کو آج تک کوئی تسخیر نہیں کر پایا تھا وہ آج ایک چھوٹی سی لڑکی کے آگے ہار گیا تھا  
 ---

شادی کا فیصلہ جو وہ اماں سائیں کے بار بار اصرار پر بھی نہیں کر پایا تھا آج وہ اتنی آسانی سے ہو گیا  
 تھا۔۔۔۔

کپڑے بدل کر اماں سائیں کو صبح خوشخبری دینے کا ارادہ کر کے بستر پر دراز ہو گیا اور اس پری  
 پیکر کے خیالوں میں کھو گیا۔۔۔۔۔  
 پھر کچھ یاد آنے پر اپنے والٹ سے ایک چھوٹا سا کارڈ نکالا جو اسے فوٹو گرافر دے کر گیا تھا اور  
 اپنے موبائل میں ڈالا۔۔۔۔

اس نے فوٹو گرافر سے خاص طور پر بول کر زوہا کی الگ سے تصویریں بنوائی تھی۔۔۔  
 تھی تو یہ ایک غیر اخلاقی حرکت۔۔۔۔۔

پر وہ کہتے ہیں ناں "محبت اور جنگ میں سب جائز ہے۔۔۔"

پھر وہ اطمینان سے اس کی ایک ایک تصویر زوم کر کے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ کہ نیند تو اسے ویسے بھی

نہیں آنی تھی۔۔۔۔

'''کیونکہ آج تو محبت کی پہلی رات تھی اور محبت تو نام ہی محبوب کے حسین خیالوں میں کھو کر

راتوں کو جاگنے کا ہے۔۔۔۔۔

اور اسے تو ابھی ایسی بہت سی راتیں جاگ کر گزارنی تھیں۔۔۔۔۔

"کہیں ممکن ہوا

کھیں واجب <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com کہیں فانی

کہیں بقا دیکھا

یار کو ہم نے جا بجا دیکھا!"!

اگلے دن صبح ناشتے کے بعد داور، گلزار بیگم کے کمرے میں آیا۔۔ صفدر علی شاہ بھی کمرے میں

موجود تھے۔۔

وہ گلزار بیگم کے سامنے بیٹھا اور جھجکتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"اماں سائیں ایک بات کرنی تھی آپ سے"

"ایسی کیا بات ہے جس کو کہنے کے لئے داور علی شاہ کو اتنی تمہید باندھنی پڑ رہی ہے"

جواب صفر علی شاہ کی جانب سے آیا تھا۔۔۔۔

"وہ اماں سائیں اور بابا سائیں میں نے لڑکی پسند کر لی ہے۔۔۔"

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ماں صدقے! ماں قربان ارے تو یہ بہت خوشی والی بات ہے۔۔ بتائو کون ہے، رہتی کہاں ہے،

کیسی ہے۔۔۔۔ جلدی بتائو میں آج ہی رشتہ لے کر جاؤں گی۔۔۔۔"

گلزار بیگم کی تودلی مراد بر آئی، انہیں نے آگے بڑھ کر اسکا ماتھا چومتے ہوئے ایک ہی سانس میں

انہوں نے اتنے سارے سوال پوچھ لئے۔۔۔۔

"ارے اماں سائیں سانس تو لیں سب بتاتا ہوں میں آپکو۔۔۔۔ میں نے خود اسے کل ہی دیکھا



یہ کہہ کر وہ ان کو موبائل میں تصویر دکھانے لگا۔۔۔۔۔

"ارے!!! زوہایہ تو۔۔۔ بڑی پیاری بچی ہے مجھے تو بہت پسند ہے۔۔۔ زوار کے دوست فائز کی

بہن مے یہ۔۔۔۔۔"

وہ اسے پہچانتی ہوئی بولیں۔۔۔۔۔

"بس ٹھیک ہے آج کا دن ہے تمہارے پاس گلزار۔۔۔ رشتہ لے جانے کی تیاری کر لو ہم کل ہی

جائیں گے رشتہ لے کر۔۔۔ انگوٹھی بھی خرید لینا ہم کل ہی پہنا کر آئیں گے اسے۔"

اب کی بار جواب صفدر علی شاہ کی جانب سے آیا تھا۔۔۔۔۔

"کیونکہ انکار کا جواز ہی نہیں۔۔۔ بلکہ وہ تو خود کو خوش قسمت جانیں گے۔ جب ان کو پتا چلے گا

کہ داور علی شاہ کے لئے ان کی بیٹی کو چنا گیا ہے۔۔۔۔۔"

یہ کہہ کر انہوں نے داور کو گلے لگا لیا۔۔۔

"زرینہ ارے زرینہ"

گلزار بیگم ملازمہ کو آواز دیتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

"جی بی بی جی"

زرینہ بوتل کے جن کی طرح نازل ہوئی۔

"جائو!!! اللہ ڈنو سے کہہ کر صدقے کے بکروں کا انتظام کروائو"

گلزار بیگم زرینہ کو ہدایت دیتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"جی بہتر"

یہ کہہ کر زرینہ وہاں سے چل دی۔۔۔۔

گلزار بیگم، داور علی شاہ اور صفدر علی شاہ اس وقت اظہار صاحب کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے

۔۔۔۔

اظہار صاحب اتنے بڑے لوگوں کی اپنے گھر میں موجودگی سے حیرت میں تھے۔۔۔۔۔  
حال احوال کے بعد اظہار صاحب بولے۔

"خیریت آپ لوگ ہمارے غریب خانے پر تشریف لائے"

"آج یہاں ہم کسی خاص مقصد سے آئے ہیں۔۔۔۔۔"

صفدر علی شاہ بولے۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com" جی کہیے"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"پہلے آپ اپنی بیٹی زوہا کو یہاں بلا لیں"

"زوہا کو!!! پر کیوں؟؟؟؟"

"دراصل ہم اسی کے بارے میں بات کرنے کے لئے آئیں"

"جائو نسرین زوہا کو بلاؤ"

اظہار صاحب نسرین بیگم سے بولے۔

"جی"

یہ ایک لفظ کہہ کر نسرین بیگم زوہا کو بلانے چلیں۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد زوہا نسرین بیگم کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔

وہ بلیو جینز کے اوپر پنک گھٹنوں سے اوپر آتی چھوٹی سی فراک پہنے ہوئی تھی اور ریڈ دوپٹہ گلے میں مفلر کی طرح لپٹا تھا۔۔۔۔۔

جہاں وہ اس عام سے حلیے میں بھی داور کے دل کے تار چھیڑ گئی تھی وہیں صفدر علی شاہ کو اس کی ڈریسنگ قدرے ناگوار گزری تھی۔

پروہ بیٹے کی وجہ سے خاموش رہنے پر مجبور تھے۔۔۔۔۔

"یہاں آؤ بیٹی میرے پاس بیٹھو"

گلزار بیگم اپنے اور صفدر علی شاہ کے درمیان اس کے لئے جگہ بناتی ہوئی بولیں۔۔۔۔۔

زوہانے ایک نظرهاں کو دیکھا اور ان کا مثبت اشارہ پا کر زوہان کے درمیان بیٹھ گئی۔۔۔۔

گلزار بیگم نے اس کے بیٹھنے کے بعد ڈبی سے ایک خوبصورت ہیرے کی انگوٹھی نکال کر زوہا کے بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں ڈال دی۔۔۔۔

ابھی وہ اور سامان دیتی کہ انوار صاحب کمرے میں داخل ہوئے اور آگے بڑھ کر صفدر صاحب اور داور سے مصافحہ کیا وہ داور کو فائز کی وجہ سے جانتے تھے بولے۔

"جی کہیے کیسے آنا ہوا۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"ہم اپنے بیٹے داور علی شاہ کے لئے آپکی بیٹی زوہا کا ہاتھ مانگنے آئے ہیں"

صفدر علی شاہ نے ان کے سروں پر بم پھوڑا۔۔۔۔

"پر ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا"

انوار صاحب بولے۔۔۔۔

"کیوں آخر کیا کمی ہے میرے بیٹے میں۔ ارے آپ کو تو خوش ہونا چاہیے کہ اتنے بڑے گھر سے  
آپ کی بیٹی کے لئے رشتہ آیا ہے"  
صفدر علی شاہ ایک دم جلال میں آئے۔۔۔۔۔

"بابا سائیں آرام سے"  
داور نے انہیں کہا۔۔۔ حالانکہ اسے خود اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

"پہلی بات تو یہ کہ ہم خاندان سے باہر رشتہ نہیں کرتے اور دوسری بات زوہا میرے بیٹے کے  
ساتھ منسوب ہے اور بہت جلد ہم انکا نکاح کرنے والے ہیں"  
انوار صاحب نے کہا۔۔۔۔۔  
<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"بس بابا سائیں چلیں"  
داور سے جب مزید سنا نہیں گیا تو وہ یہ کہہ کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔  
صفدر صاحب اپنے گارڈز کو داور کے پیچھے جانے کا اشارہ کر کے انوار صاحب کی جانب مڑے  
۔۔۔۔۔  
اور بولے۔

"آپ نے صفدر علی شاہ کے لاڈلے بیٹے کا دل دکھایا ہے۔۔۔ اس بیٹے کا جس کی ہر خواہش میں نے اس کے منہ سے نکلنے سے پہلے پوری کی ہے۔۔۔ آپ کو پچھتا نا پڑے گا۔ میں مجبور کر دوں گا آپ کو پچھتانے پر۔۔۔"

یہ کہہ کر وہ نکلنے لگے کہ پیچھے سے انوار صاحب کی آواز آئی۔۔۔

"رکیے"

اور پھر انہوں نے زوہا کی انگلی سے انگوٹھی اتاری اور بولے۔۔۔

"یہ انگوٹھی اور اپنا سامان لے جایئے"

وہ اس سامان جس میں مٹھائی کے ٹوکڑے اور تحائف شامل تھے کی طرف اشارہ کر کے بولے

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>۔۔۔۔

"ہم ایک دفعہ جو چیز دے دیں وہ واپس نہیں لیا کرتے۔۔۔ یہ ہمارے بیٹے کا صدقہ سمجھ کے ہم نے تمہیں دیا"

یہ کہہ کر صفدر علی شاہ بغیر پیچھے مڑے باہر نکل گئے۔۔۔ گلزار بیگم بھی ان کے پیچھے باہر نکل

گئیں۔۔۔۔

ان کے جانے کے بعد زوہا اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔  
 پیچھے سے اظہار صاحب سر پکڑ کر بیٹھ گئے اور پریشانی سے گویا ہوئے۔۔  
 "بھائی صاحب میرا دل بہت گھبرا رہا ہے بڑے لوگ ہیں کچھ بھی کر سکتے ہیں"

تو انوار صاحب ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولے۔۔۔  
 "پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں، تم بس زوہا اور فائز کے نکاح کی تیاریاں کرو۔۔۔۔ جب  
 نکاح ہو جائے تو کوئی کچھ نہیں کر پائے گا"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"پر بھائی صاحب کیا فائز مان جائے گا"  
 انہیں ایک اور فکر لاحق ہوئی۔۔۔

"اس بات کی ٹینشن نہ لو۔۔۔ اول تو فائز مان جائے گا اور اگر نہ مانا تو مائز ہے نا۔۔۔۔"

"شکریہ بھائی صاحب میرا اتنا ساتھ دینے کے لئے"



"شکریہ کی بات زوہامیری بھی بیٹی ہے۔۔۔ بس اب جلدی سے نکاح کی تیاری کرو۔۔۔ تاکہ وہ کچھ کرنے کی پوزیشن میں نہ رہیں"

"جی بہتر بھائی صاحب"

حویلی پہنچ کر وہ سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

گلزار بیگم نے اسے روکنا چاہا تو اس نے نہایت ہی سرد لہجے میں بولا۔۔۔۔  
"اماں سائیں مجھے کچھ وقت کے لئے اکیلا چھوڑ دیا جائے"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اسکا لہجہ سن کر گلزار بیگم کچھ بولنے کی ہمت ہی نہیں جوڑ پائیں اس نے پہلی بار کسی سے اس لہجے میں بات کی تھی۔۔۔۔

"شاہ جی کچھ کریں ورنہ میرا بچہ ٹوٹ جائے گا"

گلزار بیگم روتی ہوئی بولیں۔۔۔

"تم فکر مت کرو میں نے سوچ لیا ہے کہ مجھے کیا کرنا ہے۔۔۔ دو لہن تو وہ داور علی شاہ کی ہی بنے گی"

وہ کچھ سوچتے ہوئے بولے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان کے جس بیٹے نے کبھی کسی عورت کی طرف میلی نگاہ نہیں اٹھائی۔۔۔ اس نے اس لڑکی کی خواہش کی ہے تو وہ کس حد تک سنجیدہ ہوگا

---

کمرے آتے ہی اس نے اپنا ضبط کھودیا سب سے پہلے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے برینڈ ڈپر فیومز کو ہاتھ مار کر گرا دیا۔۔۔

جب اس سے بھی غصہ کم نہ ہوا تو ٹیبل پر رکھا واز اٹھا کر ڈریسنگ کے شیشے پر مارا ایک چھن سے شیشہ ٹوٹ کر نیچے بکھر گیا۔۔۔

اس کے بعد کمرے کی ساری چیزیں ایک ایک کر کے توڑنے کے وہ تھک کر نیچے زمین پر بیٹھ گیا بیڈ سے ٹیک لگا کر۔۔۔

کہ یکدم موبائل فون کی آواز نے کمرے کی خاموشی میں ارتعاش سا پیدا کر دیا۔۔۔

پہلے تو اس کا جی چاہا کہ فون نہ اٹھائے پر کچھ سوچ کر اس نے اٹھالیا۔۔۔

تو دوسری طرف اس کا دوست سجاو ل تھا جو کہ ایک عیاش و ڈیرا تھا۔۔۔  
دنیا کی ہر برائی موجود تھی اس میں۔۔۔ سجاو ل جیسے شخص کے ساتھ رہ کر بھی داوہر قسم کی  
برائی سے دور تھا۔۔۔

"بولو سجاو ل"  
داوہر بھاری آواز میں گویا ہوا۔۔۔

"خیریت داوہر آج ڈیرے پر نہیں آئے تم"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"ہاں وہ بس کچھ طبیعت اچھی نہیں تھی" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

"خیر ہے کونسا روگ لگ گیا میرے یار کو۔۔۔ ہمیں پتا چلے تو کچھ علاج کریں ہم"

"سجاو ل تیرے یار کے اس روگ کا کوئی علاج نہیں"

"آہ!! سمجھ گیا سمجھ گیا۔۔۔ عشق کا روگ لگا بیٹھا ہے میرا یار۔۔۔۔۔ یہ عشق کا نشہ تو جام خاص ہی  
سے اترے گا"

"سجاول اس سے نشہ اترے گا نہیں چڑھے گا"

"ارے ارے سائیں جیسے لوہا لوہے کو کاٹتا ہے ایسے ہی نشہ نشہ کو کاٹے گا"

"اگر ایسا ہے تو بھیج دے دو اسجاول"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"جو حکم سائیں ابھی بھجواتا ہوں۔۔۔ اعلیٰ اور نایاب قسم بھیجوں گا"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

یہ کہہ کر اس نے فون رکھ دیا۔۔۔۔۔

ابھی اسے فون رکھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ دروازہ بجا۔۔۔

"آ جاؤ"

اس نے اجازت دی۔۔۔۔

دروازہ کھلا اور اس کا ملازم خاص اندر آیا۔۔۔۔

"بولو"

اس نے اپنی لہورنگ آنکھیں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"سائیں یہ سجاول سائیں کی طرف سے تحفہ ہے ان کی ہدایت تھی کہ آپ کو ابھی پہنچایا جائے یہ اسی

لئے آگیا"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

اس نے ڈرتے وضاحت دی اصل میں وہ اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر ڈر گیا۔۔۔

یہ وہ داور تھا جس نے کبھی ملازموں سے غصے میں بات نہیں کی تھی۔۔۔۔۔  
<https://www.classicurdumaterial.com/>

سب ملازمین اپنے جان سے پیارے مالک کی یہ حالت دیکھ کر پریشان تھے۔۔۔۔۔

"کسی کو پتا تو نہیں چلا"

داور نے اپنی بھاری آواز میں پوچھا۔۔۔۔

"نہیں سائیں"

"ٹھیک ہے پتا چلنا بھی نہیں چاہیے"

بظاہر لہجہ عام سا تھا پر انداز بہت کچھ باور کرانے والا تھا۔۔۔۔۔

"جج۔۔۔۔۔ جی سائیں"

ملازم ہکلاتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

داور کے اشارہ کرنے پر وہ چلا گیا۔۔۔۔۔

داور نے ہاتھ بڑھا کر پیکٹ اٹھایا۔۔۔۔۔

اس میں سے بوتل نکالی اور ڈھکن کھول کر بوتل سیدھا منہ سے لگالی اور بغیر زائقے کی پرواہ کئے

پی گیا۔۔۔۔۔

آج پہلی دفعہ اس نے یہ حرام شے منہ کو لگائی۔۔۔

بس پھر کیا تھا اپنا درد کم کرنے کے چکر میں وہ جام پہ جام چڑھاتا مدہوش ہوتا گیا۔۔۔۔۔۔۔

-----

انوار صاحب نے فائز کو فون لگایا۔ دو تین بیلوں کے بعد فون اٹھالیا گیا۔۔۔

"بابا سب خیریت آپنے فون کیا"

فائز کی پریشان سی آواز اسپیکر میں ابھری کیونکہ انوار صاحب انتہائی ضرورت کے وقت ہی فائز کو فون کرتے تھے۔۔۔

"تم اسی ٹائم گھر پہنچو"

انوار صاحب بولے۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"پر بابا اس ٹائم تو میں ہاسپٹل میں ہوں سب خیریت؟؟؟؟"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ہاں تم گھر پہنچو پھر بات ہوتی ہے"

"ٹھیک ہے بابا میں آتا ہوں"

۔۔۔ پھر وہ چالیس منٹ کا راستہ بیس منٹ میں طے کر کے گھر پہنچا اور گھر میں داخل ہو کر

بھاگتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آیا۔۔۔

"ماما!!!! بابا کہاں ہیں"

اس نے عائِلہ بیگم سے پوچھا۔۔۔

"اپنے کمرے میں"

ان کا جواب سن کے انوار صاحب کے کمرے کی طرف آیا اور دستک دے کر اندر داخل ہوا

---

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ہاں آؤادھر بیٹھو۔۔"

پھر انہیں نے آج ہونے والی ساری بات اس کے گوش گزار دی۔۔۔

"ان کی ہمت کیسے ہوئی ہمارے گھر میں کھڑے ہو کر ہم ہی کو دھمکی دینے کی۔۔۔ چھوڑو نگا نہیں

میں انہیں۔"



فائز ساری بات سن کر ایک دم غصے میں آگیا۔۔۔

"فائز یہ ٹائم جوش سے نہیں حوش سے کام لینے کا ہے۔۔۔۔ اس لئے ہم نے طے کیا ہے ہم تمہارا اور زوہا کا نکاح کروادیں۔۔۔ بولو تمہیں منظور ہے؟؟؟"

"مم۔۔ میرا اور زوہا کا نکاح؟؟؟"

فائز کا سارا غصہ انوار صاحب کی یہ بات سن کر اتر گیا تھا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"نہیں نہیں میں راضی ہوں"

فائز جلدی سے بولا۔۔۔ فائز کی جلد بازی دیکھ کر ان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی جسے وہ رخ موڑ کر چھپا گئے اور بولے۔۔۔  
"ٹھیک ہے اب تم جاؤ"

-----

انوار صاحب اور اظہار صاحب دونوں اس وقت زوہا کے کمرے میں اس سے بات کرنے کے لئے موجود تھے۔۔۔

"زوہا بیٹا جو بات میں اس وقت تم سے کرنے جا رہا ہوں وہ غور سے سننا۔۔ اور مجھے یقین ہے کہ تم میرا مان رکھو گی"

اظہار صاحب کی بات پر زوہا کا دل یکدم بہت زور سے دھڑکا۔۔

پر وہ خود کو کمپوز کرتی ہوئی بولی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"بابا آپ کو جو بات کرنی ہے کھل کر کریں"۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"بیٹا جس طرح کے حالات ہیں ان کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے ایک فیصلہ لیا ہے کہ تمہارا اور فائز کا نکاح کر دیا جائے"

"پر بابا میں ابھی پڑھنا چاہتی ہوں"

"ابھی صرف نکاح ہو گا رخصتی نہیں۔۔۔ اور تمہاری پڑھائی پر کوئی پابندی نہیں ہوگی اس بات کی میں ضمانت دیتا ہوں"

جواب انوار صاحب کی جانب سے آیا۔۔۔

"پر بڑے بابا کیا نکاح کرنا ضروری ہے؟؟؟؟"

"بیٹا حالات کا تقاضا ہی یہی ہے"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس کی بات پر خوش ہو کر دونوں نے باری باری اسے گلے لگا کر پیار دیا۔۔۔

اظہار صاحب بولے

"مجھے پتا تھا میری بیٹی میری بات سے اختلاف کر ہی نہیں سکتی۔۔۔"

-----

گلزار بیگم اس وقت داور کے کمرے کے دروازے کے باہر کھڑی تھیں۔۔۔۔

ساتھ میں ملازمہ ہاتھ میں کھانے کی ٹرے لئے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

داور دوپہر میں وہاں سے آنے کے بعد سے کمرے میں بند تھا اور اب رات ہونے کو آئی تھی

۔۔۔۔

گلزار بیگم جب اس کے باہر نکلنے کا انتظار کر کے تھک گئیں تو دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کے لئے کھانا لے کر آئی تھی۔۔۔

پر اب کئی بار کی دستک کے بعد بھی جب دروازہ نہ کھلا تو ان کو تشویش ہونے لگی۔۔۔

انہوں نے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر گھمایا تو وہ ان لاک ہونے کی وجہ سے کھلتا چلا گیا۔۔۔

انہوں نے قدم اندر کی جانب بڑھائے تو انکا دل دہل گیا۔۔۔ پورے کمرے میں سامان اور

ٹوٹے ہوئے کانچ کی کرچیاں بکھری ہوئی تھیں۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

پر انہیں داور کہیں نظر نہیں آیا۔۔۔

وہ کانچ سے بچتی بچاتی آگے بڑھیں تو بیڈ کے دوسری جانب کا منظر دیکھ ان کا اوپر کا سانس اوپر

اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔

بے ساختہ انکا ہاتھ ان کے دل پر رکھا گیا۔۔

وہاں پر داور نیچے زمین پر حوش و حواس سے بیگانہ پڑا تھا۔۔۔ اور ساتھ ہی خالی بوتلوں کا ڈھیر پڑا

تھا۔۔۔

"داااااا اورررر"

وہ چیخ مار کر اس کی جانب بڑھیں اور اس کا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیا اور اسے پکارنے لگیں

---

پر اگر وہ حوش میں ہوتا تو جواب دیتا ناں۔۔

"زرینہ جانو شاہ جی کو بلاؤ۔۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

زرینہ جلدی سے بھاگ کر صفدر علی شاہ کے پاس گئی اور بولی۔۔

"بڑے سائیں وہ دیکھیں آ کر چھوٹے سائیں کو پتا نہیں کیا ہو گیا ہے"

زرینہ کی بات سن کر وہ بھاگ کر داور کے کمرے میں آئے۔۔۔ وہاں کی حالت دیکھ کر انہیں لگا

جیسے کسی نے انکا دل مٹھی

میں لے کر مسل دیا ہو وہ داور کی جانب بڑھے۔۔۔

"اللہ ڈنو کو بلاؤ"

صفدر علی شاہ چلائے۔۔۔

اللہ ڈنو اور دو تین اور ملازموں کی مدد سے اسے گاڑی میں ڈال کر اسپتال لے کر آئے کہ داور  
جیسے مرد کو اٹھانا دو لوگوں کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔

پوری شاہ فیملی اس وقت آئی۔ سی۔ یو کہ باہر موجود تھی۔ زوار گلزار بیگم کو بازوؤں کے حلقے میں  
لئے بیٹھا تسلی دے رہا تھا۔۔۔  
نجمہ بیگم مشعل کو سینے سے لگائے خود بھی رونے میں مصروف تھیں۔۔۔

صفدر علی شاہ ایک جانب پڑ مردہ سے کھڑے تھے۔۔۔  
پہلی دفعہ ہی میں اس کے اس قدر زیادہ پینے کی وجہ سے اس کی حالت بگڑ گئی تھی۔۔۔

ڈاکٹر اس کا معدہ واش کر رہے تھے۔۔۔  
ڈاکٹر نے اگلے چوبیس گھنٹے انتہائی اہم قرار دیئے تھے اگر ان چوبیس گھنٹوں میں اسے ہوش آ گیا تو  
ٹھیک ہے ورنہ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔۔۔

ابھی وہ سب دعائوں میں مشغول تھے کہ ایک دم آئی۔ سی۔ یو کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر صاحب باہر  
نکلے۔۔۔

صفدر علی شاہ ان کی طرف لپکے اور داور کی حالت کے بارے میں پوچھا۔۔۔

"دیکھیے ابھی کچھ بھی کہنا قبل از وقت ہو گا۔۔ پیشنٹ کی حالت انتہائی نازک ہے۔۔ ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں آپ بھی دعائیں جاری رکھیں"

ڈاکٹر تسلی دیتے ہوئے بولے۔۔۔

"میرے بیٹے کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔ تمہیں پیسے چاہیے لے لو۔۔ پر!!! اگر میرے بیٹے کو کچھ ہونا تو تمہارا پورا ہسپتال تباہ کر دوں گا میں"

صفدر صاحب نے ڈاکٹر کا گریبان دبوچا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
 زوار نے آگے بڑھ کر انہیں ڈاکٹر سے دور کیا اور انہیں جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تایا سائیں کیوں پریشان ہوتے ہیں۔۔ داور بھائی کو کچھ نہیں ہو گا۔۔ پورا گاؤں ان کے لئے دعائوں میں مشغول ہے۔۔ ارے جس انسان کے ساتھ اتنی دعائیں ہوں اسے بھلا کچھ ہو سکتا ہے"

"میں ان لوگوں کو بالکل نہیں چھوڑوں گا جن کی وجہ سے میرا بیٹا اس حال میں پہنچا ہے" صفدر شاہ



دل میں مصمم ارادہ کرتے ہوئے سوچا۔۔۔۔

-----

زوہا کے گھر میں نکاح کی تیاریاں زور و شور سے کی جا رہی تھیں۔۔۔  
رمشا کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا آخر کو اس کی عزیز از جان دوست اور کزن اس کی بھابھی  
بننے والی تھی۔۔۔

گھر میں سب ہی مطمئن تھے سوائے زوہا کے جس نے اظہار صاحب کی وجہ سے ہاں تو کر دی تھی  
پر وہ مطمئن نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔

اس کی چھٹی حس اشارہ کر رہی تھی کہ کچھ غلط ہونے والا ہے پر وہ سب کے مطمئن چہرے دیکھ کر  
اپنی ساری سوچوں کو ذہن سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

نکاح ایک ہفتے بعد ہونا قرار پایا تھا۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

رمشا زوہا کو بلانے آئی تھی وہ نکاح کا ڈریس لانے جا رہی تھی۔۔۔ تو عائکہ بیگم بولی زوہا کو بلا لو وہ  
اپنی مرضی کالے لے گی۔۔۔۔

"رمشا تم جا کر لے آؤ ہماری پسند کون سی الگ ہے"

"زوہا کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔ تم تو ہمیشہ شاپنگ کے لئے ریڈی ہوتی ہو پھر آج کیا ہو گیا ہے"



تمہیں۔۔۔ تم خوش تو ہونا۔۔۔"

"رمشا ایسی کوئی بات نہیں ہے تم غلط سوچ رہی ہو۔۔۔ میری بس طبیعت کچھ ٹھیک نہیں"

"کیوں کیا ہوا تمہاری طبیعت کو اچھی بھلی تو بیٹھی ہو"

رمشا اسکا ماتھا چھوتی ہوئی بولی۔۔۔

"ہاں وہ سر میں درد ہے مجھے"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"تم اٹھو!!! شاپنگ کر کے تمہارا سر کا درد خود ہی غائب ہو جائے گا"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

رمشا زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھاتی ہوئی بولی۔۔۔

"اچھا!!! چھوڑو چل رہی ہوں میں"

زوہا ہار مانتی ہوئی بولی۔۔۔

بائیس گھنٹے ہونے کو آئے تھے پرداور کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا اب تو ڈاکٹر زبھی مایوس ہو رہے تھے داور کی حالت کو دیکھ۔۔۔

مشعل پر یزروم میں جائے نماز پر بیٹھی اپنے بھائی کی زندگی کی دعائوں میں مشغول تھی۔۔۔  
گلزار اور نجمہ بیگم آئی۔ سی۔ یو کے باہر تسبیحات میں مشغول تھیں۔۔۔  
گلزار بیگم کی آنکھیں ایک منٹ کے لئے بھی خشک نہیں ہوئی تھیں۔۔۔  
زوار صدقہ کرنے گیا ہوا تھا۔۔۔

جبکہ صفدر علی شاہ ایک کونے میں کھڑے کسی سے فون پر مصروف تھے۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
"ہاں بولو کیا رپورٹ ہے"

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)  
صفدر علی شاہ نے پوچھا۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"سران کے گھر میں نکاح کی تیاریاں چل رہی ہیں ایک ہفتے بعد نکاح ہے اور وہ لڑکی ابھی خریداری کے لئے نکلی ہے اگر آپ حکم کر۔۔۔۔۔۔۔"

"نہیں لڑکی کو کچھ نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔ آگے کیا کرنا ہے یہ ہم تمہیں بتا دیں گے۔۔۔ بس تم آنکھیں اور کان کھلے رکھو"

صفدر علی شاہ اس کی بات کاٹ کر بولے۔۔۔۔

"جی بہتر"

میرے بیٹے کو اس حال میں پہنچا کر خود اپنے گھر میں شہنایاں بجا رہے ہیں۔۔۔ چھوڑو نگا نہیں تباہ  
کردو نگا۔۔۔۔

فون رکھ کر وہ دل ہی دل میں بولے

<https://www.classicurdumaterial.com/>

-----  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

چوبیس گھنٹے ختم ہونے میں آدھا گھنٹا باقی تھا کہ نرس ان کے لئے زندگی کی نوید لے کر آئی  
"آپ کے پیشینٹ کو ہوش آگیا ہے"

"یا اللہ تیرا شکر ہے"

سب کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔۔۔

گلزار بیگم نے اپنے ہاتھ سے ایک قیمتی انگوٹھی اتاری اور نرس کو دیتے ہوئے بولیں۔۔۔۔  
 "تم نے اتنی مبارک خبر ہمیں سنائی ہے۔۔ یہ تمہارا انعام ہے"

نرس نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ گلزار بیگم بولیں۔۔۔۔  
 "بیٹا منع مت کرنا۔۔ ایک ماں کا پیار سمجھ کر رکھ لو"  
 وہ اسے زبردستی انگوٹھی پکڑاتی ہوئی بولیں۔۔۔۔  
 "کیا ہم مل سکتے ہیں اسے"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"جی ہم انہیں روم میں شفٹ کر رہے ہیں۔۔ پھر آپ مل سکتے ہیں"  
 نرس یہ کہہ کر چل دی۔۔۔۔

"میں ذرا شکرانے کے نفل ادا کر لوں اور مشعل کو بھی خوشخبری سنا دوں"  
 گلزار بیگم یہ کہہ کر پریز روم کی طرف چلی گئیں۔۔۔۔۔

-----

"آپکے پیشینٹ کوروم میں شفٹ کر دیا گیا ہے۔۔۔ آپ اب مل سکتے ہیں انہیں"

نرس نے انہیں اطلاع دی۔۔۔

وہ سب داور کے کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔

گلزار بیگم نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹا۔۔۔

کیونکہ سامنے لیٹا ہوا داور کہیں سے بھی وہ داور نہیں لگ رہا تھا جو دودن پہلے انہیں اپنی پسند سے

آگاہ کر رہا تھا۔۔۔ کیسی چمک تھی اسکے چہرے پر۔۔۔

اور اب وہ دودن میں ہی صدیوں کا بیمار لگ رہا تھا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"داور میرے شیر"

صفدر صاحب نے اسے پکارا۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ان کی آواز سن کر اس کی پلکوں میں جنبش ہوئی اور دھیرے دھیرے اس نے اپنی آنکھیں کھولی

اور سامنے کھڑے صفدر صاحب کو دیکھ کر مسکرایا۔۔۔

پر وہ باپ تھے ناں اس کی مسکراہٹ میں چھپا درد پہچان گئے۔۔۔

"داور میرے بچے میری جان"

گلزار بیگم اسکی جانب بڑھی۔۔۔

ان کو دیکھ کر اس نے بیٹھنا چاہا پر اس سے بیٹھنا نہ گیا تو آگے بڑھ کر زوار نے اسے سہارا دے کر بٹھایا۔۔۔

گلزار بیگم اس کے پاس بیٹھیں اور اسکا ہاتھ چوم کر بولیں۔۔۔۔۔  
 "داور تجھے اپنی بوڑھی ماں کا ایک دفعہ بھی خیال نہ آیا۔۔۔ کیا اس کی دودن کی محبت ہماری برسوں کی محبت پر غالب آگئی۔۔۔"

"اماں سائیں معاف کر دیں مجھے میں ہوش میں نہیں تھا۔۔۔ مجھے تو حرام حلال کا فرق بھی بھول گیا تھا۔۔۔ اب میں اپنے خدا کو کیا منہ دکھائوں گا۔۔۔"  
 "داور ان کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے سر جھکا کر رو دیا۔۔۔ شاید اپنی بتیس سالہ زندگی میں ہوش سنبھالنے کے بعد پہلی مرتبہ رویا تھا۔۔۔"

"نہیں میرے لعل تیری کوئی غلطی نہیں تو دل پر نہ لے۔۔۔ وہ اللہ بہت بڑا ہے وہ سب کو معاف کر دیتا ہے"  
 وہ اس کے ہاتھ کھولتے ہوئے بولیں۔۔۔

صفر صاحب نے آگے بڑھ کر داور کو سینے سے لگایا اور اس کی پیٹھ تھپکتے ہوئے بولے۔۔  
 "میرے شیر سب ٹھیک ہو جائے گا تو فکر مت کر"

"میں ٹھیک ہوں بابا سائیں"

وہ ان سے الگ ہوتا ہوا امنہ صاف کرتا ہوا بولا۔۔۔  
 پھر اس کی نظر ایک کونے میں کھڑی روتی ہوئی مشعل پر پڑی۔۔۔  
 "کیا ہو امیری چڑیل نہیں ملے گی کیا مجھ سے"

تو مشعل ایک دم سے اس کے سینے سے لگ گئی اور تیز تیز رونے لگی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ارے چڑیل ابھی زندہ ہوں میں خاموش ہو جاؤ"

اور اسے خود سے الگ کر کے اسکے آنسو صاف کئے

"دیکھو بالکل ٹھیک ہوں میں اگر تم اور روئی نہ تو زوار مجھ سے ناراض ہو جائے گا کہ میں تمہیں رلا  
 رہا ہوں"

اس نے ایک نظر زوار کو دیکھا جو اسی کی جانب دیکھ رہا تھا اور شرما کر سر جھکا کے روتے روتے

مسکرا دی۔۔۔۔

"ہاں وہ ایسا ہی تھا خود تکلیف میں ہوتے ہوئے بھی روتوں کو ہنسانے والا۔۔۔۔"

سُدھ بُدھ اپنی

گنوا بیٹھا ہوں

اُلٹ سُلٹ میں جیون

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial> سانس کی ڈور زور لگائے

جیون میرا روز گھٹائے

اکھیاں جو پونچھوں

اکھیاں پھر بھر آئیں

من گھومت گھامت



پھر بھید یہ پائے

تم بن میرا من گھبرائے

پیٹا تو مورے جی کو بھائے !!!

Copied

داور کو دودن بعد ہسپتال سے چھٹی مل گئی تھی اور آج وہ دودن بعد گھر آ رہا تھا۔۔۔

زوار اور صفدر صاحب داور کے ساتھ تھے باقی سب کو انہوں نے پہلے ہی گھر روانہ کر دیا تھا۔۔۔

گلزار بیگم داور کا کمرہ اپنی سرپرستی میں صاف کروا رہیں تھیں۔ ان دودنوں میں صفدر صاحب

نے اس کے کمرے کو بالکل پہلے جیسا کروا دیا تھا۔۔۔

مشعل اس کے لئے پرہیزی کھانا بنوا رہی تھی۔۔۔

اسی اثناء میں میں گاڑی کا ہارن بجا دینوں اپنے اپنے کام چھوڑ کر باہر کی جانب بھاگی۔۔۔

داور، زوار کے سہارے چلتے ہوئے حویلی کے اندر داخل ہو رہا تھا۔۔۔

"زوار!!! داور کو اس کے کمرے میں لے جائو"

صفدر صاحب زوار سے بولے۔۔۔

"جی تیا جان"

یہ کہہ کر زوار داور کو لئے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ کمرے میں پہنچ کر زوار نے اسے بیڈ  
کرائون سے ٹیک لگا کر بیٹھا دیا اور بولا۔۔۔

"بھائی آپ ایسے تو نہ تھے۔۔ ایک لڑکی کے لئے آپ نے اپنا یہ حال کر لیا"

"یار تجھے بن مانگے تیری محبت مل گئی ناں اسی لئے ایسا بول رہا ہے۔۔۔ مجھے تو ایک دن نہیں ہوا  
تھا محبت ہوئے کہ مجھے پتا لگا کہ میری محبت تو میری ہے ہی نہیں"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کسی اور کی!!! مطلب؟؟؟"

"اس کی بات فائز سے طے تھی"

"فائز سے؟؟؟ پر فائز نے تو مجھے کبھی نہیں بتایا حالانکہ ہم تو اپنی ہر بات ایک دوسرے سے شیئر  
کرتے تھے"

"نکاح ہے دو دن بعد انکا" داور کو اسکے ملازم خاص سے پتا چلا تھا۔۔۔

"مطلب اس نے زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ لے لیا اور مجھے بتایا بھی نہیں"  
زوار دکھ سے بولا۔۔۔

"اچھا تم دکھی نہ ہو اور کام کیسا چل رہا ہے؟؟؟" پھر وہ کاروباری باتوں میں مشغول ہو گئے۔۔۔

اندر داخل ہوتے ہوئے صفدر صاحب کے قدم ان کی باتوں نے روک لئے۔۔۔ یعنی ان  
لوگوں نے غلط بیانی کی ہم سے۔۔۔ اس کے بعد وہ کسی کو فون لگا کر ہدایت کرنے لگے۔۔۔  
-----

نکاح کی تیاریوں میں یہ ہفتہ پر لگا کر اڑ گیا۔۔۔ اور آج نکاح کا دن بھی آ گیا۔۔۔  
ٹائم کم ہونے کی وجہ سے کارڈ کے بجائے موبائل کا استعمال کیا گیا تھا سب کو دعوت دینے کے لئے

---

جس کو بھی دعوت کی کال کی گئی اسی نے سو طرح کے سوال کئے اتنی جلدی نکاح رکھنے پر۔ وہ

عاجز آگئے تھے لوگوں کے سوال جواب سے۔۔۔۔

زوہا کو دوبارہ گھر سے باہر نکلنے نہیں دیا گیا، بیوٹیشن کو بھی گھر ہی بلایا گیا تھا صفر صاحب کی دھمکی کی کال کی وجہ سے۔۔۔۔

(دو دن پہلے)

اظہار صاحب کو ایک انجان نمبر سے کال موصول ہوئی۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ہیلو!!! کون"۔۔۔

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ارے اتنی جلدی بھول گئے ہمیں آپ۔۔۔ ابھی تو آپ کی طرف ہمارے بہت سے حساب

باقی ہیں"

"صفر علی شاہ"

اظہار صاحب کے منہ سے بس اتنا ہی نکلا۔۔۔۔

"ارے آپکا حافظہ تو بہت اچھا ہے جی میں صفدر علی شاہ"

"کیوں فون کیا آپ نے۔۔۔ جب ہم آپ کو جواب دے چکے"

"صرف اتنا بتانے کے لئے کہ دو لہن تو آپکی بیٹی میرے ہی بیٹے کی بنے گی۔۔۔ اب یہ آپ پر

منحصر ہے کہ آپ کیسے بناتے ہیں۔۔۔ عزت سے یا پھر۔۔۔۔۔"

صفدر صاحب نے بات ادھوری چھوڑی۔۔۔

"دیکھیں میں اپنی بیٹی کے بارے میں کسی بھی طرح کا فیصلہ لینے کا اہل ہوں آپ مجھے ایسے دھمکا نہیں سکتے"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"میں دھمکا نہیں رہا سمجھا رہا ہوں آپکو۔۔۔۔۔ سمجھ جائیں تو ٹھیک ورنہ انجام کے ذمہ دار آپ خود ہونگے"

یہ کہہ کر صفدر صاحب نے کال کاٹ دی۔۔۔۔۔

اظہار صاحب سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔۔۔۔۔ انوار صاحب جو اظہار صاحب کے پاس کسی کام سے

آ رہے تھے۔۔

انہیں یوں سر پکڑے بیٹھے دیکھ کر تشویش سے ان کی جانب بڑھے۔۔

"اظہار خیریت اس طرح سر پکڑے کیوں بیٹھے ہو؟؟؟"

"بھائی صاحب وہ۔۔۔۔" اور انہوں نے صفر صاحب سے ہونے والی ساری گفتگو ان کے گوش

گزار دی۔۔۔

"بھائی صاحب انہوں نے صاف الفاظ میں دھمکی دی ہے اب کیا ہو گا میرا دل بہت گھبرا رہا ہے

"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

اظہار صاحب پریشانی سے گویا ہوئے۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تم فکر مت کرو۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ بس تم نکاح تک زوہا کو گھر سے باہر مت نکلنے دو"

"ہمممم صحیح ہے"

(حال)

دن کے بارہ بجے کا وقت تھا۔۔۔ فائز اپنے کمرے میں لیٹا ہوا تھا۔۔

نکاح عصر کے بعد ہونا طے پایا تھا۔۔۔

وہ زوار کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔ جو بھی تھا وہ اسکا بچپن کا ساتھی تھا۔۔

اس نے کب سوچا تھا کہ اپنی زندگی کے اتنے بڑے دن پر وہ اسے نہیں بلائے گا۔۔

وہ دونوں اکثر پلاننگ کیا کرتے تھے کہ ایک دوسرے کی شادی پر وہ کیا کریں گے کیسے کپڑے

بنوائیں گے۔۔۔ پر داور کی وجہ سے کیا ہو گیا تھا۔ اس نے ہمیشہ داور کو ایک بڑے بھائی کی طرح

عزت دی اور آج اسکی وجہ سے ہی وہ اپنے سب سے اچھے دوست سے دور تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"نجانے کیوں انسان اپنی پلاننگ میں اسے کیوں بھول جاتا ہے۔۔۔ وہ جو اوپر بیٹھا انسان کے پیدا

ہونے سے پہلے ہی اس کی تقدیر لکھ دیتا ہے اور بے شک وہ جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے"

وہ ذہن سے ساری سوچیں جھٹک کر زوہا کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔

وہ ابھی انہی خیالوں میں کھویا ہوا تھا کہ اس کے فون کی گھنٹی بجی اس نے چونک کر فون کی جانب

دیکھا۔۔۔

اس نے موبائل ہاتھ میں اٹھایا تو پتا چلا کہ ہو سپٹل سے فون ہے۔۔۔

اس نے سلائیڈ کو ٹچ کر کے فون کان سے لگایا تو اسے ایمر جنسی کی اطلاع دی۔۔۔۔  
 "میں آرہا ہوں"

یہ الفاظ کہہ کر اس نے فون کاٹ دیا۔۔۔

اور اٹھ کر الماری سے کپڑے نکالتا ہوا چینج کرنے چلا گیا۔۔۔

چینج کر کے اس نے اپنا ضروری سامان اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل کر عائکہ بیگم کے پاس آیا اور انہیں ایمر جنسی کا بتایا اور جلدی آنے کا کہہ کر سیڑھیاں اتر کر باہر نکل گیا۔۔۔

دور صبح سے کمرے میں بند اپنی محبت کے کسی اور کا ہو جانے کا دکھ منارہا تھا۔  
 وہ یہ جاننے کے بعد بھی کہ وہ آج ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اسکی دسترس سے چلی جائے گی وہ کچھ نہیں کر پارہا تھا۔

اپنے ہاتھ اسے بندھے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔

ملازمہ دوبار اسکا دروازہ کھٹکھٹا چکی تھی ناشتے کے لئے پر اس نے منع کر دیا تھا۔۔۔

اور دوبارہ اسے ڈسٹرب کرنے سے منع کیا تھا۔۔۔

اب تیسری مرتبہ اسکا دروازہ بج رہا تھا وہ جھنجھلا کر اٹھا اور جا کر دروازہ کھولتے ہی بولنا شروع کر دیا

۔۔۔



"منع بھی کیا تھا۔۔۔۔۔"

کہ گلزار بیگم کو دیکھ کر اس کی چلتی زبان کو بریک لگا۔۔۔۔۔

"ارے اماں سائیں آپ!!! آئیے ناں۔۔۔۔۔"

وہ انہیں تھام کر صوفے تک لایا اور انہیں صوفے پر بٹھا کر خود نیچے زمیں پر بیٹھ کر ان کی گود میں سر رکھ لیا۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
"داور میں بہت ڈر چکی ہوں۔۔۔ اس لئے تمہیں دیکھنے کے لئے آگئی۔۔۔ داور تمہیں میری قسم ہے دوبارہ ایسا مت کرنا ورنہ اب میں سہہ نہیں پائوں گی"  
<https://www.facebook.com/classicurdumaterial/>

"مجھے معاف کر دیں مجھے۔۔۔ بہت دکھ دیئے ہیں ناں میں نے آپکو۔۔۔"

وہ ان کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

"نہیں ایسا نہیں بول۔۔۔ تکلیف ہوتی ہے مجھے۔۔۔ بھلا میں ناراض ہو سکتی ہوں اپنی جان سے"

وہ اس کے ہاتھ کھول کر اپنے ساتھ بٹھاتی ہوئی بولیں۔۔ "بس اب بھول جا اسے اور پہلے جیسا ہو جا اپنی ماں کے لئے، اپنی بہن کے لئے، اپنے بابا سائیں کے لئے وہ بھی تیرے لئے بہت پریشان ہیں"

"اماں سائیں آج کا دن بس آج کا دن مجھے اپنی محبت کے بچھڑنے کا سوگ منانے دیجئے۔۔ آج وہ ہمیشہ کے لیے کسی اور کی ہونے جا رہی ہے۔۔ مجھے اپنے دل کو سمجھانے کا موقع دے دیجئے"

وہ ان کے کندھے پر سر رکھ کر بولا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"وہ کوئی آخری لڑکی تھوڑی تھی۔۔ میں اپنے چاند کے لئے خود دو لہن ڈھونڈوں گی اور تیری ایک نہیں سنوں گی۔۔"

"اماں سائیں کیوں کسی معصوم کی زندگی برباد کریں گی اسے مجھ جیسے انسان کے ساتھ باندھ کر۔۔ میرے پاس اب کچھ نہیں بچا کسی کو دینے کے لئے کچھ نہیں۔۔۔"

گلزار بیگم کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں تھا وہ اسے سینے سے لگا کر رو دیں۔۔۔۔۔

-----

زوہا کو بیوٹیشن ریڈی کر کے جاچکی تھی۔۔۔

ریڈ اور اسکن کلر کی فراک میں وہ غضب ڈھارہی تھی۔۔۔۔۔ چہرے پر چھائی سوگواریت نے اس کے حسن کو اور زیادہ نکھار بخشا تھا۔۔۔

وہ کہتے ہیں ناں حسن سوگوار ہو تو زیادہ حسین لگتا ہے۔۔۔۔۔ عصر ہونے میں آدھا گھنٹہ تھا اور فائز کا کچھ اتنا پتا نہ تھا۔۔۔

انوار صاحب بیگم پر برس رہے تھے کہ انہوں نے فائز کو جانے ہی کیوں دیا۔۔۔۔۔  
"جب تمہیں منع کیا تھا فائز کو باہر بھیجنے سے تو تم نے کیوں جانے دیا"

https://www.classicurdumaterial.com/  
Support@classicurdumaterial.com  
"وہ ہاسپٹل میں ایمر جنسی ہو گئی تھی وہ آدھے گھنٹے کا کہہ کر گیا تھا۔۔۔۔۔"  
عائلہ بیگم نے اپنی صفائی پیش کی۔۔۔۔۔  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"یا خدا!!! کہاں ڈھونڈوں میں اسے۔۔۔ فون بھی بند آرہا ہے اسکا۔۔۔ اب تو مہمان بھی آنے لگے ہیں"

"بھائی صاحب اس کے ہاسپٹل پتا کروالیں۔"

"ہاں مائز کو بلوائو وہ جا کر پتا کر آئے گا۔۔۔"

پھر انہوں نے مائز کو ہاسپٹل بھیج دیا فائز کا پتا کرنے کے لئے۔۔۔ ابھی وہ سب بیٹھے تھے کہ اظہار کا فون تھا۔۔۔

"صفر علی شاہ کا فون ہے"

اظہار صاحب بولے

"فون اٹھائو اور اسپیکر پر ڈالو"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

انوار صاحب نے ہدایت دی۔۔۔

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ہیلو۔۔۔ اب فون کرنے کا مقصد؟؟؟"

اظہار صاحب فون اٹھا کر بولے۔۔۔

"ہم نے سمجھایا تھا تمہیں کہ ہم اپنے کی کوئی بیٹے کی کوئی بات نہیں ٹالتے۔۔۔ تمہاری بیٹی ہمارے ہی بیٹے کی دولہن بنے گی۔۔۔ پر بات تمہاری سمجھ میں نہیں آئی۔۔۔ اب انجام کے ذمہ دار خود ہو گے۔۔۔۔۔ ویسے سنا ہے تمہارا بیٹا اپنے نکاح سے بھاگ گیا۔۔۔"

"دیکھیں آپ لوگ فائز کو کچھ نہ کہیں۔۔۔ اسے چھوڑ دیں۔۔۔ آپ جیسا چاہیں گے ویسا ہی ہو گا"

"ہو گا گا تو وہی جیسا ہم چاہیں گے۔۔۔ پر تھوڑا سبق سکھانا تو بنتا ہے ناں"

"پلیز میرے بیٹے کو چھوڑ دیں اسے کچھ نہ کریں"

اب کی بار عائکہ بیگم روتی ہوئی بولیں۔۔۔

"معاف کیجئے گا بھابھی پر جو چوٹ آپ لوگوں نے میرے بیٹے کو پہنچائی تھی اسکا تھوڑا تو بدلہ بنتا ہے ناں۔۔۔ اور کچھ بھیج رہا ہوں آپکے موبائل پر دیکھ لیجئے گا ہماری طرف سے تحفہ ہے آپکے لئے"

یہ کہہ کر انہوں نے فون کاٹ دیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ان کا فون بجا۔۔۔ دیکھا تو کچھ تصویریں تھیں انہیں کھولا تو جو انہیں دیکھنے کو ملا اسے دیکھ کر انہیں حیرت کا جھٹکا لگا اور فون انکے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گرا۔۔۔

-----

انوار صاحب نے آگے بڑھ کے موبائل لیا تو ان کا بھی وہی حال ہوا۔۔۔

"ایسا کیا ہے اس میں دکھائیں مجھے"

عائلہ بیگم نے ان کے ہاتھ سے موبائل لیا تو دیکھا اسکرین پر زوہا اور داور کی تصویر تھی جس میں داور نے زوہا کے سامنے ہاتھ کیا ہوا تھا اس کا ہاتھ تھامنے کے لئے۔۔۔

اصل میں یہ تصویر مشعل کی منگنی کی تھی جس میں داور نے مشعل کے آگے ہاتھ بڑھایا ہوا تھا۔۔۔ پر زوہا مشعل کے ساتھ کھڑی ہوئی تھی اور تصویر میں مشعل کو اس طرح کروپ کیا گیا تھا کہ لگ رہا تھا داور زوہا کا ہاتھ تھام رہا ہے۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"زوہا ایسی نکلے گی میں تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔ بھائی صاحب آپ ایک دفعہ اپنی بیٹی سے پوچھ تو لیتے وہ کیا چاہتی۔۔۔ اس کی وجہ سے آج میرا بیٹا مشکل میں آگیا۔۔۔ اگر میرے بیٹے کو کچھ ہونا تو میں آپ میں سے کسی کو معاف نہیں کرواگی سن لیں آپ"

عائلہ بیگم یہ کہہ کر وہاں سے نکل گئیں۔۔۔

لاکھ وہ زوہا کو اپنی بیٹی سمجھ لیں پر اپنی جوان اولاد کو مشکل میں دیکھ کر خود غرض ہو ہی گئیں

-----

"اب جو ہونا تھا ہو گیا تم سنبھالو خود کو اور صفدر علی شاہ کو بات کر کے جتنی جلدی ہو سکے زوہا کی شادی داور سے کروادو اگر اپنی بچی کچھی عزت بچانی ہے تو۔۔۔ میں ذرا مہمانوں کو دیکھوں جا کر"

انکا اپنا بیٹا غائب تھا اور نجانے کس حال میں تھا۔۔۔ مگر وہ اپنی فکر کو سینے میں دبائے بھائی کا ساتھ دے رہے تھے۔۔۔

پھر جیسے تیسے بہانہ کر کے انہوں نے مہمانوں کو رخصت کیا۔۔۔

نسرین بیگم اور عائلہ بیگم دونوں کا رو رو کر برا حال تھا۔۔۔ دونوں ہی اپنی اپنی اولاد کے غم میں نڈھال تھیں۔۔۔

فائز ابھی تک گھر نہیں آیا تھا۔۔۔

مائز کو بھی انوار صاحب نے ساری صورت حال بتا کر گھر واپس بلا لیا تھا۔۔۔

اظہار صاحب زوہا کے کمرے میں داخل ہوئے اور رمشا جو زوہا سے باتیں کر رہی تھی اور آج ہونے والے سارے واقعے سے لاعلم تھی اس کو مخاطب کر کے سر دلچے میں بولے۔۔۔

"رمشا مجھے زوہا سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے"



رمشاں کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے بولی

"اچھا زوہا میں آتی ہوں"

یہ کہہ کر وہ باہر چلی گئی۔۔

پروہ اپنے ہمیشہ ہنسنے مسکرانے والے چچا کا یہ لب و لہجہ سن کے حیران تھی۔۔  
یہی حالت اندر بیٹھی رمشا کی تھی۔۔۔

"یہ کیا ہے"

اظہار صاحب نے موبائل اس کے سامنے کیا۔۔۔

زوہا نے اسکرین کی طرف دیکھا اور نا سمجھی سے اظہار صاحب کی جانب دیکھا۔۔۔

"تم پہلے سے جانتی تھی اس لڑکے کو"

اظہار صاحب درشتگی سے بولے۔۔

انہوں نے زندگی میں پہلی بار زوہا سے اس لہجے میں بات کی تھی۔۔۔

"نہیں بابا وہ۔۔۔۔"



"زوہا میں نے بچپن سے تمہیں ہر طرح کی آزادی دی۔۔۔ تم پر اعتبار کیا۔۔۔ یہ صلہ دیا اس کا تم نے مجھے۔۔۔ تماشہ بنا دیا ہے تم نے میرا۔۔۔ کہیں منہ دکھانے کے لئے نہیں چھوڑا تم نے مجھے"

"بابا کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔ کیا ہو گیا ہے ایسا۔۔۔"

"کیا ہو گیا ہے یہ تم مجھ سے پوچھ رہی ہو۔۔۔ اٹھو الیا ہے فائز کو صفدر علی شاہ نے"

"کک۔۔۔ کیا فائز بھائی کو"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"ہاں۔۔۔ زوہا اگر تم پہلے بتا دیتی تو میں خود تمہاری داور سے شادی کروا دیتا۔۔۔ بھائی صاحب تو ہمارا ہی بھلا چاہ رہے تھے۔۔۔ پر ہماری وجہ سے انکا بیٹا مشکل میں آگیا۔۔۔ اب کیا منہ دکھائوں گا میں ان کو۔۔۔"

"بابا یہ جھوٹ ہے سب کچھ آپ یقین کریں میرا"  
زوہا نے اپنی صفائی پیش کرنے کی کوشش کی۔۔۔

"یقین!!! یقین ہی تو کیا تھا تمہارا جس کا مجھے یہ صلہ ملا ہے مجھے۔۔۔ آج سے تمہارا اور میرا ہر رشتہ ختم"

"نہیں بابا ایسا مت کہیں"

وہ تڑپ کر بولی۔۔۔

"اب میں خود داور سے تمہاری شادی کروائوں گا۔۔۔ اب جتنے دن بھی تم یہاں ہو مجھے اپنی شکل مت دکھانا۔۔۔" یہ کہہ کر وہ باہر نکل گئے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"نہیں بابا ایسا مت کریں۔۔۔ آپکی بیٹی بے گناہ ہے آپ تو اس کا یقین کریں۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

زوہا پیچھے روتی ہوئی چلائی۔۔۔

پھر ایک ایک کر کے اپنا زیور نوچ کر پھینک دیا۔۔۔

"خدا تمہیں غارت کرے داور علی شاہ۔۔۔ سکون کو ترسو تم۔۔۔ میری ہنستی بستی زندگی میں

طوفان کھڑا کر دیا ہے تم نے۔۔۔"

وہ نیچے کارپٹ پر بیٹھ کر روتے ہوئے داور کو کوسنے لگی۔۔۔۔۔ "تم مجھ سے میرا سکون چھین کر اپنی زندگی میں شامل کر رہے ہوناں اگر تمہاری زندگی کو مشکل نہ بنا دیا تو میرا نام زوہا نہیں۔۔۔۔۔"

ہاں ٹوٹی تھی کچھ پل کے لئے  
اب ایک ایک ٹکڑا اٹھاؤں گی  
چل اب تو بھی دیکھ  
میں کیا خوبصورت قصہ بناؤں گی

Copied

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

رات کے دس بجے تھے اور وہ سب ڈرائنگ روم میں پریشان بیٹھے تھے کیونکہ فائز اب تک گھر نہیں آیا تھا۔۔۔

زوہا اپنے روم میں تھی کیونکہ اظہار صاحب نے اسے باہر نکلنے سے منع کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اظہار صاحب نے موبائل اٹھایا اور صفدر صاحب کو کال لگائی۔۔۔۔۔

تین چار بیلوں کے بعد فون اٹھالیا گیا۔۔۔۔۔

اور صفدر صاحب کی آواز ابھری

"جی کہیئے اظہار صاحب کیسے فون کیا"

"صفر صاحب میں تیار ہوں اپنی بیٹی کی شادی آپکے بیٹے کے ساتھ کرنے کے لئے۔۔۔ آپ میرے بھتیجے کو چھوڑ دیجئے"

اظہار صاحب شکستہ لہجے میں گویا ہوئے۔۔۔

"آپ کا بھتیجا گلے دس منٹ میں آپکے پاس ہو گا۔۔۔ پر دوسرا کام ذرا مشکل ہے۔۔۔۔۔ اب آپ خود ہی سوچئے ایک عزت دار آدمی کیسے ایک ایسی لڑکی کو اپنی بہو بنا سکتا ہے جسکا منگیتر عین نکاح والے دن اسے چھوڑ کر بھاگ گیا۔۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"صفر صاحب ایسا مت بولئے میری عزت اب آپکے ہاتھ ہے"

اظہار صاحب گڑ گڑائے۔۔۔

"چلیں آپ اتنی منتیں کر رہے ہیں تو ہم مان جاتے ہیں۔۔۔" صفر صاحب احسان کرنے والے انداز میں بولے۔۔۔

"پھر آپ کب آئیں گے اپنی امانت لینے؟؟؟"

"یہ ہم خود طے کر کے آپ کو بتا دیں گے"  
یہ کہہ کر انہوں نے فون کاٹ دیا۔۔۔۔

"کیا کہا انہوں نے؟؟؟"  
عائلہ بیگم نے فون بند ہوتے ہی پوچھا۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کہہ رہیں ہیں تھوڑی دیر تک آجائے گا فائز"

فون بند ہوئے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ فائز لڑکھڑاتا ہوا اندر داخل ہوا۔۔۔۔

"فائز!!! میرا بچہ۔۔۔۔"

عائلہ بیگم اسے دیکھ کر کھڑی ہوئیں۔۔۔۔

مائرنے اسے آگے بڑھ کر سہارا دیا اور صوفے پر لا کر بٹھا دیا۔۔۔۔

"میں زوہا کو بتاتی ہوں فائز بھائی آگئے"

رمشا یہ بول کر جانے لگی کہ فائز کی آواز نے اسکے بڑھتے قدم روک دیئے۔۔۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے اسے بتانے کی۔۔۔ اسے تو پتا ہو گا آخر کو وہ برابر کی شریک تھی"

"نہیں بھائی زوہا ایسی نہیں ہے"

"خاموش ہو جاؤ تم۔۔۔ زوہا ایسی نہیں ہے۔۔۔۔ ارے اسی کا پھیلا یا ہوا ہے یہ سارا کا سارا افساد  
۔۔۔ چلو اوپر تم اور دوبارہ میں تمہیں زوہا کے ساتھ نہ دیکھوں۔۔۔۔ اور فائز بھائی کو بھی لے آؤ

اوپر" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

یہ کروہ رمشا کو لے کر اوپر چلی گئیں۔۔۔۔۔

"بیگم داور کہاں ہے؟؟؟"

صفدر صاحب نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"وہ صبح سے کمرے میں بند ہے آج اس لڑکی کا کسی اور سے نکاح ہے۔۔۔ بس اسی بات کا غم منا رہا ہے"

گلزار بیگم نے آنسو بہاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

"اچھا!!! چلو میرے ساتھ اسکے کمرے میں"

"نہیں داور نے منع کیا ہے کہ آج کوئی اس کے کمرے میں نہ جائے"

"جب میں تمہیں چلنے کا کہہ رہا ہوں تو بس چلو"

یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گئے۔۔۔

گلزار بیگم بھی آنسو پونچھتی ہوئی ان کے پیچھے ہو لیں۔۔۔

داور کے کمرے کے پاس پہنچ کر وہ دستک دے کر اندر چلے آئے اور بولے۔۔۔

"کیسا ہے میرا شیر جوان۔۔۔"

صفر صاحب کی آواز سن کر داور نے چونک کر آنکھوں سے ہاتھ ہٹائے اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

اور بولا۔۔

"ارے بابا سائیں !!! آپ آئیں بیٹھیں۔۔۔"

"اگر آج ہم تم سے کچھ مانگیں۔۔ تو منع تو نہیں کرو گے ؟؟؟؟"

صفر صاحب اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولے۔۔۔

گلزار بیگم پیچھے صوفے پر بیٹھ گئیں۔۔۔

"بابا سائیں۔۔ یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔ آپ کے لئے تو جان بھی حاضر ہے۔۔ آپ حکم کریں"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

وہ ان کے ہاتھ تھام کر بولا۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ہم نے تمہارا رشتہ طے کر دیا ہے"

داور کو اپنے آس پاس دھماکے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔۔

"صفر صاحب یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ"



پیچھے سے گلزار بیگم بولیں۔۔۔۔

"یہ میرا اور میرے بیٹے کا معاملہ ہے۔۔۔ بولو داور کیا کہتے ہو تم"  
وہ گلزار بیگم کو جواب دے کر داور سے بولے۔۔۔۔

"کچھ وقت نہیں مل سکتا کیا مجھے"  
داور خود کو سنبھالتے ہوئے بولا۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
"ارے ابھی صرف بات ہوئی ہے۔۔۔ شادی جب تم بولو۔۔۔۔"  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ٹھیک ہے۔۔۔ جیسے آپ کی مرضی"

وہ دل پر پتھر رکھ کر بولا۔۔۔۔

وہ انہیں مزید دکھ نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

"مجھے پتا تھا تم منع نہیں کرو گے۔۔۔ میرا مان رکھ لو گے۔۔۔ پوچھو گے نہیں کون ہے وہ"

صفر صاحب اسکا ماتھا چومتے ہوئے بولے۔۔۔۔

"بس آپ جانتے ہیں۔۔ میرے لئے وہی کافی ہے"

"پھر بھی جاننا حق ہے تمہارا"

"اچھا!!! پھر خود ہی بتا دیں آپ"

"تم جانتے ہو انہیں۔۔ وہ اپنے اظہار صاحب ہیں ناں انکی بیٹی زوہا۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"اچھا" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

پہلے تو وہ بے دھیانی میں بول گیا۔۔

پر جب اسے بات سمجھ آئی تو وہ اچھل پڑا۔۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں بابا سائیں آپ۔۔ اسکا تو نکاح تھا آج۔۔"

وہ حیرت سے چور لہجے میں بولا یہی حال پیچھے بیٹھی گلزار بیگم کا تھا۔۔

"ہاں تھا۔۔ پر عین نکاح والے دن اسکا منگیترا غائب ہو گیا۔۔ پورے خاندان میں انکی بہت بدنامی ہوئی۔۔ فون آیا تھا انکا۔۔ گڑ گڑا رہے تھے کہ میری عزت بچالو اسی لئے ہاں کر دی میں نے۔۔ اب بتاؤ شہزادے کب کرنی ہے شادی۔۔"

"جب آپکو صحیح لگے"  
داور اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بولا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
"چلیں دو سال کا ٹائم دے دیتے ہیں"  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)  
صفدر صاحب مصنوعی سنجیدگی سے بولے۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کیوں میرے بچے کو تنگ کر رہے ہیں بس ایک مہینے بعد کی تاریخ رکھ لیں۔۔ مجھے بھی سو تیاریاں کرنی ہیں"  
گلزار بیگم داور کے پاس بیٹھ کر بولیں۔۔۔

"ٹھیک ہے"

یہ کر صفدر صاحب چلے گئے۔۔۔  
تھوڑی دیر بعد گلزار بیگم بھی چلیں گئیں۔۔۔۔

داور کے ہونٹوں سے مسکراہٹ ہی جدا نہیں ہو رہی تھی یوں لگ رہا تھا جیسے اسے دوبارہ زندگی مل گئی ہو۔۔۔۔

دوسرے طرف گھر میں سب نے زوہا کا مکمل بائیکاٹ کر رکھا تھا اظہار صاحب نے نسرین بیگم کے ذریعے اسے یہ اطلاع پہنچادی تھی کہ داور کے ساتھ اسکی شادی طے کر دی ہے ایک مہینے بعد

زوہا کے دل میں داور کے لئے نفرت بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔  
Support@classicurdumaterial.com  
https://www.facebook.com/classicurdumaterial

کیا کیا نہیں سوچا تھا اس نے اپنی زندگی کے لئے۔۔۔

داور نے اس کے سارے خواب توڑ دیئے تھے۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا سکون میں اگر وہ نہیں تو داور کو بھی نہیں رہنے دے گی۔۔۔

اسے کھانا کھانے کے لئے بھی باہر جانے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

نسرین بیگم ہی اسے کمرے میں کھانا دے جاتی تھیں۔۔۔

یہ کمرہ اس کے لئے قید خانہ بن کر رہ گیا تھا۔۔۔  
 رمشا کو بھی عائکہ بیگم نے نیچے آنے اور زوہاسے ملنے سے منع کر دیا تھا۔۔۔  
 اس کو جان سے زیادہ چاہنے والے اس کی ایک خراش پر تڑپ اٹھنے والے بالکل اجنبی ہو گئے  
 تھے۔۔۔۔۔

شاہ حویلی میں تیاریاں زور و شور سے جاری تھی۔۔۔  
 گلزار بیگم کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا۔۔۔  
 روزوہ شہر جا رہی تھیں خریداری کرنے کے لئے۔۔۔  
 وہ چاہتی تھیں زوہاسب کچھ اپنی مرضی سے لے پر اظہار صاحب نے سہولت سے انہیں انکار کر  
 دیا تھا اسی لئے وہ خود ہی خرید رہی تھیں یا کبھی کبھار داوران کے ساتھ چلا جاتا۔۔۔  
 آج بھی وہ داور کے ساتھ جا رہی تھیں برات کا سوٹ لینے۔۔۔

زیور کا جو آرڈر انہوں نے دیا ہوا تھا وہ بھی آج ہی ملنا تھا۔۔۔  
 تو انہوں نے آج سوچا آج ہی زوہا کو سوٹ اور زیور دے کر آجائیں گی۔۔۔۔۔  
 شادی میں ایک ہفتہ ہی بچا تھا۔۔۔

نسرین بیگم ابھی زوہا کو کمرے میں سامان دے کر گئی تھیں جو اس کے سسرال سے آیا تھا۔۔۔

سامان دیکھ کر اسکے سارے زخم پھر سے ہرے ہو گئے تھے۔۔۔

اس نے لہنگا اٹھا کر دیکھا جو اپنی قیمت چیخ چیخ کر بتا رہا تھا۔۔۔

کبھی اس کے دل میں خواہش تھی کہ وہ اپنی شادی پر ڈیزائنر لہنگا پہنے گی۔۔۔

پر آج اس کی خواہش پوری ہوئی بھی تو کب!!! جب اس کے دل میں کوئی خواہش نہیں رہی تھی

۔۔۔

اسے بے اختیار رمشایا د آئی کیا کیا نہیں سوچا تھا انہوں نے ایک دوسرے کی شادی کے لئے

۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

پر کون جانتا تھا کہ نوبت یہاں پہنچ جائے گی۔۔۔

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

کہ وہ اس کی شادی میں شریک بھی نہیں ہو سکے گی۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ بے آواز رو رہی تھی۔۔

اب تو اس کے آنسو بھی ختم ہونے لگے تھے رو رو کر۔۔۔

عائلہ بیگم نے سارے خاندان میں یہ بات پھیلا دی تھی کہ اسے ایک امیر لڑکا مل گیا تو وہ فائز

سے کیسے شادی کرتی۔۔۔

عائلہ بیگم کی باتوں پر مہر لگ جائے گی۔۔۔ جب وہ یہ سب پہنے گی۔۔۔

پر اسے لوگوں کی باتوں کی فکر نہیں تھی کیونکہ اس پر تو اس کے ماں باپ ہی نے یقین نہیں کیا تھا  
لوگ تو دور ہیں پھر۔۔۔۔

اس کے دل میں موجود داور کے لئے نفرت کے درجے اور بڑھ گئے۔۔۔۔

-----

آخر کار مہندی کا دن آن پہنچا۔۔

پوری حویلی کو دو لہن کی طرح سجایا گیا تھا۔۔۔

داور سفید کلف لگے سوٹ میں گلے میں گرین دوپٹہ مفلر کی طرح ڈالے شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔

ہو نوٹوں پہ مدھم سی مسکراہٹ تھی جو اس کی اندرونی خوشی کو ظاہر کر رہی تھی۔۔۔

گلزار بیگم تو بار بار اس کی نظر اتار رہی تھیں۔۔۔  
<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

داور کی مسکراہٹ صفر صاحب کے دل کو ٹھنڈک پہنچا رہی تھی۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

خلاف معمول وہ ہر چھوٹے بڑے سے مسکرا کر مل رہے تھے۔۔۔

دوسری طرف اظہار صاحب سادگی سے شادی کرنا چاہتے تھے پر دنیا دکھاوے کے لئے انہیں ہر

کام شاندار کرنا پڑ رہا تھا۔۔۔

زبردستی کی مسکراہٹ بھی ہو نوٹوں پر لانی پڑ رہی تھی۔

زوہا پیلے اور ہرے سوٹ جس پر خوبصورت کام ہوا تھا زیب تن کئے ہوئے تھی۔۔۔



پھولوں کے زیور پہنے ہوئے بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔  
 سوگواریت نے اس کے حسن کو چار چاند لگا دیئے تھے۔۔۔ مہندی کا رنگ بہت گہرا چڑھا تھا اسکا

فنکشن لائونج میں ہی منعقد کیا گیا تھا۔۔۔

ایک طرف صوفے کو پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔ قالین اور گائوتکیے لگا کر مہمانوں کے بیٹھنے کا  
 انتظام کیا گیا تھا۔۔۔

عائلہ بیگم نہ ہی خود آئی تھیں اور نہ ہی رمشا کو آنے دیا تھا۔۔۔  
 زوہا کی نظریں بار بار سیڑھیوں کی جانب اٹھ رہی تھیں کہ شاید رمشا آجائے پر اسے ہر دفعہ  
 ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔۔۔  
 نسرين بیگم پورے فنکشن میں صرف ایک دفعہ آکر بیٹھی تھیں اس کے پاس وہ بھی صرف  
 مہندی لگانے کے لئے۔۔۔

باقی کا پورا فنکشن یا تو وہ مہمانوں کو سنبھالتی رہیں یا پھر مختلف کاموں کا بہانہ کر کے ادھر ادھر لگی  
 رہیں۔۔۔



اظہار صاحب نے تو یہ کہہ کر آئے ہی نہیں تھے کہ  
"عورتوں کا فنکشن ہے اس میں میرا کیا کام"۔۔۔

آج زوہا کی بارات تھی۔۔۔ بیوٹیشن کو گھر ہی بلوالیا گیا تھا جب کہ رخصتی ہال سے ہونی تھی  
۔۔۔۔

"ماشاء اللہ۔۔۔"

بیوٹیشن کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔۔  
"آپ تو بہت حسین لگ رہی ہیں۔۔۔ آپ کے دولہے تو حوش ہی کھو بیٹھیں گے آج اپنے"

۔۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ اس کی بات پر جبراً مسکرائی اور نگاہ اٹھا کر شیشے میں دیکھا۔۔۔  
ایک دفعہ تو وہ بھی حیران رہ گئی خود کو دیکھ کر۔۔۔ اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا خود پر۔۔۔  
اس قدر ٹوٹ کر روپ آیا تھا آج اس پر۔۔۔

"تھینکس"

زوہا کے منہ سے یہ ایک لفظ ادا ہوا۔۔۔

"ہو گئی تیار تو۔۔۔۔"

نسرین بیگم بولتی ہوئی اندر داخل ہوئیں پر زوہا دوہا کو دیکھ کر انکی چلتی زبان کو بریک لگ گیا۔۔۔

وہ بے اختیار اس کی طرف بڑھیں اور اسے سینے سے لگا لیا۔۔۔

لاکھ ناراضگی سہی ان کی زوہا سے پر آخر کو تھیں تو ایک ماں ہی نہ۔۔۔ اور ہر ماں کی خواہش ہوتی ہے اپنی بیٹی کو دو لہن کر روپ میں دیکھنے کی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
اس کا ماتھا چوم کر نظر کاٹکا لگایا۔۔۔

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)  
اور اسے ہمیشہ خوش رہنے کی دعادی۔۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

دوسری طرف داور بھی بلیک شیر وانی پہنے کسی سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔

حویلی کے سامنے شاندار آتش بازی کا مظاہرہ کیا جا رہا تھا۔۔۔

فائرنگ بھی زور و شور سے جاری تھی۔۔۔

پوری فضا اس وقت گولیوں اور پٹاخوں کے شور سے گونج رہی تھی۔۔۔

دل کھول کر پیسہ بھی لٹایا جا رہا تھا۔۔۔

آخر کو بڑی حویلی کے اکلوتے وارث کی شادی تھی۔۔۔

صفدر صاحب کے اشارہ کرنے پر داور جا کر پھولوں سے سبھی گاڑی میں بیٹھ گیا پیچھے صفدر صاحب اور گلزار بیگم بیٹھ گئے۔۔۔

باقی سب بھی اپنی اپنی گاڑیوں کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

اس طرح شہزادہ اپنے اس شاندار قافلے کے ساتھ اپنی شہزادی لانے کے لئے چل پڑا۔۔۔

بارات ہال کے باہر پہنچ چکی تھی۔۔۔

سڑک پر آتے جاتے لوگ رک رک کر اس بارات کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

جس میں اسلحے کی نمائش پر پابندی ہونے کے باوجود دل کھول کر فائرنگ کی جا رہی تھی۔۔۔

صفدر صاحب کے کچھ بڑے لوگوں سے تعلقات تھے اور کچھ پیسے دے کر انہوں نے پولیس کا منہ بند کروا دیا تھا۔۔۔

تقریباً آدھے گھنٹے کی فائرنگ اور آتشبازی کے بعد بارات ہال کے اندر داخل ہوئی۔۔۔

عورتوں کو پہلے ہی بھیج دیا گیا تھا اندر۔۔۔

زوہا اپنی کزنز کے ساتھ برائیدل روم میں بیٹھی تھی اور رمشا کو یاد کر رہی تھی۔۔

اس کی شادی کے فنکشن میں صرف اس کے تایا تائی ہی شامل ہوئے تھے۔۔۔

اس کی کزنز اسے چھیڑ رہی تھیں پر اس کے دل میں کوئی جذبات نہ تھے۔۔۔

وہ زبردستی اس کی باتوں پر مسکرا رہی تھیں۔۔

ابھی سب باتوں میں مشغول تھے کہ بارات آنے کا شور اٹھا ساری لڑکیاں بارات دیکھنے باہر کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔

کچھ دیر بعد ان کی واپسی ہوئی تو سب کی زبان پر دولہے کے چرچے تھے۔۔۔

کچھ دل اسکی قسمت پر رشک کر رہے تھے جبکہ کچھ حسد سے جل رہے تھے۔۔۔

اس کی ایک کزن داور کی ویڈیو بنا کر لائی تھی جس میں وہ گاڑی سے اتر رہا تھا۔۔

اس نے موبائل زوہا کے آگے کر دیا۔۔۔ زوہا نے ایک نظر موبائل کو دیکھا اور نظر جھکالی۔۔۔

سب اسکی اس حرکت کو اسکی شرم و حیا سمجھ کر اسے تنگ کرنے لگی۔۔۔

اتنے میں برائیدل روم کا دروازہ بجا۔۔۔ ایک لڑکی نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو اظہار اور انوار

صاحب کھڑے تھے مولوی کو لے کر۔۔۔

نسرین بیگم بھی آگئیں۔۔۔ انھوں نے ریڈنیٹ کے دوپٹے سے زوہا کا گھونگھٹ کر دیا۔۔۔

سب آکر اس کے پاس رکھی کر سیوں پر بیٹھ گئے۔۔۔

نسرین بیگم اس کے ساتھ بیٹھ گئیں۔۔۔

"مولوی صاحب شروع کریں"

اظہار صاحب گویا ہوئے۔۔۔

"زوہابنت اظہار احمد آپ کو حق مہر پچاس لاکھ روپے سکہ رائج الوقت کے عوض داور علی شاہ ولد  
صفدر علی شاہ کے نکاح میں دیا جاتا ہے۔ کیا آپ کو قبول ہے؟؟؟"  
اجازت طلب کی گئی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"زوہاب جواب دو"

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

نسرین بیگم نے اس کو ساکت بیٹھے دیکھ کر بولا۔۔۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"قبول ہے"

یہ دو لفظ ادا کرتے ہوئے اسے ایسا لگا جیسے کسی نے خنجر اس کے دل میں اتار دیا ہو۔۔۔

"زوہابنت اظہار احمد آپ کو حق مہر پچاس لاکھ روپے سکہ رائج الوقت کے عوض داور علی شاہ ولد  
صفدر علی شاہ کے نکاح میں دیا جاتا ہے۔ کیا آپ کو قبول ہے؟؟؟"

دوبارہ پھر اجازت طلب کی گئی۔۔۔

"ق۔ قبول ہے"

اسے لگا خنجر واپس نکال کر اس کے دل میں پیوست کر دیا گیا ہو۔۔۔

"زوبانت اظہار احمد آپ کو حق مہر پچاس لاکھ روپے سکھ رائج الوقت کے عوض داور علی شاہ ولد  
صفر علی شاہ کے نکاح میں دیا جاتا ہے۔ کیا آپ کو قبول ہے؟؟؟"

ایک دفعہ پھر پوچھا گیا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"قبول ہے"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ایک وار اور اس کے دل پر کر کے اسکا خاتمہ کر دیا گیا۔۔ اظہار صاحب اور انوار صاحب مولوی  
کے ساتھ باہر چلے گئے۔۔۔

-----

اظہار صاحب اور انوار صاحب کے جانے کے بعد مشعل اور گلزار بیگم برائیل روم میں داخل ہوئیں۔۔۔

"اف اللہ!!! زوہابہ بھی کتنی پیاری لگ رہی ہیں آپ تو۔۔ ہم تو پہچانے ہی نہیں آپ وہی زوہابہ ہیں۔۔۔ ویسے داد دینی چاہیے آپ کو تیار کرنے والی کی۔"

مشعل شرارتی انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

زوہانے اسکی بات پر صرف مسکرا نے پر اکتفا کیا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"یار چیک کر اؤ تم ہماری زوہابہ ہی ہو یا تم زبان گھر پر بھول آئی ہو۔۔"

مشعل اس کے قریب جھک کر بولو۔۔۔

"مشعل"

زوہانے اسے گھورا۔۔

وہ چاہ کر بھی اپنا رویہ اس کے ساتھ خراب نہیں کر پار ہی تھی۔۔

کیونکہ اسے پہلے ہی ملاقات میں اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ صاف دل کی بے ضرر سی لڑکی ہے۔۔۔



"ماشا اللہ۔ اللہ نظر بد سے بچائے"  
گلزار بیگم نے آگے بڑھ کر اسکا ماتھا چوما۔۔۔

"چلیں اب زوہا کو لے کر باہر چلیں۔۔ میرا بچا کب سے انتظار کر رہا ہے"  
گلزار بیگم نسرین بیگم سے بولیں۔۔۔

زوہا کا موڈ جوان دونوں کے آنے سے تھوڑا بہت خوشگوار ہوا تھا داور کے ذکر پر اسکا حلق تک  
کڑوا ہو گیا۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

داور نے ایجاب و قبول کے مراحل طے کر لئے تھے۔۔

اب وہ شہزادہ اسٹیج پر بیٹھا بے صبری سے اپنی شہزادی کا انتظار کر رہا تھا کہ یکلخت ہال کی ساری  
لائٹیں بند ہو گئیں۔۔۔

اور ایک اسپاٹ لائٹ جلی جو اسکی شہزادی کو فوکس کئے ہوئی تھی۔۔۔

اسے دیکھ کر وہ پلکیں جھپکنا بھول گیا کہ وہ لگ ہی اتنی حسین رہی تھی۔۔ اسے اپنی قسمت پر  
رشتک آنے لگا۔۔



وہ سہج سہج کر قدم اٹھاتی ہوئی اسٹیج کے پاس آکھڑی ہوئی وہ ابھی بھی مدہوش سا اسے تکتے جا رہا تھا کہ کیمرہ مین کی آواز اسے ہوش میں لائی۔۔۔

"سر آپ میم کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اسٹیج پر لے کر آئیں"

"آں۔ ہاں"

اس نے زوہا کے آگے ہاتھ بڑھایا۔۔۔

زوہا نے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھ کر ایک نظر نسرین بیگم پر ڈالی انکا مثبت اشارہ پا کر زوہا نے جھجکتے ہوئے اپنا ہاتھ داور کے ہاتھ میں دے دیا۔۔۔

داور نے نرمی سے اس کے ہاتھ پر دباؤ ڈال کر اسے اسٹیج پر آنے میں مدد دی۔۔۔ وہ جا کر اسٹیج پر رکھے کائونچ پر بیٹھ گئے۔۔۔

وہ ساتھ صحیح معنوں میں چند سورج کی جوڑی لگ رہے تھے۔۔۔

فوٹو سیشن اور کچھ رسموں کے بعد آخر کار وہ لمحہ آہی گیا جد میں ہر لڑکی کی زندگی کا سب سے مشکل مرحلہ طے کرنا پڑتا ہے۔۔۔

بچپن سے لے جوانی جن کے ساتھ گزاری ہوتی ہے، جس میں انکی جان بستی ہے انہیں چھوڑ کر انجان لوگوں میں جا کر بسنا ہوتا ہے۔۔۔

نسرین بیگم نے اسے ساتھ لگا کر اسٹیج سے نیچے اتارا۔۔۔ اذان پیچھے اس پر قرآن کا سایہ کئے ہوئے چل رہا تھا۔۔۔ اظہار صاحب نے آگے بڑھ کر اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

زوہا جو کب سے خود پر ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے ہوئے تھی یہاں آکر اس کا ضبط ٹوٹ گیا اور وہ باپ کے سینے سے لگ کر رو دی۔۔۔

اظہار صاحب اس سے لاکھ ناراض صحیح پر تھی تو وہ ان کی لاڈلی جس کی بچپن سے آج تک کوئی بات نہیں ٹالی تھی۔۔۔

انہوں نے بھی آبدیدہ ہو کر اسے سینے میں بھینچ لیا۔۔۔ اسکے بعد تو زوہا اس شدت سے روئی کہ اس کی ہچکیاں بندھ گئیں۔۔۔

باپ بیٹی کے محبت کے اس مظاہرے کو دیکھ وہاں موجود لوگوں کی بھی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

آخر اظہار صاحب نے اسے خود سے الگ کیا اور اسے لئے باہر کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

گاڑی میں زوہا کے ایک جانب رمشا تھی اور دوسری جانب گلزار بیگم۔۔۔

داور آگے ڈرائیور کے ساتھ براجمان تھا۔۔۔

جبکہ صفدر علی شاہ دوسری گاڑی میں تھے۔۔۔

زوہا مسلسل رو رو کر خود کو ہلکان کئے جا رہی تھی۔۔۔

مشعل اور گلزار بیگم اسے چپ کر وارہے تھے پر اسکے آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

۔۔۔ آگے بیٹھے داور کے دل پر گر رہے تھے آنسو گر رہے تھے پر وہ مشعل اور گلزار بیگم کی

موجودگی کی وجہ سے خاموش تھا۔۔۔

حویلی پہنچنے پر جب وہ گاڑی سے اتری تو دونوں جانب ملازمین پھولوں کی تھالیاں لے کر انکے استقبال کے لئے کھڑی تھیں۔۔۔

حویلی کے دروازے پر پہنچ کر اس سے کالے بکروں کو ہاتھ لگوایا گیا۔۔۔  
اس کے بعد وہ اندر داخل ہوئے۔۔۔

اندر سے حویلی کو اور بھی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔۔۔

اسے لے جا کر لائونج میں رکھے صوفے پر بٹھایا گیا۔۔۔ مشعل نے اسکی چادر ہٹادی۔۔۔

گائوں کی ساری عورتیں حویلی کی بہو کو دیکھنے کے لئے جمع تھیں۔۔۔

زوہا کو دیکھ کر گائوں کی ساری عورتوں کی نظروں میں ستائش ابھری۔۔۔

ساری عورتیں حسرت سے اسکے زیورات اور کپڑوں کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

ان کے مسلسل دیکھنے پر اسے الجھن ہونے لگی۔۔۔

"مشعل یہ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں۔۔۔ مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔"

زوہا پاس بیٹھی مشعل کے کام میں آہستہ سے بولی۔۔۔

"یار تم لگ ہی اتنی حسین رہی ہو کہ وہ نظریں نہیں ہٹا پار ہی تم سے۔۔۔ ویسے سوچو جب انکایہ  
 حال ہے تو میرے بھائی کا کیا ہو گا۔۔۔"

مشعل نے اسے چھیڑا۔۔۔

"بد تمیزی مت کرو تم"

زوہانے اسے گھورا۔۔۔

"اچھا یہ رسموں کے لئے بیٹھی ہیں وہ دیکھ کر ہی جائیں گی۔۔۔ میں بھائی کو دیکھتی ہوں"

یہ کہہ کر مشعل جانے لگی تو زوہانے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔

"یار مشعل میں تھک گئیں ہوں۔۔۔ بعد میں کر لیں گے یہ رسمیں"

وہ داور کاسن کے بولی

"زوہا بس تھوڑی دیر لگے گی۔۔۔ میں بس ابھی آئی"

یہ کہہ کر مشعل چلی گئی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد داور کے ساتھ اسکی واپسی ہوئی۔۔

تب تک گلزار بیگم بھی آچکی تھیں۔۔۔

داور اسکے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔۔

صوفہ چھوٹا ہونے کی وجہ سے دونوں کے کندھے آپس میں مل رہے تھے۔۔

زوہادوپٹہ ٹھیک کرنے کے بہانے دوسری جانب کھسکی تو داور بھی نامحسوس انداز میں اس کے ساتھ اور زیادہ جڑ کر بیٹھ گیا۔۔

زوہاب چاہ کر بھی دور نہیں ہو سکتی تھی ایک تو صوفہ چھوٹا تھا اور دوسرا اسکا دوپٹہ داور کے نیچے دب گیا تھا۔۔۔

اللہ کر کے رسمیں تمام ہوئیں تو داور کھڑا ہوا۔۔  
Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"اماں سائیں میں دوستوں کے پاس جا رہا ہوں۔۔۔ تھوڑی دیر تک آتا ہوں"

"داور بیٹے پر یہ کونسا ٹائم ہے جانے کا"

گلزار بیگم نے اعتراض کیا۔۔۔

"اماں سائیں وہ دوستوں نے میری شادی کی خوشی میں محفل رکھی ہے اگر نہیں گیا تو وہ ناراض ہو

جائیں گے۔۔۔ بس تھوڑی دیر میں آجاؤں گا۔۔ فکر مت کریں آپ "  
وہ ان کو مطمئن کرتا وہاں سے چل دیا۔۔۔

"مشعل جانو دو لہن کو اسکے کمرے میں چھوڑ آؤ اور کچھ دودھ پھل بھی دے دو اسے"

"جی اچھا"

مشعل اسے داور کے کمرے میں چھوڑ کر جا چکی تھی۔۔۔

داور سرشار سا اپنے کمرے کے باہر کھڑا تھا۔۔۔

ہینڈل گھما کر دروازہ کھولا اور ہزار ارمان دل میں لئے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

بیڈ کی جانب دیکھا تو وہ دشمن جان کبیل لپیٹے سوئی ہوئی تھی۔۔۔

اسکے دل میں چھن سے کچھ ٹوٹا تھا۔۔۔

وہ جا کر صوفے پر بیٹھ گیا اور اس کو دیکھنے لگا جو اس کے ارمانوں کا خون کر کے خود خواب خرگوش  
کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔۔

وہ اٹھ کر اس کے پاس گیا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔ زوہا ایک ہاتھ گال کے نیچے رکھے بچوں  
کے سے انداز میں سوئی ہوئی بہت معصوم لگ رہی تھی۔۔۔

بال سارے چہرے پر آئے ہوئے تھے۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اسکے بالوں کو پیچھے کیا اور اس پر جھکنے لگا پر پھر ایک جھٹکے سے اٹھا اور واش روم کی جانب بڑھ گیا کیونکہ وہ اسکی بے خبری کا فائدہ نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔۔۔  
کچھ دیر بعد وہ چینج کر کے باہر آیا اور بیڈ کی دوسری جانب جا کر لیٹ گیا۔۔۔  
ابھی اسے لیٹے چند لمحے ہی ہوئے تھے کہ وہ کچھ گیلا محسوس کر کے اٹھا تو دیکھا وہ پوری سائیڈ گیلی ہوئی تھی۔۔۔

اس نے زوہا کو دیکھا اسے حیرت ہوئی کہ یہ معصوم صورت ایسے کارنامے بھی انجام دے سکتی تھی۔۔۔

مرتا کیانہ کرتا کہ مصداق وہ اپنا تکیہ اٹھا کر صوبے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔  
یہ تو شکر تھا کہ صوفہ بڑا تھا جو وہ آرام سے لیٹ گیا۔۔۔

وہ زوہا کے اس رویے کے پیچھے کی وجہ کو سوچنے لگا پر کوئی سر اس کے ہاتھ نہ لگا۔۔۔  
یہی سوچتے سوچتے ناجانے کب وہ نیند کی وادی میں اتر گیا۔۔۔

-----



رات کو دیر سے سونے کے باوجود زوہا کی آنکھ فجر کی اذان کے ساتھ کھل گئی۔۔  
 آنکھ کھلنے کے فوراً بعد تو اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ کہاں ہے آہستہ آہستہ اس کے حواس بحال  
 ہوئے تو اسے سب یاد آ گیا۔۔

کمرے میں چاروں طرف نظر گھمانے پر اس نے سوئے ہوئے داور کو دیکھا۔۔  
 وہ لمبا چوڑا مرد صوفے پر بے ترتیب انداز میں پڑا تھا۔۔  
 پھر وہ اٹھی اور وضو کر کے نماز ادا کرنے کے لئے کھڑی ہو گئی۔۔۔  
 کمرے میں روشنی ہو جانے پر اور شور سے داور کی آنکھ کھل گئی۔۔  
 وہ اٹھ کر بیٹھنے لگا کہ درد کی ایک لہر اس کی گردن سے ہوتی ہوئی ریڑھ کی ہڈی تک پہنچ گئی۔۔  
 وہ جو ہمیشہ نرم بستر پر سویا تھا اس صوفے کی بے آرامی کو اس کا جسم برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔  
 خیر وہ اٹھا اور واش روم میں گھس گیا۔۔۔  
 واپس آیا تو زوہا سے کہیں بھی نظر نہیں آیا کہ اس کی نظر گیلری کے کھلے ہوئے دروازے پر پڑی  
 ---

وہ زوہا سے بات کرنے کے ارادے سے آگے بڑھا پر اسے یہ وقت مناسب نہیں لگا اور وہ کمرے  
 سے باہر نکل گیا۔۔۔

-----

تقریباً سات بجے کے قریب داور واپس آیا۔۔۔



زوہا سادہ سا سوٹ پہنے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔

"آپ کپڑے بدل کر تیار ہو جائیں پھر ہم ناشتے کے لئے چلتے ہیں"

داور اسے مخاطب کر کے بولا۔۔

"اتنی جلدی"

زوہا حیرانی سے اسکی جانب دیکھتی ہوئی بولی۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یہ گاؤں ہے۔۔ یہاں سب سحر خیز ہوتے ہیں"

داور نے ہلکے پھلکے انداز میں جواب دی۔۔

پر زوہا کو اسکا لہجہ طنزیہ محسوس ہوا۔۔

وہ بغیر کوئی جواب دیئے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئی۔۔

پیچھے موجود داور کی سوچوں کی ڈور کو مزید الجھا گئی۔۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس کمرے میں آئی تو اسکن اور پنک امتزاج کا کڑھائی والا سوٹ پہنا ہوا

تھا۔۔

ہونٹ پنک لپ اسٹک سے سجے تھے۔۔۔  
داور کی نظر جب اس پر پڑی تو پلٹنا بھول گئی۔۔۔

"چلیں"

زوہا کی آواز اسے ہوش میں لائی۔۔۔

"ہاں چلو"

یہ کہہ کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ زوہا بھی اسکے پیچھے چل دی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

دونوں آگے پیچھے لائنوں میں داخل ہوئے۔۔۔  
مشعل اور گلزار بیگم وہاں موجود تھیں۔۔۔

"اسلام و علیکم اماں سائیں"

داور نے بلند آواز میں سلام کیا۔۔۔

اور گلزار بیگم کے آگے جھکا۔۔۔

"وعلیکم اسلام۔۔ ہمیشہ خوش رہو"

گلزار بیگم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔

زواہ بھی داور کی تقلید میں گلزار بیگم کو سلام کرتی ہوئی انکے سامنے جھکی۔۔

انہوں نے زواہ کی پیشانی چومتے ہوئے اسے دعاؤں سے نوازا۔

اسکے بعد جا کر وہ مشعل کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔

لا شعوری طور پر وہ اپنے گھر والوں کا انتظار کر رہی تھی۔۔

دل میں ابھی بھی امید تھی کہ اسکے گھر والے سسرال میں اسکا مان رکھیں گے۔۔

ابھی وہ سوچوں میں گم تھی کہ ملازمہ نے ناشتہ لگ جانے کی اطلاع دی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"چلو ناشتہ کر لیں"

گلزار بیگم بولتی ہوئی کھڑی ہوئیں۔۔

زواہ یہ بھی ناکہہ سکی کہ میرے گھر والوں کا انتظار کر لیں اور چپ چاپ ناشتہ کرنے چلدی۔۔

-----

ویسے میں وہ سلور کلر کی میکسی پہنے ماہر ہاتھوں کے گئے میک اپ میں بہت حسین لگ رہی تھی

---

تقریب عروج پر تھی پر اسکے گھر والے ابھی تک نا پہنچے تھے۔۔

تقریب کا انعقاد حویلی کے لان میں ہی کیا گیا تھا۔۔۔

لان کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ مردوں اور ایک حصہ عورتوں کے لئے مختص کر دیا گیا تھا۔۔۔

گلزار بیگم اور مشعل سب مہمانوں نے زوہا کا تعارف کروا رہی تھیں۔۔۔  
داور مردوں کی سائیڈ پر تھا۔۔۔

ابھی ملنے ملانے کا سلسلہ جاری تھا کہ اسکے گھر والوں کی آمد ہوئی۔۔۔  
انوار صاحب کی فیملی سے صرف وہی شریک ہوئے تھے۔۔۔ اظہار صاحب اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر مردوں والے حصے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔  
نسرین بیگم نے اسے گلے لگایا۔۔۔ زوہا کی آنکھوں میں میں آنسو آگئے جنہیں بڑی مشکل سے اس نے چھپایا۔۔۔

"اللہ نظر بد سے بچائے"

انہوں نے زوہا سے الگ ہو کر اسے دعا دی۔۔۔

اور پھر گلزار بیگم انہیں لے گئیں مہمانوں سے ملانے کے لئے۔۔۔

واپسی پر کسی نے بھی زوہا کو ساتھ چلنے کا نہیں بولا اور اظہار صاحب تو اس سے ملے بغیر ہی چلے

گئے۔۔۔

اسی طرح ویسے کی تقریب بھی اختتام کو پہنچی۔۔

داور جب کمرے میں داخل ہوا تو زوہا سنگھار میز کے سامنے کھڑی اپنی جیولری اتار رہی تھی۔۔  
وہ چلتے ہوئے اس کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔۔۔

"اس رویے کی وجہ جان سکتا ہوں تمہارے؟؟؟"

داور کی آواز پر زوہا کے جیولری اتارتے ہاتھ رکے۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com>  
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial> "میں آپ کو جوابدہ نہیں ہوں"

یہ کہہ کر وہ دوبارہ اپنے کام میں مگن ہو گئی۔۔۔

"کیوں جوابدہ نہیں ہو۔۔ بیوی ہو تم میری۔۔ نکاح ہوا ہے ہمارے۔۔"

وہ اس کا رخ اپنی جانب موڑتا ہوا بولا۔۔

"نکاح ہوا ہے۔۔ خرید انہیں ہے آپ نے مجھے۔۔ آپ جاگیر داروں کا مسئلہ یہی ہے۔۔ آپ اپنی بیوی کو بیوی نہیں بلکہ اپنی زر خرید غلام مانتے ہیں۔۔"

وہ غصے سے پھنکاری۔۔

"صرف ایک ہی دن میں میرے کونسے رویے نے تمہیں یہ احساس دلادیا کہ میں تمہیں بیوی نہیں بلکہ اپنی غلام مانتا ہوں۔۔"

داور اسکی آنکھوں میں جھانک کر بولا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کیا کیا ہے میں نے تمہارے ساتھ یہ ذرہ مجھے بھی تو پتہ چلے"

"واہ!!! انجان بننے کی اداکاری تو بہت اچھی کر لیتے ہیں آپ۔۔"

زوہانے تالی بجا کر داد دی۔۔

"زوہا یہ پہیلیاں مت بجھائو اور مجھے صاف صاف ساری بات بتائو۔۔ ایسی باتیں کر کے تم مجھے

الجبھار ہی ہو۔۔"

"میں کیا الجھائوں گی۔۔ زندگی تو آپ نے میری الجھا کر رکھ دی ہے"

"میں نے؟؟؟"

وہ حیرت سے گویا ہوا۔۔

"جی آپ نے۔۔ سارے خواب توڑ ڈالے آپ نے میرے۔۔ میرے گھر والوں کو بھی مجھ سے

<https://www.classicurdumaterial.com/>

دور کر دیا۔۔"

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

وہ منہ ہاتھوں میں چھپا کر رو دی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"زوہا پلیر رومت تم۔۔ مجھے تکلیف ہوتی ہے۔۔"

یہ کہہ کر وہ اسکے چہرے سے ہاتھ ہٹانے لگا۔۔

جسے زوہا نے جھٹک دیا۔۔

"ہاتھ مت لگائیں مجھے"

وہ درشتگی سے بولی۔۔

"اوکے۔۔ اوکے نہیں لگاتا۔۔ ریلیکس ہو جائو تم اور پلیز رونا بند کرو۔۔"

پرزوہا اسکی بات کو نظر انداز کر کے رونے میں مصروف رہی۔۔ داور ایک بے بس سی نظر اس پر ڈال کر صوفے پر جا کر لیٹ گیا اور آنکھیں موند لیں۔۔۔۔۔

اگلے دن جب داور اٹھ کر آیا تو زوہا پہلے ہی وہاں موجود تھی۔۔

گلزار بیگم کو سلام کرنے کے بعد وہ بولا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"اماں سائیں ناشتہ لگوادیں مجھے زمینوں پر جانا ہے"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ارے پاگل ہوئے ہو کیا۔۔ ابھی ایک دن ہوا ہے تمہاری شادی کو اور تمہیں کام کی پڑ گئی ہے

۔۔ ارے نئی دو لہن ہے اسکو گھمائو پھر اؤ۔۔ بلکہ ایسا کرو آج اپنے سسرال چلے جائو اچھا ہے زوہا

بھی اپنے گھر والوں سے مل لے گی۔۔"

"ٹھیک ہے لے جائونگا آج شام میں۔۔۔ چار بجے تک تیار رہنا" اس نے بیک وقت دونوں کو



مخاطب کیا۔۔۔

زوہا محض سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔

شام میں زوہا تیار ہو کر بیٹھی داور کا انتظار کر رہی تھی کہ گلزار بیگم آئیں اور اسے دیکھ کر بولیں

"زوہا بیٹا تیار نہیں ہوئی تم۔۔۔ داور آتا ہی ہو گا۔۔۔"

زوہا جو تیار بیٹھی تھی حیرانی سے بولی

"آنٹی میں تو تیار ہوں"

وہ اسکن کلر کا ہلکی کڑھائی والا سوٹ پہنے میک اپ کے نام پر صرف لپ اسٹک لگائے ہوئی تھی

--

"یہ آنٹی کیا ہوتا ہے جیسے میں داور اور مشعل کی ماں ہوں ویسے ہی تمہاری بھی۔۔۔ اسی لئے مجھے

اماں سائیں بولو۔۔۔ اور یہ کیسے تیار ہوئی۔۔۔ لگ ہی نہیں رہا کہ تم شاہوں کی بہو ہو۔۔۔ نہ ہاتھ میں

چوڑیاں ناں ہی کوئی زیور۔۔۔ رکو میں مشعل کو کہتی ہوں وہ تمہیں تیار کر دے گی۔۔۔"

بغیر زوہا کو بولنے کا موقع دیئے وہ مشعل کو بلانے چل دیں۔۔۔

مشعل نے آکر زوہا کے خوبصورت سے کام کانپے رنگ کا سوٹ نکال۔۔۔

"جائو یہ پہن کر آؤ"

"مشعل پر یہ بہت ہیوی ہے"

زوہا ہچکچائی۔۔۔

"کوئی ہیوی نہیں ہے جائو شہناز جلدی سے چینیج کر کے آؤ"

مشعل نے مزید اسکی آنے بغیر اسے واش روم مین دھکیل دیا۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"زبردست"

مشعل کے منہ سے زوہا کو تیار کرنے کے بعد نکلا۔۔۔

"آج تو میرے بھائی کی خیر نہیں"

بلیو سوٹ میں نفاست سے کئے میک اپ، کلائیوں میں سونے کی چوڑیاں، گلے میں سونے کا گلوبند

اسی کے ساتھ کے بندے پہنے وہ غضب ڈھار ہی تھی۔۔۔

ابھی مشعل بول ہی رہی تھی کہ داور کی آمد ہوئی۔۔

"اتنی دیر کر دی بھائی آپ نے آنے میں"

"ہاں وہ میں۔۔۔"

کہ اسکی نظر زوہا پر پڑی اور وہ اپنے الفاظ بھول گیا۔۔

"اہم۔۔ اہم۔ میں یہاں ہی ہوں ابھی"

اسے مسلسل زوہا کو تکتے پا کر اس نے داور کو چھیڑا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"میں چینیج کر کے آتا ہوں"

یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔۔

"چلو تم اپنی ساس صاحبہ کو اپنا چہرہ دکھا دو تا کہ انہیں اطمینان ہو جائے"

"صحیح چلو"

-----

داور کے ساتھ وہ اپنے گھر کے باہر موجود تھی۔۔۔  
دستک دے کر وہ دروازہ کھلنے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔  
کہ فائز نے آکر دروازہ کھولا۔۔۔

"فائز۔۔۔" <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com  
داور کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ فائز اسکی بات کاٹتا ہوا بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"مجھے کچھ ضروری کام ہے"

اور گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔

داور فائز کا رویہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ وہ تو خود ہی زوہا سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا اب جبکہ اسکی  
خواہش پوری ہوگئی اس پر اسکا یہ انداز وہ الجھ کر رہ گیا۔۔۔  
اور وہ دونوں گھر میں داخل ہو گئے

"بابا۔!! ماما۔!! کہاں ہیں آپ"

زوہا کی آواز سن کر نسرین بیگم آئیں اور اسے گلے سے لگالیا۔۔

پھر داور نے آگے بڑھ کر ان سے سلام کیا اور ان کے آگے سر جھکا دیا۔۔

انہوں نے بھی خوش دلی سے اسکے سلام کا جواب دے کر اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔

اس کے بعد اظہار صاحب آئے

"اسلام و علیکم بابا! کیسے ہیں آپ"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"و علیکم اسلام۔۔۔ میں بالکل ٹھیک"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اور اسکے سر پر ہاتھ پھیر کر داور کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔

اپنے بابا کے اس رویے پر زوہا نے بڑی مشکل سے اپنے آنسوؤں کو پیا۔۔

داور سے وہ بغل گیر ہوئے۔۔

اب جو بھی تھا جیسا بھی تھا داماد تھا انکا۔۔

سب لائونج میں بیٹھ کر باتوں میں مشغول ہو گئے۔۔

نسرین بیگم اٹھ کر کچن میں گئیں تو زوہا بھی انکے ساتھ ہوئی۔۔۔

"ماما میں رمشا سے مل آؤں۔۔۔"

زوہا جھجکتے ہوئی بولی۔۔۔

"جو تم انکے ساتھ کر چکی ہو۔۔۔ اس کے بعد بھی تمہیں لگتا ہے وہ تم سے ملیں گے؟؟؟"

"مماں آپکو بھی ایسا ہی لگتا ہے کہ میں غلط ہوں۔۔۔ آپ کو مجھ پر یقین نہیں؟؟؟"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"زوہا یقین ایک بار ہوتا ہے اور وہ کر چکے ہم تم پر اور انجام بھی بھگت چکے اسکا۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

نسرین بیگم سرد لہجے میں گویا ہوئیں۔۔۔

زوہا چند لمحے انہیں ڈبڈبائی آنکھوں سے دیکھتی رہی اور پھر اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی۔۔۔

-----

گھر آ کر زوہا گلزار بیگم کو سلام کر کے اپنے کمرے میں آ گئی اور بغیر ڈریس تبدیل کئے بیڈ پر

اوندھے منہ گر کر رونے لگی۔۔۔

کافی دیر بعد داور کمرے میں آیا تو دیکھا زوہا اسی حالت میں لیٹی ہوئی ہے۔۔۔

"زوہا"

اس نے آہستہ سے پکارا۔۔

پر جواب نہ ارد۔۔

اس نے آگے بڑھ کر اسے کندھے سے پکڑ کر سیدھا کیا۔۔

اس کے چہرے پر آنسوؤں کو دیکھ کر اسے لگا جیسے کسی نے اس کا دل مٹھی میں مسل دیا ہو۔۔

اس کی نظر اسکی جیولری پر پڑی اس نے آہستہ سے اسکی ساری جیولری اتار دی۔۔

"آخر ایسی کیا بات ہے جو تمہیں اندر ہی اندر کھا رہی ہے۔۔ جس نے تمہیں مجھ سے متنفر کر دیا

ہے۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

آخر تم مجھ سے کھل کر بات کیوں نہیں کر لیتی۔۔

میں ساری تمہاری غلط فہمیاں دور کر دوں گا۔۔

بس ایک بار صرف ایک بار مجھ پر بھروسہ کر کے دیکھو۔۔۔" وہ آہستہ آواز میں اس سے بات

کرنے لگا۔۔

جو ظاہر ہے زوہا نے نہیں سنا۔۔

وہ گہری نیند میں تھی۔۔۔

پھر ایک فیصلہ کر کے وہ اٹھا۔

"تم تو کچھ بتا نہیں رہی۔۔ اب مجھے ہی اپنے طریقے سے پتہ لگانا پڑے گا۔۔"  
اس نے سوچ لیا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے اور جا کر صوفے پر لیٹ گیا۔

-----

صبح فجر کے وقت ہی زوہا کی آنکھ کھل گئی۔۔  
تھوڑے حواس بحال ہوئے تو دیکھا سائڈ ٹیبل پر اسکی ساری جیولری رکھی ہوئی دیکھی تو اس نے  
فوراً اپنے گلے کی طرف ہاتھ بڑھایا تو وہ خالی تھا۔۔  
پھر اسکی نظر صوفے پر سوئے دائر پر پڑی تو ساری کہانی اسکی سمجھ میں آگئی۔۔  
اسے اس کی اس دیدہ دلیری پر غصہ آنے لگا۔۔  
وہ غصے سے اٹھی اور جا کر ایک جھٹکے سے دائر کا کمبل کھینچ کر اتارا۔۔  
دائر ہڑبڑا کر اٹھا۔۔

"کیا ہوا"

زوہا کو دیکھ کر اس نے بھاری آواز میں پوچھا۔۔



"آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی؟؟"

"میں نے تمہیں کب ہاتھ لگایا۔ کیا بولے جارہی ہو؟؟ ہوش میں تو ہو۔۔"

داور نیند میں اٹھائے جانے کی وجہ سے جھنجھلا کر بولا۔۔

"اچھا!!! آپ نے ہاتھ نہیں لگایا؟؟ تورات کو میری جیولری آپکے فرشتوں نے اتاری تھی"

"ہاں تو وہ میں نے تمہارے آرام کی وجہ سے اتاری تھی۔۔ تم ڈسٹرب ہو رہی تھی اسکی وجہ سے

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

وہ بولا اور پھر اسکو شانوں سے جکڑ کر اپنے قریب کیا۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"دوسری بات۔۔ بیوی ہو تم۔۔ جب چاہوں تمہیں ہاتھ لگا سکتا ہوں۔۔ ٹائم دے رہا ہوں

تمہیں اسکا یہ مطلب نہیں کہ جو تمہارے دل میں آئے گا کرو گی"

پھر ایک جھٹکے سے اسے چھوڑ کر واشروم کی جانب بڑھ گیا۔۔

پیچھے زوہا سکتے میں آگئی وہ کیسے بھول گئی کہ وہ ایک مرد ہے وہ بھی ایک عیاش مرد آخر کب تک

بچ سکتی ہے اس سے۔۔۔

-----

دوسری طرف داور کو خود پر غصہ آرہا تھا کہ کیسے وہ زوہا سے اس لہجے میں بات کر گیا۔۔۔

اسے نیند میں سے اٹھائے جانے پر ہمیشہ غصہ آتا تھا۔۔۔

دوسرا زوہا کے رویے کی ٹینشن۔۔۔

وہ ساری فریٹریشن زوہا پر نکال گیا۔۔۔

وہ اس وقت ڈیرے پر موجود تھا۔۔۔ گھر سے ناشتہ لئے بغیر ہی نکل آیا تھا۔۔۔

گلزار بیگم بولتی ہی رہ گئیں۔۔۔  
<https://www.classicurdumaterial.com/>

یہاں آکر اسنے اپنے خاص ماتحت کو بلوایا۔۔۔  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"جی سائیں!! حکم کریں"

اس کا ملازم عاجزی سے بولا۔۔۔

"ہاں ایک خاص کام ہے تم سے۔۔۔ یاد رہے بات تمہارے اور میرے درمیان رہنی چاہیے۔۔۔"

"سائیں اپ کاراز میرا راز۔۔ حکم کریں آپ"

"یہ جو فائز ہے اپنے زوار کا دوست"  
اس نے زوہا کا حوالہ دینے سے گریز کیا

"جی سائیں کیا کرنا ہے اسکا؟؟؟"

"پتا تو کرو کہ اپنی شادی سے کیوں بھاگا تھا وہ"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"سائیں کام ہو جائے گا"  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"دو دن۔۔۔ دو دن کا وقت ہے تمہارے پاس"

"جو حکم سائیں"

-----

"زوہا!! بات سنو"

داور شام میں کمرے میں آیا اسے دیکھ کر زوہا کمرے سے جانے لگی تو داور نے اسے پکارا۔۔۔  
زوہا اس کی بات کو نظر انداز کر کے جانے لگی تو داور نے آگے بڑھ اسکا ہاتھ پکڑا۔

"ہاتھ چھوڑیں میرا"  
زوہا ہاتھ چھڑاتی ہوئی بولی۔۔۔

"ادھر آؤ ایک دفعہ اطمینان سے میری بات سن لو۔۔۔"  
اس نے لے جا کر اسے بیڈ پر بٹھایا۔۔۔

"میں تم سے صبح والے رویے پر معافی چاہتا ہوں۔۔۔ میں پریشان تھا اسی پریشانی میں تم پر غصہ  
کر گیا۔۔۔"

"ہاں آپ لوگوں کا عورتوں پر ہی تو بس چلتا ہے۔۔۔"  
وہ غصے سے اسے دیکھتی بولی۔۔۔

"یار اتنی بدگمانی کیوں ہے مجھ سے۔۔۔ کیا پریشانی ہے مجھ سے بتاؤ۔۔۔ میں اسے حل کرنے میں

پوری طرح تمہارا ساتھ دوں گا۔"

"یہ اچھا ہے پہلے مشکلات پیدا کریں اور بعد میں بولیں میں ختم کر دوں گا ساری مشکلات"

"کیا مشکلات پیدا کی ہیں میں۔۔۔ یہی پوچھ رہا ہوں اگر آپ بتانا پسند کریں تو۔۔۔"

وہ جھنجھلا کر بولا۔۔۔

"واہ پہلے فائز بھائی کو اغوا کر وایا۔۔۔ پھر وہ تصویریں۔۔۔ میرے ماں باپ کو مجھ سے بدگمان کر دیا۔۔۔ پوری دنیا میں انکا تماشہ بنا دیا۔۔۔ اب انجان بن کر پوچھ رہے ہیں میں نے کیا کیا۔۔۔"

زوہاروتے ہوئی بولی۔۔۔

جب کے داور تو کتنی دیر تک اپنی جگہ سے ہل ناں سکا یہ کیا کہہ رہی تھی وہ۔۔۔

"زوہام۔ میری بات سنو۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا ایسا خدا گواہ ہے"

"بس کر دیں آپ کم از کم اپنا جھوٹ سچ ثابت کرنے کے لئے خدا کو تو بیچ میں مت لائیں۔۔۔"

اس سے پہلے وہ کچھ بولتا اس کا فون بجا اس نے جیب سے فون نکالا تو اس کے ماتحت خاص کا نام

جگمگا رہا تھا۔۔

اس نے لب بھیج کر فون ریسو کر کے کان سے لگایا۔۔

"ہاں بولو۔۔ کیا خبر ہے؟؟؟"

"سائیں لڑکا بھاگا نہیں تھا۔۔ کسی نو اٹھوایا تھا اسکو اور کافی مار پیٹ کر کے چھوڑا تھا۔۔"

"ہمممممم۔۔۔ اب تمہارا اگلا کام یہ ہے کہ پتا لگو انو اٹھوایا کس نے تھا اسے"

"سائیں کام ہو تو جائے گا پر ذرا مشکل سے۔۔۔ جس نے بھی یہ سب کیا ہے بڑی رازداری سے کیا ہے"

"جتنی جلدی ہو سکے پتا کرو"

"جو حکم سائیں"

یہاں ایک مسئلہ ختم نہیں ہوتا کہ دوسرا آ جاتا۔۔ اب یہ تصویروں کا پتا نہیں کیا چکر ہے۔۔۔

داور نے غصے سے گرل پر مکہ مارا۔۔۔

"مماں کتنی مرتبہ کہہ دیا آپ سے کہ مجھے شادی نہیں کرنی ابھی۔۔ تو کیوں فورس کر رہی ہیں آپ مجھے"

عائلہ بیگم آج پھر مختلف لڑکیوں کی تصویریں لئے موجود تھیں جس پر فائز جھنجھلا کر ان سے بولا

"کیوں نہیں کرنی شادی۔۔ جس کا سوگ تم منار ہے ہو وہ تو خوشیاں منار ہی ہے اپنی زندگی میں۔۔ ابھی آئی تھی ناں تو دیکھتے تم کیا ٹھاٹھ تھے اس کے۔۔ ارے اسے جب وہ آسائیشوں والی زندگی مل رہی تھی تو وہ کیوں تم سے تعلق رکھتی۔۔ تم بھی بھول جاؤ اور بڑھو اپنی زندگی میں آگے۔۔"

"ٹھیک ہے جو آپ کے دل میں آئے وہ کریں"

"یہ ہوئی ناں بات۔۔ اب جلدی سے ان میں سے کوئی لڑکی پسند کر لو۔۔"

وہ خوشی سے پھولی ناں سماتے ہوئے اسے تصویریں دکھانے لگی۔۔۔

"جو آپ کو ٹھیک لگے دیکھ لیں آپ مجھے آپکی پسند پر کوئی اعتراض نہیں۔۔"

وہ جان چھڑاتے ہوئے بولا

"بس پھر دیکھنا اس زوہا سے لاکھ درجے بہتر دو لہن لائوں گی اپنے بیٹے کے لئے"

یہ کہہ کر وہ چلی گئیں۔۔ فاتر نے اپنا سر ہاتھوں میں گرالیا اور خود کلامی کرتا ہوا بولا

"کیوں۔۔ کیوں کیا زوہا تم نے ایسا۔۔ دل ابھی بھی ماننے کو تیار نہیں کہ تم ایسا کر سکتی ہو۔۔ پر اس کا کیا کروں جو نظر آتا ہے۔۔ تم اپنی زندگی میں خوش ہو تو میں بھی اب تمہیں خوش رہ کر دکھائوں گا۔۔ بھول جائو نگا تمہیں۔۔۔"

-----

وہ اس وقت گلزار بیگم اور مشعل کے ساتھ لان میں بیٹھا چائے سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

اور ساتھ میں باتیں بھی جاری تھیں کہ زوہا گلزار بیگم کو مخاطب کرتی ہوئی بولی۔



"اماں سائیں! ایک بات کرنی تھی آپ سے۔"

"ہاں بولو بیٹا کیا بات ہے۔"

"وہ مجھے ماماں اور بابا کی یاد آرہی ہے۔ اگر آپ پر میشن دیں تو میں کچھ دن ان کو پاس رہ آؤں۔"

"بیٹا اس میں اجازت کی کیا بات ہے۔ آپ جائو اور رہ کر آجائو۔ بس داور سے پوچھ لینا۔"

انہوں اجازت دیتے ہوئے کہا۔

"آپ خود بول دیجیئے گا انہیں۔"

زوہانے جھجکتے ہوئے کہا۔

گلزار بیگم کو عجیب تو لگا کہ وہ آجکل کے زمانے کی لڑکی ہو کر وہ بھی شہر کی اپنے شوہر سے خود بات کرنے کے بجائے اپنی ساس کا سہارا لے رہی تھی۔ پر انہوں نے کچھ ظاہر کیے بغیر کہا:

"ٹھیک ہے میں بول دوں گی داور سے۔"

"کیا بولنا ہے مجھ سے اماں سائیں۔"

داور ابھی زمینوں سے گھر آیا تھا۔ تو سب خواتین کو لان میں بیٹھا دیکھ کر خود بھی ادھر آگیا۔ اور گلزار بیگم کے سامنے جھکتا ان سے پوچھنے لگا۔

"ماشاء اللہ سے بڑی لمبی عمر ہے میرے بیٹے کی۔ ہم ابھی آپ ہی کا نام لے رہے تھے۔" وہ داور کا ماتھا چومتے ہوئے بولیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"یہی تو میں پوچھ رہا ہوں کہ مجھے کس سلسلے میں یاد کیا جا رہا ہے۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

داور نے زوہا کے برابر ہی کرسی سنبھالی اور اسکا چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے بولا۔

داور کے اس عمل پر زوہا کو غصہ تو بہت آیا پر وہ کچھ بولی نہیں۔ بس داور پر ایک ناگوار سی نظر ڈال کر رہ گئی۔ جسے داور نظر انداز کر کے مزے سے چائے پینے لگا۔

"ہاں وہ میں بول رہی تھی کہ بہو کو کچھ دن کے لیے اس کے گھر چھوڑ آؤ۔ بچی کا دل چاہ رہا ہے اپنے گھر والوں سے ملنے کا۔"

"تو محترمہ یہ بات خود نہیں بتا سکتی تھی مجھے۔"

داور منہ میں بڑبڑایا۔ جسکی سمجھ پاس بیٹھی زوہا کے علاوہ کسی کو نہیں لگی۔

"کیا کہہ رہے ہو بیٹا۔"

گلزار بیگم نے پوچھا۔

اس سے پہلے کہ داور جواب دیتا مشعل بول پڑی۔

"بھائی بول رہے ہیں بھابھی چلی جائیں گی تو انکا دل نہیں لگے گا۔ کیوں صحیح کہاناں بھائی۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"زیادہ زبان نہیں چل رہی تمہاری۔"

داور نے اسے مصنوعی غصے سے ڈانٹا۔

"کچھ نہیں میں کہہ رہا تھا کل ڈیرے سے واپس آکر چھوڑ آؤں گا۔"

داور نے گلزار بیگم کو جواب دیا۔

"زوہا بیٹا تم پینگ کر لینا۔"

گلزار بیگم نے زوہاسے کہا۔

"جی ٹھیک ہے۔"

اس نے آہستہ سے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

اگلے دن زوہاد اور کے ساتھ اپنے گھر آگئی۔ داور کچھ دیر بیٹھ کر اسے چھوڑ کر چلا گیا۔ زوہا نسرین بیگم کے ساتھ ان کے کمرے میں چلی گئی اور دونوں باتوں میں مشغول ہو گئی۔ ابھی نسرین بیگم کسی کام سے باہر گئی تھیں کہ انکے کمرے کا دروازہ بجا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

دروازہ کھلا اور ر مشابولتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"چچی! یہ امی۔۔"

زوہا کو دیکھ کر ر مشا کی چلتی زبان کو بریک لگا۔

"میں بعد میں آتی ہوں۔"

یہ کہہ کر ر مشا واپس جانے لگی۔

"رمشا! پلیز ایک دفعہ میری بات سن لو۔ تمہیں ہماری دوستی کی قسم۔"  
زوہابولی۔

"بولو۔ میں سن رہی ہوں۔"  
رمشا بغیر مڑے بولی۔

زوہار مشاکے پاس گئی اور اسکا رخ اپنی طرف موڑتی ہوئی بولی۔  
"میری آنکھوں میں دیکھو۔ اور بولو کہ میں ایسا کر سکتی ہوں۔ تم تو بچپن سے رہی ہو میرے  
ساتھ۔ میری ہر اچھی بری عادت سے واقف ہو۔ اسکے باوجود بھی تم مجھے قصور وار مانتی ہو؟"

یہ سب باتیں اپنی جگہ۔ پر زوہا میں اپنے بھائی کی حالت بھی نظر انداز نہیں کر سکتی جو تمہاری  
وجہ سے ہوئی ہے۔ یہ سب دیکھنے کے بعد مجھے لگتا تم وہ زوہا نہیں ہو جسے میں جانتی تھی۔ پر خیر جو  
ہونا تھا ہو چکا۔ اسے بدلاتو نہیں جاسکتا۔ جیسے تم اپنی زندگی میں آگے بڑھ گئی ہو اپنی خوشی کو  
حاصل کر چکی ہو ویسے ہی اب بھائی بھی اپنی زندگی میں آگے بڑھ گئے ہیں۔ یہی بتانے اور مٹھائی  
دینے کیلئے امی نے مجھے بھیجا تھا۔ لو مٹھائی کھاؤ۔"  
رمشا زوہا کے منہ رس گلاڈالتی ہوئی بولی۔

"ایک خوشخبری تو یہ کہ فائز بھائی کی منگنی ہو گئی ہے اور دوسرا میرا میڈیکل کالج میں ایڈمیشن ہو گیا ہے۔"

رمشا کی بات سن کر زوہا کو اپنے ادھورے خواب پھر سے یاد آ گئے تھے۔

"مبارک باد نہیں دو گی زوہا مجھے۔"

"ہاں ہاں۔ بہت مبارک ہو تمہیں۔ فائز بھائی کو بھی دینا مجھے کچھ کام ہے میں آتی ہوں ابھی۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

پھر زوہا جو کچھ دن رہنے کے لیے آئی تھی۔ اگلے دن ہی گلزار بیگم کو فون کر کے داور کو بلوایا اور واپس آ گئی۔

زوہا کے دل میں داور کے لئے نفرت میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔

"ویسے یار تم سے میری ایک رات کی بھی جدائی برداشت نہیں ہوئی۔ ایک دن تو اور رک جاتی

آنٹی انکل کو برا لگے۔"

"لگتا ہے خاصے خوش فہم انسان ہیں آپ۔ پر بے فکر رہیں کسی کو کچھ برا نہیں لگے گا۔ کیونکہ آپکی وجہ سے میری محبت کا گراف ان کے دلوں میں اتنا بڑھ گیا ہے کہ میرے قریب یا دور رہنے سے انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

زوہا کا طنز سے بھرپور جواب سن کر داور سوچ میں پڑ گیا کہ کچھ تو غلط ہے۔ اور وہ اس کو صحیح کر کے ہی رہے گا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

زوہا کو گھر چھوڑنے کے بعد داور ڈیرے پر چلا گیا تھا۔ اس کا ماتحت خاص اسکے پاس آیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"وہ جی حضور ایک بات کرنی تھی آپ سے۔"

اس نے ہاتھ جوڑتے ہوئے اجازت چاہی۔

"ہاں بولو کیا بات کرنی ہے۔ جو کام تمہیں دیا تھا وہ پورا ہو گیا؟"

داور نے پوچھا۔

"سائیں پتا تو چل گیا ہے جی پر چھوٹا منہ بڑی بات ہو جائے گی۔"

"تم بے فکر ہو کر بتاؤ کہ کیا خبر ملی ہے تمہیں۔"

"وہ سائیں۔"

ملازم ہچکچایا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
"پہیلیاں کیوں بگھوڑ رہے ہو۔ صاف بات کرو۔"

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

اس بار داور نے سخت لہجہ اپنایا۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"سائیں فائز کو اور کسی نے نہیں بلکہ بڑے سائیں نے اغوا کروایا تھا۔"

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔ ہوش میں تو تم۔ پتا بھی ہے تمہیں کہ کیا بول رہے ہو؟"

داور غصے سے غضب ناک ہو کر دھاڑا۔



"س۔ سائیں معاف کر دیں۔ مجھے یہی خبر ملی تھی۔"

ملازم نے گھبرا کر ہاتھ جوڑے۔

"پر ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ بابا سائیں ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔ تم دوبارہ تحقیق کرواؤ۔"

"سائیں خبر پکی ہے۔ میں نے ہر طرح سے تسلی کروائی ہے۔"

"سوچ لو۔ ایک بار پھر۔ اگر جو یہ خبر جھوٹ نکلی تو تمہارا وہ حشر کرونگا کہ تم سوچ نہیں سکتے۔ اب

کھڑے منہ کیا دیکھ رہے ہو میرا جاؤ یہاں سے۔"

دور نے وارن کرنے والے انداز میں کہا۔

"بابا سائیں! اگر آپ نے ایسا کیا ہو گا تو زوہا کو میں کیا منہ دکھائوں گا۔"

دور خود کلامی کے انداز میں بولا۔

"پر کسی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے مجھے یہ جاننا ہو گا کہ فائز نکاح سے بھاگا تھا یا سچ میں اغواء ہوا تھا اور

اسکا جواب مجھے صرف زوہا سے سکتی ہے۔"

یہ سوچ کر وہ فوراً گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

زواہگر آنے کے بعد گلزار بیگم کو سلام کر کے اپنے کمرے میں آگئی اور تب سے اب تک وہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔ ابھی وہ رونے میں ہی مصروف تھی کہ یکدم زور سے دروازہ کھلا اور داور اندر داخل ہوا۔

اسے دیکھ زواہ کھڑی ہو گئی اور اس پر ایک زخمی نگاہ ڈال کر وہاں سے جانے لگی۔ داور نے اسکی کلائی تھام کر اسے جانے سے روکا۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے ہاتھ چھوڑیں میرا۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

داور بغیر کوئی جواب دیئے اسے کھینچ کر صوفے تک لایا اور اسکے کندھوں پر دبائو ڈالتے ہوئے اسے صوفے پر بٹھایا۔ اور خود بھی ساتھ بیٹھ گیا۔

"پلیز کچھ دیر کے لیے غصہ چھوڑ کر میری بات غور سے سن لو۔ یہ بات اس وقت کلیئر ہونا بہت ضروری ہے۔ ہماری زندگی جڑی ہے اس سے۔ اس لیے کچھ وقت کے لیے غصہ چھوڑ کر مجھے کچھ باتوں کے جواب دے دو۔"

"کن باتوں کے جواب چاہیئے آپ کو مجھ سے؟"

زوہانے پوچھا۔

"تم مجھے اسے تک وہ سارے واقعات معمولی یا غیر معمولی جو بھی ہوں مجھے بتائو۔"

"آپ ہی نے تو سب کچھ کیا تھا اور اب آپ ہی پوچھ رہے ہیں۔"

"اگر میں جانتا ہوتا تو تم سے پوچھتا کیوں۔"

دور کو غصہ آگیا پر اس نے غصہ دبا کر دھیمی آواز میں کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"انجان بننے کی اداکاری تو خوب کر رہے۔"

وہ اسکے غصے کو خاطر میں لائے بغیر بولی۔

"پاگل ہو تم۔ یہاں میں اپنی بے خبری پر پاگل ہو رہا ہوں اور تمہیں اداکاری لگ رہی ہے۔"

اب کی بار وہ خود پر قابو نہ رکھ سکا اور چلایا۔

زوہا کی ڈر سے ہچکی نکلی۔

زوہا کو ڈرتے دیکھ داوڑ سمجھ گیا کہ نرمی سے وہ کچھ نہیں بتائے گی اس لیے اپنا لہجہ سخت بناتے ہوئے بولا۔

"اب تم ایک بھی فضول سوال پوچھے بغیر مجھے سب سچ بتاؤ گی ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

اس کے بعد زوہا نے روتے روتے اسے سب بتانا شروع کیا۔ جیسے جیسے وہ سنتا جا رہا تھا اسے لگ رہا تھا جیسے اسکے ارد گرد دھماکے ہو رہے ہوں۔

پوری بات بتاتے بتاتے زوہا کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں۔ داوڑ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا بولے۔ اسکی وجہ سے کسی کہ زندگی میں اتنا بڑا طوفان آگیا تھا اور اسے پتا بھی نہیں چلا تھا۔

زوہا وہاں سے چلی گئی تھی اور وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

کتنی ہی دیر وہ وہاں سر پکڑ کر بیٹھا رہا۔ پھر اس نے بابا جان سے بات کرنے کا سوچ کر ان کے کمرے میں آیا۔

"اماں سائیں! بابا سائیں کدھر ہیں؟"

اس نے گلزار بیگم سے پوچھا۔

"وہ تو ڈیرے کی طرف گئے ہیں۔ سب خیریت تم کیوں اتنے پریشان ہو۔ سب ٹھیک تو ہے۔"  
آخر ماں تھیں بیٹے کی پریشانی ایک نظر میں بھانپ گئیں۔

"نہیں سب خیریت ہے۔ کچھ کاروبار کے متعلق بات کرنی تھی۔ میں وہیں مل لیتا ہوں ان سے  
جا کر۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
یہ کہہ کر وہ تیزی سے کمرے سے نکل گیا۔  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ڈیرے پر پہنچ کر وہ سیدھا صفر صاحب کے پاس پہنچا جو بیٹھے ہوئے گاؤں والوں کے مسائل سن  
رہے تھے۔

"بابا سائیں مجھے آپ سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے۔"

"ہاں آؤ۔ بولو کیا بات ہے۔"

انہوں نے وہاں بیٹھے لوگوں اور اپنے ملازمین کو جانے کا اشارہ کیا اور داور سے پوچھا۔

"بابا سائیں آپ نے اظہار صاحب کو شادی زوہا کی مجھ سے شادی کے لئے کیسے منایا تھا۔"  
داور نے اپنے لہجے کو سرسری رکھتے ہوئے استفسار کیا۔

صفر صاحب اسکی بات سن کر چونکے پر ظاہر کیے بغیر بولے۔  
"منانا کیا تھا۔ اپنے جس بھتیجے وہ زوہا کا نکاح کروا رہے تھے وہ عین نکاح والے دن گھر سے بھاگ گیا تھا تو انہوں نے خود مجھ سے تمہاری اور زوہا کی شادی کی بات کی تھی۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"فائز بھاگتا تھا یا آپ نے اسے اغواء کروایا تھا۔"  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

صفر صاحب اسکی بات سن کر حیران رہ گئے پر پھر اپنے لہجے کو سخت بناتے ہوئے بولے۔

"تم اپنے باپ پر الزام لگا رہے ہو۔"

"بابا سائیں! بس اب اور نہیں۔ مجھے سچ جانا ہے۔ ورنہ میں پاگل ہو جاؤنگا۔"

وہ اپنے بالوں میں انگلیاں پھنساتے ہوئے بولا۔

"ہاں میں نے ہی کروایا تھا اغواء۔ کیونکہ میں اپنے جوان بیٹے کو تڑپتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ بیٹا جس کو میں نے خراش تک نہیں آنے دی تھی اسے یوں تڑپ تڑپ کر مرنے کے لیے چھوڑ دیتا۔"

"پر بابا سائیں آپ نے اپنے بیٹے کی زندگی بچانے کے لیے کتنی زندگیاں برباد کی پر پھر بھی آپ کا بیٹا خوش نہیں ہے۔ زوہا نفرت کرتی ہے مجھ سے۔ اس سب کا ذمہ دار مجھے سمجھتی ہے۔"

داور ہارے ہوئے لہجے میں بول کر نیچے بیٹھ گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

صفر صاحب اسکی حالت دیکھ کر تڑپ اٹھے۔

"میرے بیٹے تو پریشان مت ہو میں ثابت کرونگا تیری بے گناہی۔ میں زوہا کو سب بتا دوں گا۔"

وہ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے بولے۔

"نہیں اب آپ کچھ نہیں کریں گے۔ اب جو کروں گا وہ میں کروں گا۔ کھائیں میری قسم آپ کسی کو کچھ نہیں کہیں گے زوہا سے یا کسی سے بھی۔"

وہ انکا ہاتھ اپنے سر پر رکھتے ہوئے بولا۔

"پر داور۔۔۔"

"نہیں اب کچھ نہیں۔ اگر اپنے بیٹے کی زندگی چاہتے ہیں تو کھائیں قسم۔"  
داور قطعی انداز میں بولا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری قسم میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گا۔"  
صفر صاحب ہار مانتے ہوئے بولے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"ٹھیک ہے اب آپ جائیں یہاں سے۔"  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تم بھی چلو ساتھ۔"

"پلیز بابا سائیں! آپ جائیں۔ میں اسوقت کسی کا بھی سامنا کرنے کی حالت میں نہیں ہوں۔  
میرے اعصاب تھک چکے ہیں۔ میں کچھ دیر اکیلار ہنا چاہتا ہوں۔ جب کچھ سنبھل جائیگا تو  
آجائو نگا گھر۔ اور پلیز یہاں کوئی نہیں آئے سارے ملازمین کو منع کر کے جائیگا۔"



صفر صاحب اسے نامانتے دیکھ کر وہاں سے چلے گئے۔ وہ پوری رات داؤرنے وہاں کھلے آسمان  
تلی بیٹھ کر گزاری۔

زوها کی صبح فجر کی اذان سن کر آنکھ کھلی تو اس نے صوفی کی طرف دیکھا تو داؤر کو ناپا کر خود کلامی  
کے انداز میں بولی۔

"یہ کیا پوری رات گھر نہیں آئے۔ خیر مجھے کیا ان جاگیر داروں کے لیے راتیں باہر گزارنا تو عام  
سی بات ہے۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

پھر وہ وضو کے لئے واشروم کی جانب چل دی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ابھی وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی کہ داؤر کمرے عجلت میں داخل ہوا اور بولا۔

"جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ ہمیں کہیں جانا ہے۔"

"مجھے کہیں نہیں جانا آپ کے ساتھ۔"

"بے فکر ہو جاؤ۔ یہ آخری بار تمہیں کہیں لے کر جا رہا ہوں۔ اسکے بعد کبھی پریشان نہیں

کرونگا۔ اسی لیے بغیر کوئی سوال کئے تیار ہو جائوں۔"  
 زوہا اسکی بات سن کر حیرانگی سے اس کو دیکھنے لگی۔ پھر کچھ سوچ کر تیار ہونے چلی گئی۔

داور پورے راستے خاموشی سے ایک ہاتھ کی مٹھی بنا کر منہ پہ رکھے ڈرائیو کر رہا تھا۔ زوہا نے بھی کوئی بات نہیں کی۔

وہ اپنے خیالوں میں مگن تھی کہ گاڑی اس کے گھر کے سامنے رکی۔ اس نے چونک کر داور کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا ابھی وہ کچھ بولنا ہی چاہتی تھی کہ داور گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلا اور دوسری طرف آکر زوہا کی طرف کا دروازہ کھولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"اترو۔" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

یہ ایک لفظ بول کر وہ اسکے اترنے کا انتظار کرنے لگا۔  
 زوہانا سمجھی سے اسکی طرف دیکھتی گاڑی سے اتری۔ پھر آگے پیچھے دونوں گھر میں داخل ہوئے۔  
 اظہار صاحب جو آفس جانے کے لیے نکل رہے تھے ان دونوں کی اتنی صبح دیکھ کر حیران رہ گئے۔

"خیریت تم لوگ اتنی صبح۔"

انہوں نے داور سے ملتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں کچھ ضروری بات کرنی تھی آپ سے۔"

"ایسی کیا بات ہے جسے کرنے کے لیے تمہیں اتنی صبح آنا پڑا۔ سب ٹھیک تو ہے ناں۔"

"جی سب ٹھیک ہے آپ آئی اور انوار انکل کی فیملی کو بھی بلا لیں۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"ٹھیک ہے داور تم ڈرائنگ روم میں بیٹھو میں انوار بھائی کو بلاتا ہوں۔ زوہا تم اپنی ماں کو بلا لو۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تھوڑی دیر بعد سب کمرے میں موجود تھے اور داور کے بولنے کے منتظر تھے۔

"میں آج آپ لوگوں کے سامنے کچھ رازوں سے پردہ اٹھانا چاہتا ہوں۔"

پھر وہ ساری بات سچ بتاتا گیا خود کو بے گناہ ثابت کیے بنا۔ اس نے کل کی پوری رات سوچا اور وہ

اس نتیجے پر پہنچا کہ وہ اپنے باپ کو شرمندہ نہیں کروائے گا اور اس نے سارا الزام اپنے سر لے لیا

کہ صفدر صاحب نے اس کے مجبور کرنے پر ہی یہ سب کچھ کیا تھا۔

پر اس نے اپنی محبت کا حق ادا کر دیا تھا اس نے زوہا کو بے گناہ ثابت کر دیا تھا۔  
اظہار صاحب بالکل خاموش بیٹھے تھے وہ داور کو کیا کہتے جب انہوں نے ہی اپنے خون پر اعتبار  
نہیں کیا تھا۔ فائز کا بھی سر جھکا ہوا تھا۔

"اب اگلا فیصلہ زوہا کا ہو گا۔ وہ جب چاہے گی میں اسے آزاد کر دوں گا۔"  
داور نے بڑی مشکل سے یہ الفاظ اپنے منہ سے نکالے اور یہ کہہ کر وہ رکا نہیں اور اٹھ کر چلا گیا۔

"بابا اب تو آپ مجھ سے ناراض نہیں ہیں ناں۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اظہار صاحب نے اسکو گلے لگا لیا اور بولے۔

"ناراض کیا ہونا بلکہ میں تو تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں۔ بیٹیاں باپ سے صرف اعتبار ہی تو چاہتی  
ہیں اور میں تو اپنی بیٹی کو اعتبار بھی نہ دے سکا۔ مجھے معاف کر دے۔"

"نہیں بابا آپ کیوں معافی مانگ رہے ہیں اس میں آپ کی کوئی غلطی نہیں۔ اس وقت جیسے  
حالات تھے آپ کی جگہ کوئی بھی ہوتا وہ یہی کرتا۔"

آخر کو تھی تو وہ ایک بیٹی ہی ناں اور بیٹی کب اپنے باپ کو شرمندہ دیکھ سکتی ہے۔

اظہار صاحب نے اسکا ماتھا چوم لیا۔

انوار صاحب اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر چلے گئے۔

عائلہ بیگم مارے شرمندگی کے کچھ ناں بول پائی اور اٹھ کر چلی گئیں۔

فائز بولا تو فقط اتنا۔

"زوہا ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

پھر وہ بھی چلا گیا۔

پیچھے وہ تینوں رہ گئے۔ زوہانے جب اپنے باپ کو شرمندہ دیکھا تو بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"بس اب پرانی باتوں کو کوئی یاد نہیں کریگا۔ جو ہونا تھا ہو گیا۔ سب کچھ ایک بڑا خواب سمجھ کر

بھول جائیں۔ اور بابا آج آپ آفس نہیں جائیں گے بلکہ آج پورا دن میرے ساتھ گزاریں گے۔

اور اذان کالج سے آجائے تو ہم سب باہر چلیں گے۔ کیوں ماماں۔"

وہ نسرین بیگم کے گلے میں بانہیں ڈالتی ہوئی بولی۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔"

وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی بولیں۔

"ہاں آج کا پورا دن میں اپنی بیٹی کے ساتھ گزاروں گا۔"

-----

داور ٹوٹی بکھری ہوئی حالت میں گھر میں داخل ہوا۔ گلزار بیگم کو جب سے ملازمہ نے داور اور زوہا کے جانے کا بتایا تھا وہ پریشان سی ٹہل کر انکا انتظار کر رہی تھیں۔ داور کو دیکھ کر اسکی جانب بڑھی۔ اسکی حد درجہ سرخ آنکھیں دیکھ کر دہل گئیں اور اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>  
"اماں سائیں۔ بس اتنا جان لیں اپنی محبت کا حق ادا کر کے آیا ہوں اسے سب کی نظروں میں سرخرو کر کے آیا ہوں۔ اور اپنی زندگی ہار آیا ہوں۔"  
وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولا۔

"داور کھل کر بتائو کیا بول رہے ہو۔ میرا دل پھٹ جائے گا۔"

"اماں سائیں! ابھی کچھ دیر کے لیے اکیلا چھوڑ دیں۔ مت پوچھیں مجھ سے کچھ ورنہ میں ٹوٹ جاؤں گا۔ مجھے سنبھلنے دیں۔"

یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔

وہ صفدر صاحب کو بتانے کے ارادے سے اندر کی جانب بڑھ گئیں۔

"پلیز داور کو دیکھیں ناں اسے کیا ہو گیا ہے وہ زوہا کو بھی کہیں چھوڑ آیا ہے۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"پر صفدر صاحب۔۔۔"

"کچھ نہیں ہے تم بلا وجہ پریشان ہو رہی ہو۔ جائو میرے لیے ناشتہ بنوائو۔"  
پریشان تو وہ بھی ہو گئے تھے۔ پر انہوں نے اپنے پریشانی ظاہر نہیں کی۔

-----

داور کمرے میں لیٹا ہوا تھا کہ دروازہ بجا۔

"کون ہے۔"

داور نے لیٹے لیٹے ہی پوچھا۔

"وہ چھوٹے سائیں بیگم سائیں آپ کو کھانے پر بلارہی ہیں۔"

"ٹھیک ہے آرہا ہوں۔"

تھوڑی دیر کے بعد داور کھانے کی میز پر آیا۔

"مجھے آپ لوگوں سے کچھ بات کرنی ہے۔"

"پہلے کھانا کھا لو پھر کرتے ہیں بات۔"

صفر صاحب کے کہنے پر سب کھانے میں مشغول ہو گئے۔

"داور بیٹا ٹھیک سے کھاؤ ناں۔"



گلزار بیگم نے داور کو کھانا بے دلی سے کھاتے دیکھ کر ٹوکا۔

"بس اماں سائیں مجھے کچھ خاص بھوک نہیں۔"

"داور کیا بات ہے؟"

گلزار بیگم نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھ کر پوچھا۔

"بابا سائیں! اماں سائیں! میں نے ملک سے باہر جانے کا سوچ لیا ہے۔ اگلے ہفتے تک میں ملک سے

باہر چلا جائوں گا۔"

داور نے وہاں موجود سب افراد کے سروں پر دھماکہ کیا۔

"داور یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔ اس طرح تم ہمیں چھوڑ کر کیسے جاسکتے ہو۔"

گلزار بیگم نے روتے ہوئے کہا۔

"اماں سائیں میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جا رہا بلکہ مجھے وہاں ایک اچھی جاب کی آفر ہوئی ہے۔"

"ایسا کیا ہے اس نوکری میں جو تم چند پیسوں کے لئے اپنا سارا عیش و عشرت چھوڑ کر جا رہے ہو۔  
منع کر دو تم کہیں نہیں جا رہے ہو۔"

صفر صاحب جانتے تھے کہ وہ کس وجہ سے جا رہا ہے۔ پر انہوں نے گلزار بیگم اور مشعل پر ظاہر  
نہیں ہونے دیا۔

"بابا سائیں معاف کیجئے گا۔ پر میں فیصلہ کر چکا ہوں اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے جسے میں نہیں  
بدلوں گا۔"

داور نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"پر بھائی ہم کیسے رہیں گے آپ کے بنا۔ آپ تو جانتے ہیں ہمیں آپ کے بغیر رہنے کی عادت  
نہیں۔"

مشعل نے بھی روتے ہوئے اس کے فیصلے سے باز رکھنا چاہا۔

پر داور فیصلہ کر چکا تھا۔

"ارے تو تمہیں جب میری یاد آئے مجھے فون کر لینا۔ بلکہ میں خود اپنی گڑیا بہن کو روز فون  
کرونگا۔"

وہ اسے خود سے لگاتے ہوئے بولا۔

زوہا بہت خوش تھی اپنے گھر واپس آکر، اپنے ماں باپ کا پیار دوبارہ سے حاصل کر کے۔

"زوہا پھر تم نے کیا سوچا ہے داؤر کے ساتھ رہنا ہے یا نہیں۔"

وہ سب ساتھ بیٹھے باتوں میں مشغول تھے جب نسرین بیگم نے زوہا سے پوچھا۔

"مماں میں اس انسان کے ساتھ نہیں رہ سکتی جسے میری عزت کی پرواہ ناں ہو۔ جو اپنی ضد پوری

کرنے کے لیے کسے بھی حد تک جاسکتا ہے۔ مجھے بدنام کر سکتا ہے مجھے میرے ماں باپ کی نظروں سے گرا سکتا ہے۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"پر زوہا کچھ بھی ہو جائے اب شوہر ہے تمہارا۔ ایک موقع دے کر دیکھ لو اسے۔"

نسرین بیگم جانتی تھی کہ ایک طلاق یافتہ عورت کا معاشرے میں کیا مقام ہوتا ہے۔

بھلے ہی داؤر نے اسے بے گناہ ثابت کر دیا تھا۔ پر دنیا میں جو بدنامی ہو چکی تھی اس کے بعد اگر

طلاق ہو جائے گی تو زوہا کا جینا اور مشکل کر دیں گے لوگ۔

"بس بیگم اب آپ کچھ نہیں کہیں زوہا جیسا چاہتی ہے ویسا ہی ہو گا۔"

اظہار صاحب نے زوہا کی طرف داری کی۔

"آپ تو سمجھدار ہیں۔ آپ بھی اسکے ساتھ مل کر بچوں جیسی باتیں کر رہے ہیں۔"  
نسرین بیگم ناراضی سے گویا ہوئیں۔

"بس اب اور کوئی بات نہیں۔ اب وہی ہو گا جو میری بیٹی چاہے گی۔ پہلے ہی ہم اسکے ساتھ بہت  
برا کر چکے ہیں۔ اب مزید نہیں۔"

اظہار صاحب نسرین بیگم کی ناراضگی کو خاطر میں لائے بغیر بولے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

نسرین بیگم ناچاہتے ہوئے بھی خاموش رہنے پر مجبور تھیں۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

-----

داور کے جانے کی ساری تیاریاں مکمل ہو گئی تھیں۔ آج شام پانچ بجے کی اسکی امریکہ کی فلائٹ  
تھی۔ ابھی دن کو بارہ بج رہے تھے کہ صفدر صاحب اسکے کمرے میں آئے۔

"داور میں ایک بار پھر بولتا ہوں مت جائو۔"

وہ شکستہ سے لہجے میں بولے۔

ان کے انداز پر داور کو افسوس تو ہوا پر وہ اگر یہاں رکتا تو زوہا سے دور نہیں رہ پاتا۔ اسی لیے وہ دل کو مضبوط کر کے بولا۔

"بابا سائیں مجھے معاف کر دیجیے گا۔ پر آپ کی یہ بات ماننا میرے بس میں نہیں۔"

"معافی تو مجھے تم سے مانگنی چاہیے۔ میں تمہاری زندگی سنوارنے کے لئے غلط راستہ اپناتا تمہاری زندگی برباد کر گیا۔"

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولے۔  
<https://www.classicurdumaterial.com/>  
[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

داور نے تڑپ کے انکے بندھے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اور انہیں چومتے ہوئے بولا۔

"بابا سائیں کیوں آپ ایسا کر کے مجھے گنہگار کر رہے ہیں۔ مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں۔ آپ نے

جو کیا میری محبت میں کیا۔ یہ تو میری قسمت ہی خراب تھی۔ اس میں آپ کا

کوئی قصور نہیں۔"

صفدر صاحب نے اس کی بات سن کر اسے زور سے خود میں بھینچ لیا۔

کافی دیر گلے لگے رہنے کے بعد داور ان سے الگ ہوتے ہوئے بولا۔

"زوہا کی طرف سے پیپرز آئے تو وہ مجھے بھجوا دیجئے گا۔"

داور نظریں چراتا ہوا بولا۔

"میں ایک بار پھر کہوں گا کہ سوچ لو۔"

"بابا سائیں اب سوچنے کے لئے کچھ نہیں بچا ہے۔"

"چلیں۔ اماں سائیں کے پاس چلیں۔ میرا بھی جانے کا ٹائم ہو رہا ہے۔"

وہ بیگ اٹھاتا ہوا بولا اور باہر نکل گیا۔

اسکے پیچھے صفدر صاحب بھی شکستہ قدموں سے اسکے پیچھے چل دیئے۔

کھانا کھانے کے بعد داور جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اچھا اب مجھے اجازت۔"

وہ گلزار بیگم کے سامنے جھکتا ہوا بولا۔

وہ جو اتنی دیر سے آنسوؤں کو پینے کی کوشش کرنے میں لگی تھیں ایک دم سے رو پڑیں۔

"داور مت چھوڑ کر جائو میرے بچے۔ کس بات کی سزا دے رہے ہو تم ہمیں۔"

"اماں سائیں کیسی باتیں کر رہیں ہیں۔ سزا کس بات کی دوں گا میں آپ کو۔ چھوڑ کر نہیں جا رہا۔  
میں فون پر بات کروں گا آپ سے۔"  
وہ انہیں بہلاتے ہوئے بولا۔

"اچھا اب میں چلتا ہوں۔ شہر میں ٹریفک بہت ہوتی ہے۔ اور تم گڑیا اماں سائیں اور بابا سائیں کا  
دیہان رکھنا۔ میں روز فون کر کے پوچھوں گا۔"  
وہ مشعل کو گلے لگاتا ہوا بولا۔  
پھر صفدر صاحب سے ملا۔

ملازم اسکا سامان اٹھا کر گاڑی میں رکھ چکا تھا۔  
سب سے مل کر وہ باہر کی طرف چل دیا۔ چند قدم چل کر رکا اور پیچھے مڑ کر ایک الوداعی نگاہ ان  
پر ڈالی اور پھر تیزی سے نکلتا چلا گیا۔

وہ ایئر پورٹ بھی کسی کو ساتھ لے کر نہیں جا رہا تھا کہ اگر ان میں سے کوئی ساتھ ہوا تو اسکا جانا اور  
مشکل ہو جائے گا۔



گاڑی میں بیٹھتے ہی جو وہ خود پر کب سے ضبط کر رہا تھا اس کے آنسو بہہ نکلے۔  
 آخر اپنے خونی رشتوں کو چھوڑ کر جانا آسان تھوڑی ہوتا ہے۔ جن رشتوں سے وہ کبھی کچھ دن  
 سے زیادہ دور رہا تھا۔ پتا نہیں اب انہیں کبھی دیکھ بھی پائے گا یا نہیں۔

-----

پانچ سال بعد  
 "سدیس! آجائو۔ نانو کو تنگ مت کرو۔ کھانا ختم کر لو جلدی سے اپنا۔"  
 زوہا اپنے پانچ سال کے بیٹے کو ڈانٹتی ہوئی بولی جو اظہار صاحب کی گود میں چڑھانکے چشمے سے  
 چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/> اظہار صاحب نے مصنوعی غصے سے زوہا کو ڈانٹا۔

اتنے میں فائز کمرے میں داخل ہوا۔

سدیس اسے دیکھ کر دوڑ کر اس کے پاس پہنچا۔

"میری چاکلیٹ؟"

اس نے فائز کے سامنے ہاتھ پھیلایا۔

"چاکلیٹ تب ملے گی جب سدیس سے مجھے کسی ملے گی۔"



سدیس نے چاکلیٹ کے لالچ میں جھٹ اس کے دونوں گال چومے۔

"آپ لوگوں نے کچھ زیادہ ہی سر پر چڑھا لیا ہے اسے۔"

"کون میرے شہزادے کی برائی کر رہا ہے۔"

داور نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"بابا۔"

سدیس دوڑ کر اسکی بانہوں میں سما گیا۔

سدیس کو اٹھائے اٹھائے وہ باقی سب سے ملا۔

سب کو ایک ساتھ دیکھ کر زوہا کی آنکھوں میں پانچ سال پرانا منظر گھوم گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/>

داور نے جب سے باہر جانے کا فیصلہ کیا تھا صفدر صاحب بہت پریشان تھے۔

وہ جانتے تھے اگر ایک بار داور چلا گیا تو وہ دوبارہ واپس نہیں آئے گا اور وہ اپنے اکلوتے بیٹے کی صورت دیکھنے کے لئے ترس جائیں گے۔ انکی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ داور کو واپس جانے سے کیسے روکیں۔

"صفدر صاحب روک لیں میرے بیٹے کو جانے سے۔ میں کیسے رہوں گی اس کی صورت دیکھے

بغیر۔ آپکی تو وہ کوئی بات نہیں ٹالتاں۔ روک لیں آپ اسے۔"

"میرے بس میں ہوتا تو کب کا روک لیتا۔ میں تو وہ بد نصیب باپ ہوں جو اپنے بیٹے کی زندگی میں خوشیاں لانے کے چکر میں اسکا دامن کانٹوں سے بھر دیا۔"  
انہوں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔"  
گلزار بیگم نے رونا بھول کر حیرت سے انکی جانب دیکھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>  
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں کھل کر بتائیں۔ ورنہ میرا دل بند ہو جائے گا۔"  
وہ پے درپے ملنے والوں جھٹکوں سے ہو اس باختہ تھیں۔

پھر صفدر علی شاہ آہستہ آہستہ انہیں ساری بات سے آگاہ کرتے گئے۔ ساری بات سن کر گلزار بیگم نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا۔

"یہ کیا کر دیا آپ نے۔ زوہا اگر اس کو ناں ملتی تو شاید جی بھی لیتا۔ پر اسے پا کر کھوکے کیسے جیئے گا وہ۔ ہم زوہا کو ساری حقیقت سے آگاہ کر دیں مجھے یقین ہے وہ ضرور ہماری بات سنے گی۔"

گلزار بیگم لہجے میں آس لیے ہوئے بولی۔

"ہم نہیں بتا سکتے کسی کو کچھ۔ کیونکہ میرے پاؤں میں داور کی دی ہوئی قسم کی بیڑیاں ہیں۔"

صفدر علی شاہ شکستہ لہجے میں گویا ہوئے۔

"پر کوئی قسم ہمارے بیٹے کی خوشیوں سے تو بڑھ کر نہیں ناں۔ قسم اس نے آپ کو دی ہے مجھے تو نہیں۔ میں نہیں چاہتی کہ اس بڑھاپے میں میں اپنے بیٹے کی صورت دیکھنے کے لئے ترسوں۔ میں کل جا کر زوہا کو سب سچ بتا دوں گی اور مجھے یقین ہے وہ میری بات ضرور سنے گی۔"

وہ فیصلہ کرتی ہوئی بولیں۔

اگلے دن گلزار بیگم اور صفدر علی شاہ شہر میں کسی رشتے دار سے ملنے کے بہانے زوہا کے پاس آگئے۔

"آپ لوگ کیوں آئے ہیں اب یہاں۔"

اظہار صاحب انہیں دیکھ کر برہمی سے گویا ہوئے۔

"بھائی صاحب ایک بار ہماری بات سن لیں۔"

گلزار بیگم نرم لہجے میں بولیں۔

"ہمیں آپ کی کوئی بات نہیں سننی آپ جاسکتے ہیں یہاں سے۔"

اظہار صاحب باہر کی طرف اشارہ کر کے بولے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"ایک دفعہ سن تو لیں کیا کہنا چاہ رہے ہیں وہ۔"

نسرتین بیگم بولیں۔

"ٹھیک ہے بولیں۔"

اظہار صاحب بولے۔

"زوہا کو بھی بلا لیں۔"

گلزار بیگم نے کہا۔

اظہار صاحب نے کچھ بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ نسرین بیگم جلدی سے بولیں۔

"میں بلاتی ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ زوہا کو بلانے چلی گئیں۔

زوہا کے آنے پر گلزار بیگم نے پوری بات ان کے گوش گزار دی۔

"یہ کیا تماشہ لگایا ہوا ہے آپ لوگوں نے۔ پہلے پوری دنیا میں ہماری عزت اچھالتے ہیں۔ پھر آپ

کا بیٹا آکر سارا الزام اپنے سر لے لیتا ہے۔ اب آپ آگئے ہیں اسے بے گناہ ثابت کرنے۔ آخر

آپ چاہتے کیا ہیں۔"

اظہار صاحب غصے سے بولے۔

"میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں۔ میرا بیٹا بے گناہ ہے۔ تم سے بے پناہ محبت کرتا ہے۔

اسے اسکی مسکان واپس لوٹا دو۔ اسے روک لو۔"

صفر علی شاہ زوہا کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولے۔ آج وہ کہیں سے بھی ایک جاگیر دار نہیں

لگ رہے تھے۔ بلکہ آج وہ ایک عام انسان تھے جو اپنے بیٹے کے لئے کسی کے آگے ہاتھ جوڑ کر کھڑا تھا۔ آج انکی انکابت پاش پاش ہو گیا تھا۔

"انکل یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ پلیز ایسے مت کریں۔"

زوہانکے بندھے ہاتھ دیکھ کر شرمندگی سے گویا ہوئی۔

"زوہا میں نے تو ہمیشہ تمہیں ایک بیٹی کی طرح پیار دیا ہے۔ آج ایک ماں اپنی بیٹی سے درخواست

کر رہی ہے اپنے بیٹے کے لیے۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"اماں سائیں مجھے سوچنے کے لئے کچھ وقت چاہیئے۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ ان سے نظریں چراتے ہوئے بولی۔

"وقت لے لو۔ پر اتنا نہیں کہ سب کچھ ہاتھ سے نکل جائے۔"

یہ کہہ کر وہ چلے گئے۔

"زوہا پھر کیا سوچا کیا کرنا ہے تمہیں۔"

اظہار صاحب نے اس سے پوچھا۔

"پتا نہیں بابا مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا۔"

وہ پریشان سی بولی۔

"بیٹا تم آرام سے سوچو۔ تمہارا ہر فیصلہ ہمیں منظور ہے۔ تمہیں کسی کے دباؤ میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

یہ کہہ کر وہ اسکا سر تھپتھپاتے ہوئے چلے گئے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"زوہا ایک طلاق یافتہ لڑکی کا اس معاشرے میں کوئی مقام نہیں ہوتا۔ شادی کی ناکامی کا ذمہ دار لڑکی کو ہی ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور سب سے اہم بات میں نے داور کی آنکھوں میں تمہارے لیے محبت دیکھی ہے۔ آگے تم خود سمجھدار ہو۔"

وہ جاتے جاتے زوہا کے لیے سوچوں کے نئے درکھول گئیں۔

-----

زوہا کے بہت سوچنے کے بعد آخر کار اسکے دل نے زوہا کے حق میں فیصلہ دے دیا تھا۔  
 مشعل نے اسے میسج کر کے داور کی فلائٹ کا بتایا تھا اور کہا تھا کہ اب تمہارے ہاتھ میں ہے چاہے  
 تو تم ہمیں بھائی سے دور کر دو یا ہمارے ساتھ رہنے دو۔

زوہا ایر پورٹ کے ویٹنگ ایریا میں کھڑی داور کو ڈھونڈ رہی تھی۔ کہ وہ اسے ایک کرسی پر سر  
 جھکائے بیٹھا ہوا نظر آیا۔

وہ آہستہ سے چلتی ہوئی اسکے برابر کرسی پر بیٹھ گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

داور نے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا پھر بغیر کوئی رد عمل دیئے بغیر دوبارہ چہرہ جھکا لیا۔  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"جب میری زندگی سے چلی گئی ہو تو میری سوچوں سے کیوں نہیں چلی جاتی۔"  
 داور نے اسے اپنا خیال سمجھ کر پوچھا۔

"ناں خود جاؤنگی ناں ہی آپ کو جانے دوں گی۔"  
 داور نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا۔



"بولئے کریں گے باقی زندگی کا سفر میرے ساتھ۔"

زوہانے اسکے سامنے ہاتھ پھیلا دیا۔

دورا بھی بھی اسکی جانب دیکھے جارہا تھا۔

"ہاتھ لگا کر دیکھ لیں اصلی ہوں۔"

زوہانے شرارت سے کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

دورا نے ہاتھ آگے بڑھا کر اس کا ہاتھ تھاما۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یہ سچ ہے۔ تم اب تو نہیں جائو گی ناں مجھے چھوڑ کر۔"

اس نے تصدیق کرنی چاہی۔

"میں کہاں آپ ہی جا رہے ہیں مجھے چھوڑ کر۔"

"تم رو کو گی تو میں رک جائوں گا۔"

"لیں تو اور کیسے رو کوں۔ ایئرپورٹ آگئی وہ کافی نہیں ہے۔"

زوہامہ بناتی ہوئی بولی۔

اسکی اس ادا پر داور نے اسے بانہوں کے حصار میں لینا چاہا کہ زوہا یہ بولتی ہوئی کھڑی ہوئی۔

"ایئرپورٹ پر ہیں ہم۔ چلیں گھر چلیں سب انتظار کر رہے ہیں ہمارا۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

[Support@classicurdumaterial.com](mailto:Support@classicurdumaterial.com)

"مماں ممماں۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ابھی وہ ماضی میں ہی کھوئی ہوئی تھی کہ سدیس کی آواز سے ہوش میں آئی جو اسے بابا کے آنے کی خبر دے رہا تھا۔

پھر ان پانچ سالوں میں بہت کچھ تبدیل ہو گیا۔ داور نے زوہا کا خواب پورا کرنے کے لئے اسکی ہر طرح سے مدد کی۔ آج وہ ایک ڈاکٹر تھی۔ وہ دونوں ایک پیارے سے بیٹے کے ماں باپ بن چکے تھے۔

مشعل کی شادی ہو چکی تھی۔

عنقریب رمشا اور فائز کی بھی ہونے والی تھی۔

وہ لاسٹ سیمسٹر کے پیپر ختم ہونے کے بعد اپنے میکے آئی ہوئی تھی۔ آج داور اسے لینے آیا تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ گاڑی داور کے ساتھ بیٹھی اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئی تھی۔ وہ داور کے ساتھ پر جتنا شکر ادا کرتی اتنا کم تھا۔

ختم شد

اس کہانی سے میں نے ایک چھوٹا سا پیغام دینے کی کوشش کی ہے کہ کبھی بھی تصویر کا ایک رخ دیکھ کر فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ اکثر اوقات ہم کسی بھی واقعے کا ایک رخ دیکھ کر فیصلہ کر کے اپنی زندگیاں برباد کر لیتے ہیں۔ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی ہمیں سیدھی راہ دکھانے والا موجود ہو کبھی ہمیں اپنا راستہ خود بھی چننا پڑتا ہے۔ اب یہ ہم پر منحصر ہوتا ہے کہ ہم اپنے لئے کیا پسند کرتے ہیں۔

شکریہ